بسم اللہ الرحمن الرحیم

پروفیسر ظفر احمد☆

السیرۃ النبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

(توقیتی مطالعہ: مکی دور)

نویں قسط

تمہید

مدنی دور کا توقیتی مطالعہ بحمد اللہ مکمل ہوا۔ مکی دور کے توقیتی مطالعے کے لئے ہمیں رسول اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت اور تاریخ نزول وحی کے اعتبار سے سن میلادی قمری اور سن نبوی قمری کو ملحوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس دور میں مکہ مکرمہ اور اس کے گردونواح میں رائج قمریہ شمسی تقویم کی توقیت سے بھی واسطہ پڑے گا، لہٰذا رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کی قمری و قمریہ شمسی توقیت کو یہاں نئے انداز سے دوبارہ زیرِ بحث لایا جارہا ہے۔ اندریں سلسلہ بعض سابقہ مضامین کے اعادے و تکرار کو اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ ہر طرح کے شبہات کا مکمل استیصال ہو سکے اور تعصب و عناد کی بناء پر حقائقِ ثابتہ کا انکار کرنے والوں پر پوری طرح حجت قائم ہو سکے۔ اس مبسوط بحث کے بعد سن میلادی قمری کی تعین کر کے اس کے متعلق تحویلی قواعد وضع کئے جائیں گے۔ اسی طرح نزولِ وحی کی تاریخ اور فترتِ وحی کے زمانے کی تعین کر کے سن نبوی قمری کو زیرِ بحث لاتے ہوئے اس کے متعلق بھی تحویلی قواعد وضع کئے جائیں گے تاکہ اس کے بعد مکی دور کے واقعات کو بیان کرنے سے پہلے رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کی پوری مدت کی مکمل قمریہ شمسی، قمری اور عیسوی جیولین تقویم یکجا پیش کی جاسکے، وباللہ التوفیق۔

رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کی تاریخ پر مبسوط بحث

جیسا کہ مقالۂ ہٰذا کی پہلی قسط میں ''سعادات'' کے عنوان کے تحت مذکور ہو چکا ہے، رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی قبلِ ہجرت قمریہ شمسی تقویم کے اعتبار سے تاریخ ۸ ربیع الاول ۵۳

☆ سابق صدر شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ ایس ای کالج، بھاولپور

قبل ہجرت ہے۔ جو خالص قمری تقویم کے اعتبار سے ۸؍رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت کے مقابل ہے۔ عیسوی (جیولین) تاریخ ۴؍نومبر ۵۶۹ عیسوی بنتی ہے۔ یاد دہانی کے لئے اس بحث کے اہم نکات کو نئے انداز سے پیش کیا جا رہا ہے جس سے نئے قارئین حضرات کو گزشتہ اقساط کی ورق گردانی کی انشاء اللہ العزیز ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

۱۔ مدنی دور کے تمام حوادث اور غزوات و سرایا کے سال بہ سال توقیتی مباحث سے بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ قریش مکہ کی تقویم عبرانی (یہودی) قمریہ شمسی تقویم کی طرز پر قمریہ شمسی تھی، قمری نہیں تھی۔ رسولِ اکرم ﷺ اور مہاجرین صحابۂ کرامؓ مدینہ منورہ میں بھی یہی تقویم لے گئے اور اسی پر عمل پیرا رہے۔ بالآخر یہ قمریہ شمسی تقویم ذی الحجہ ۱۰؍ہجری قمری میں حجۃ الوداع کے موقع پر ہمیشہ کے لئے منسوخ کر دی گئی اور تمام شرعی مقاصد کے لئے آئندہ کے لئے خالص قمری تقویم کو ہی بحال رکھا گیا جسے مدینہ منورہ کے لوگ ابتدا ہی سے استعمال کرتے چلے آ رہے تھے۔ اس کی باحوالہ مزید وضاحت آئندہ سطور میں نمبر شمار ۸ میں آ رہی ہے۔

۲۔ مشہور روایات کے مطابق رسولِ اکرم ﷺ کی عمرِ مبارک ۶۳ سال ہے۔ قمریہ شمسی سال کی دنوں میں مدت شمسی سال سے قریب ترین ہوتی ہے، لہٰذا ۶۳ قمریہ شمسی سال دراصل ۶۳ شمسی سال ہیں، جو خالص قمری تقویم کے اعتبار سے ۶۵ سال بنتے ہیں۔ کیونکہ کوئی ساڑھے بتیس شمسی سالوں میں ایک قمری سال کا اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے مروی بعض روایات کے مطابق آپ کی عمر مبارک ۶۵ سال ہے۔(۱)

۳۔ رسولِ اکرم ﷺ کی اس دارِ فانی سے دار البقاء کی جانب رحلت کی خالص قمری تقویم میں تاریخ ۱۲؍ربیع الاول ۱۱؍ہجری بروز سوموار بلحاظِ مدنی رویئت ہلال ہے۔ مکی رویئت کے مطابق یہ تاریخ ۱۳؍ربیع الاول ۱۱؍ہجری ہے۔ عیسوی جیولین تاریخ ۸؍جون ۶۳۲ عیسوی ہے۔ ۶۳۲ سے ۶۳ سال کم کئے جائیں تو عیسوی جیولین میں رسولِ اکرم ﷺ کا سالِ ولادت (۶۳۲-۶۳) = ۵۶۹ عیسوی جیولین برآمد ہوتا ہے۔ چونکہ مکہ میں ان دنوں قبلِ ہجرت تقویم یہودی طرز پر قمریہ شمسی تھی اور یہودیوں کے عبرانی سال کا آغاز ان دنوں بعض سالوں میں اواخر اگست، اور اکثر سالوں میں ستمبر میں ہوتا تھا اس لئے ہم یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی کے بالمقابل قبلِ ہجرت خالص قمری تقویم کا مہینہ ان حسابی قواعد کے تحت معلوم کرتے ہیں جو مقالۂ ہٰذا کی پہلی قسط میں مع امثلہ تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں تاکہ برآمد شدہ اس خالص قمری مہینے کو قمریہ

شمسی مہینے محرم کے مقابل لایا جاسکے۔ یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین، (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵+۵۶۹) تقسیم ۲۰۴۰۹۷ء۷-۶۵۵۷ء۶۴۲=-۱۹۱۴ء۴۹۴۹۱ء۵۵، (-۴۹۴۹۱ء۴×۱۲)=-۹۳۸۹۲ء۵، یعنی منفی سمت میں پانچ قمری مہینے پورے ہوکر چھٹا مہینہ چل رہا تھا۔ پس مثبت سمت میں قمری مہینہ (۱۲-۵=)۷=رجب رواں تھا۔، (-۹۳۸۹۲ء۵×۵ء۲۹)=-۶۹۸۱۴ء۲۷، اسے مثبت سمت میں لاتے ہوئے قمری تاریخ (-۶۹۸۱۴ء۲۷+۵ء۳۰)=۸ء۲=۳ رجب ۵۵ قبل ہجرت برآمد ہوئی۔ پس یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کو قمری تاریخ ۳ رجب ۵۵ قبل ہجرت تھی۔ عبرانی سال (۵۶۹+۳۷۶۱)=۴۳۳۰ خلیقہ تھا، (۴۳۳۰ تقسیم ۱۹ کا حاصل قسمت ۲۲۷، باقی ماندہ)=۱۷ ہوا، یعنی یہ عبرانی سال ۲۲۸ ویں عبرانی میطونی ۱۹/سالہ دور کا سترہواں سال تھا۔ سترہواں عبرانی سال مکبوس سال ہوتا ہے یعنی یہ ان سالوں میں شامل تھا جن کے بارہ مہینوں میں ایک زائد قمری مہینہ (کبیسہ کا مہینہ) ڈال کر سال ۱۳/ماہ کا کیا جاتا تھا۔ زائد قمری مہینہ ڈالنے کا یہ عمل اصطلاح میں "نسی" کہلاتا تھا اور جو یہودی مذہبی رہنما یہ کام کرتا تھا اسے ناسی کہا جاتا تھا (۲)۔ عربوں میں نسی کا یہ فریضہ بنوکنانہ کے سپرد تھا۔ اس قبیلے کے جس سردار نے سب سے پہلے قمری مہینوں میں نسی کا مہینہ ڈالا، اس کا نام قلمس تھا۔ اس کے بعد اس قبیلے کے ہر ناسی کو قلمس کہا جانے لگا۔ قلمس کی عربی زبان میں جمع قلاسہ اور ناسی کی جمع نُساۃ آتی ہے۔

چونکہ مذکورہ عبرانی سال ۴۳۳۰ خلیقہ مکبوس سال تھا اور عربوں کی دورِ جاہلیت سے چلی آنے والی قمریہ شمسی تقویم یہودی طرز پر تھی لہٰذا سال ۵۵ قبل ہجرت قمری کے بالمقابل قمریہ شمسی سال مکبوس سال تھا۔ چونکہ تقریباً ہر ساڑھے بتیس شمسی اور قمریہ شمسی سالوں میں خالص قمری سالوں کی مدت میں ایک قمری سال بڑھ جاتا ہے لہٰذا منفی سمت میں خالص قمری تقویم کے ۵۵ سال، قمریہ شمسی تقویم میں ۵۳ سال ہوئے۔ بالفاظ دیگر قمریہ شمسی تقویم کے اعتبار سے یہ سال ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی تھا اور مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق مکبوس سال تھا۔ قمریہ شمسی سال کا پہلا مہینہ محرم قمریہ شمسی، یہودی طرز پر عبرانی تقویم کے پہلے مہینے تشری کے مقابل ہوا کرتا تھا۔ یہودی آج بھی دس تشری کا روزہ رکھتے ہیں۔ رسولِ اکرم ﷺ نے جب مدینہ ہجرت فرمائی تو مدینے کے پڑوس میں آباد یہودی قبائل کو ۱۰ محرم کا روزہ رکھتے دیکھا۔ یہودیوں نے آپ کو بتایا کہ اس دن بنی اسرائیل کو فرعون سے نجات حاصل ہوئی تھی۔ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ روزہ رکھنے کا ہمیں زیادہ حق حاصل ہے، آپ نے مسلمانوں کو دس محرم کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ رمضان المبارک کے روزوں کے فرض ہونے سے پہلے ۱۰/محرم کا یہ روزہ مسلمانوں پر فرض تھا۔ صیامِ رمضان کی فرضیت کے بعد یہ فرض نہ رہا بلکہ نفلی

ہوگیا۔ (۳) اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ان دنوں یہودیوں کا تشری مسلمانوں کے محرم کے مقابل ہوا کرتا تھا۔ ورنہ یہودیوں کو کیا ضرورت تھی کہ وہ اپنے مذہبی مقاصد کے لئے عربوں کی تقویم کو اختیار کرتے۔ تشری کا مہینہ آج کل ۵ ستمبر سے ۵/اکتوبر کی درمیانی تواریخ میں آتا ہے۔ ان دنوں عموماً اواخرِ اگست اور ستمبر میں ہوا کرتا تھا۔ مذکورہ بالا حسابی تخریج سے ثابت ہورہا ہے کہ یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کو خالص قمری تقویم کے اعتبار سے تاریخ ۳/رجب ۵۵ قبل ہجرت اور قمریہ شمسی تقویم کے اعتبار سے ۳ محرم ۵۳ قبل ہجرت اور عبرانی تقویم کے اعتبار سے ۳ تشری ۴۳۳۰ خلیقہ تھی۔ پس یکم تشری ۴۳۳۰ خلیقہ بمطابق یکم محرم ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی بمطابق یکم رجب ۵۵ قبل ہجرت قمری کو عیسوی جیولین تاریخ ۳۰/اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین تھی۔ قرانِ شمس وقمر (ولادتِ قمر) کی عیسوی تاریخ بغداد کے معیاری وقت کے مطابق ۲۸ اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین بوقت ۴۵:۳۰ تھی، لہٰذا رویئتِ ہلال کے لحاظ سے مذکورہ تاریخ ۳۰/اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین درست ہے۔

۳۰ اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن جمعہ تھا، (۵۶۸×۲۵ء۱+۲۴۲)=۹۵۲، (۹۵۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=صفر = جمعۃ المبارک برآمد ہوا۔

۴۔ اُوپر مذکور ہوچکا ہے کہ عبرانی سال ۴۳۳۰ خلیقہ مکبوس سال تھا لہٰذا اس کے بالمقابل قمریہ شمسی سال ۵۳ قبل ہجرت (عام الفیل ۱) بھی مکبوس سال تھا۔ قمریہ شمسی مکبوس سالوں میں تیرہواں زائد مہینہ عموماً قمریہ شمسی محرم کو مکرر لاکر ڈالا جاتا تھا۔ لیکن سال ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی کے محرم میں عربوں کو ابرہہ والیِ یمن کی جانب سے ذی الحجہ (۵۴ قبل ہجرت) قمریہ شمسی سے ہی شدید اور سنگین خطرہ لاحق ہوچکا تھا چنانچہ اگلے مہینے محرم قمریہ شمسی میں ابرہہ جنگی ہاتھیوں سمیت ایک لشکرِ جرار لے کر اور راستے میں مزاحمت کرنے والے بعض عرب سرداروں کو شکست دے کر مکہ مکرمہ پر حملہ آور ہونے اور بزعمِ خویش خانۂ کعبہ کو مسمار کرنے کے لئے مکہ مکرمہ سے قریب ایک مقام مغمس پر پہنچ گیا۔ ان حالات میں عربوں کے بنوکنانہ کے قلمس (ناسی) کے لئے یہ فیصلہ کرنا نہایت دشوار تھا کہ نسی والے محرم کا دورِ جاہلیت کے دستور کے مطابق قمریہ شمسی ذی الحجہ کے ایامِ حج میں اعلان کرے یا نہ کرے۔ اس غیر یقینی صورتِ حال کی بنا پر کبیسہ کا مہینہ محرم کو مکرر لاکر نہیں ڈالا گیا بلکہ اسے مؤخر کرکے بعد میں غالباً ذی الحجہ کو مکرر لاکر نسی کی یہ رسم پوری کی گئی، کیونکہ بعض محققین کے خیال کے مطابق اس مقصد کے لئے کبھی ذی الحجہ کو بھی مکرر لایا جاتا تھا۔ (۴)

مذکورہ بالا وضاحت کی روشنی میں سال ۵۶۹-۵۷۰ عیسوی جیولین کے بالمقابل قمریہ شمسی اور قمری تقویم کے ابتدائی مہینوں کی تقابلی تقویمی جدول یوں مرتب ہوگی:

عیسوی جیولین	دن	قبل ہجرت قمریہ شمسی	قبل ہجرت قمری	تاریخ قران	وقت قران
۳۰ اگست ۵۶۹ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۵۳ قبل ہجرت	یکم رجب ۵۵ قبل ہجرت	۲۸ اگست	۰۳:۴۵
۲۸ ستمبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم شعبان	۲۶ ستمبر	۱۲:۵۳
۲۸ اکتوبر	پیر	یکم ربیع الاول	یکم رمضان	۲۵ اکتوبر	۲۲:۴۰
۲۶ نومبر	منگل	یکم ربیع الثانی	یکم شوال	۲۴ نومبر	۰۹:۳۱

(۵) تمام محدثین اور اہلِ سیر و مغازی کا اس پر اتفاق ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ کی ولادت مبارکہ کا دن سوموار تھا۔ اس میں سلف وخلف میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے اور اکثر اہلِ سیر و مغازی نے ولادت کا مہینہ ربیع الاول لکھا ہے۔ اگر کبیسہ کا مہینہ محرم کو مکرر لا کر ڈالا جائے تو یکم ربیع الاول قمریہ شمسی کے بالمقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ شوال ہوگا۔ یکم شوال کو بمطابق جدول بالا دن منگل تھا لہٰذا سوموار کا دن ۷ شوال اور ۱۴ ر شوال کو ہوسکتا ہے۔ ۷ ر شوال کے بالمقابل عیسوی جیولین تاریخ ۲ ر دسمبر ۵۶۹ عیسوی اور ۱۴ ر شوال کے بالمقابل ۹ ر دسمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین بنتی ہے۔ لیکن سلف وخلف میں سے کسی نے بھی ولادتِ مبارکہ کی تاریخ ۷ یا ۱۴ ر شوال بیان نہیں کی اور نہ ہی ۷ یا ۱۴ ر ربیع الاول کا کوئی قائل ہے۔ مشہور محقق مولانا عبدالقدوس ہاشمیؒ کی تقویم تاریخی کے ابتدائی صفحات میں ''چند یادگار تاریخیں'' کے عنوان کے تحت تاریخ ولادتِ مبارکہ بحساب کبیسہ (مکی کیلنڈر) ۹ دسمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین موافق ۲۰ نیساں ۸۲۳۲ خلیقہ (یہودی) لکھی گئی ہے۔ حالانکہ عبرانی تقویم کا مہینہ نیساں کبھی بھی دسمبر کے مقابل نہیں ہوا کرتا۔ یہ ہمیشہ مارچ / اپریل کے مقابل ہوتا ہے اور ۵۶۹ عیسوی جیولین میں عبرانی سال ۴۳۳۰ خلیقہ تھا البتہ ۹ دسمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کو بحساب کبیسہ تاریخ ولادت قرار دینا یقیناً مستشرقین میں سے کسی کی تخریج ہے اور اس کا صحیح نہ ہونا مذکورہ بالا وضاحت کے مطابق ثابت ہو رہا ہے۔ ابرہہ کے حملے کی وجہ سے قلمس (ناسی) کے لئے ایامِ حج میں حسبِ دستور کبیسہ کے برسرِ عام اعلان کا فیصلہ دشوار تھا، اس لئے کبیسہ کا مہینہ بعد میں غالباً ذی الحجہ کو مکرر لا کر ڈالا گیا۔ الغرض ان دنوں مکہ مکرمہ میں قمریہ شمسی تقویم رائج تھی لہٰذا اہلِ سیر ربیع الاول کو ولادتِ باسعادت کا مہینہ قرار دینے میں حق بجانب ہیں۔ تاہم اسے غلطی سے خالص قمری تقویم کا ربیع الاول سمجھ لیا گیا۔ خالص قمری تقویم کے اعتبار سے ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمریہ شمسی کے مقابل قمری مہینہ رمضان المبارک ۵۵ قبلِ ہجرت قمری کا تھا، چنانچہ بعض متقدمین مثلاً زبیر بن بکار؟ نے بجا طور پر رمضان المبارک کو ہی ولادت کا مہینہ ٹھہرایا ہے (۵)

تاریخ ولادت کے متعلق علامہ ابن کثیر تحریر فرماتے ہیں'' ......وقیل لثمان خلون سنه

(ربیع الاول) حکاہ الحمیدی عن ابن حزم ورواہ مالک و عقیل ویونس بن یزید و غیرھم عن الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم و نقل ابن عبدالبرّ عن اصحاب التاریخ انھم صحّحوہ و قطع بہ الحافظ الکبیر محمد بن موسیٰ الخوارزمی و رجحہ الحافظ ابوالخطاب بن دحیہ فی کتابہ "التنویر فی مولد البشیر النذیر" (۶)"(ولادتِ مبارکہ کے متعلق) ۸ر ربیع الاول کا بھی قول ہے اسے حمیدی نے ابن حزم سے روایت کیا ہے اور اسی کی روایت مالک، عقیل اور یونس بن یزید وغیرہ نے زہری سے اور زہری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے کی ہے۔ ابن عبدالبر سے منقول ہے کہ اصحابِ تاریخ نے اس قول کو صحیح قرار دیا ہے اور حافظ کبیر محمد بن موسیٰ الخوارزمی نے تو اسے قطعی صحیح قرار دیا ہے اور اسی قول کو حافظ ابوالخطاب بن دحیہ نے اپنی کتاب "التنویر فی مولد البشیر النذیر" میں ترجیح دی ہے"۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں: "وقیل لثمان خلت سنۃ قال الشیخ قطب الدین العسقلانی وھو اختیار اکثر اھل الحدیث ونقل عن ابن عباس و جبیر بن مطعم و ھو اختیار اکثر من لہ معرفۃ بھٰذا الشأن واختارہ الحمیدی وشیخہ ابن حزم وحکی القاضی فی عیون المعارف اجماع اھل السیر علیہ ورواہ الزھری عن محمد بن جبیر بن مطعم وکان عارفاً بالنسب وایّام العرب (۷)"اور آٹھ (ربیع الاول) کا بھی قول ہے شیخ قطب الدین عسقلانی کے بقول اکثر محدثین نے اسی کو اختیار کیا ہے اور یہی قول ابن عباسؓ اور جبیر بن مطعمؓ سے منقول ہے اور اسے اُن لوگوں نے اختیار کیا ہے جنہیں اس طرح کے اُمور کی معرفت حاصل ہے اور اسی قول کو حمیدیؒ اور ان کے شیخ ابنِ حزمؒ نے اختیار کیا ہے اور قاضی نے عیون المعارف میں اس قول پر اہلِ سیر کا اجماع نقل کیا ہے اور اسی کی روایت زھری نے محمد بن جبیر بن مطعم سے کی ہے جو نسب اور ایامِ عرب کے ماہر تھے"۔

ابنِ حبیب بغدادی نے بھی تاریخِ ولادت ۸ر ربیع الاول ہی قرار دی ہے اور لکھا ہے کہ سالِ ولادت میں یکم محرم کو جمعے کا دن تھا۔ ابرہہ کا حملہ ۱۷ر محرم کو ہوا تھا اور اُس کے پچاس روز بعد رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی (۸) اور بقول ابن کثیرؒ مشہور ترین قول کے مطابق آپ ﷺ کی ولادت عام الفیل میں ابرہہ کے حملے کے پچاس دن بعد ہوئی تھی (۹)

۶۔ مذکورہ بالا جدول کو بغور دیکھئے واقعی یکم محرم ۵۳ قبلِ ہجرت قمریہ شمسی کو جمعے کا دن ہی تھا اور ۱۷ محرم سے ۵۰ دن شمار کریں تو ولادتِ مبارکہ کی تاریخ ٹھیک ۸ ربیع الاول ہی بنتی ہے۔ مذکورہ بالا جدول کے مطابق محرم کا مہینہ ۲۹ دن کا اور صفر کا مہینہ ۳۰ دن کا ہے۔ ۱۷ محرم سے ۲۹ محرم تک ۱۳ دن ہوئے، پھر

۳۰ دن صفر کے اور اس کے بعد ۷ دن ربیع الاول کے لئے جائیں تو دنوں کی کل تعداد (۱۳+۳۰+۷) =۵۰ دن بنتی ہے اور اس سے اگلی تاریخ ۸ر ربیع الاول ۵۳ قبلِ ہجرت قمریہ شمسی ہوئی۔ یکم ربیع الاول کو بمطابق جدول سوموار تھا لہٰذا ۸ ربیع الاول کو بھی دن سوموار ہی ہوا۔

۷۔ اکثر اہلِ سیر نے رسولِ اکرم ﷺ کی عمرِ مبارک ۶۳ سال قمری تقویم کے حساب سے سمجھ لی۔ ۶۳ قمری سالوں کے شمسی سال ۶۱ بنتے ہیں لہٰذا آپ کے عیسوی جیولین تقویم میں سالِ وفات ۶۳۲ عیسوی سے ۶۱ سال کم کرنے سے عیسوی سال (۶۳۲-۶۱) = ۵۷۱ عیسوی جیولین برآمد ہوا۔ ہم یکم جنوری ۵۷۱ عیسوی جیولین کے بالمقابل خالص قمری تقویم کے اعتبار سے قبلِ ہجرت تاریخ اُن تحویلی قواعد کے تحت برآمد کرتے ہیں جو مقالۂ ہٰذا کی پہلی قسط میں مذکور ہو چکے ہیں اور جن کی مدد سے ہم نے پہلے بھی مذکورہ بالا حسابی تخریجات کی ہیں۔

یکم جنوری ۵۷۱ عیسوی جیولین، (۵۷۱ تقسیم ء۹۷۰۲۰۴-۶۴۲ء۶۵۵۷)=-۵۴ء۱۱۹۶۹، (-ء۱۱۹۶۹ ×۱۲)=-۱ء۴۳۶۲۸، (۱۲-۱)=۱۱= ذی قعدہ، (-ء۴۳۶۲۸×۲۹ء۵+۳۰ء۵)=۱۷ء۶۳=۱۸ ذی قعدہ ۵۴ قبلِ ہجرت قمری، تاریخِ قران ۱۳ر دسمبر ۵۷۰ عیسوی جیولین بوقت ۱۲:۰۵، لہٰذا ۱۵ر دسمبر ۵۷۰ عیسوی کو یکم ذی قعدہ ۵۴ قبلِ ہجرت قمری ہوئی۔ ۱۵ر دسمبر ۵۷۰ عیسوی جیولین کا دن = (۵۶۹ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۳۴۹)=۱۰۶۰، (۱۰۶۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۳=سوموار، اس خالص قبل ہجرت قمری تاریخ کا عیسوی جیولین سے تقابل کرتے ہوئے یکم ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمری تک جدول یوں مرتب ہوگی:

عیسوی جیولین	دن	قبلِ ہجرت قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۱۵ر دسمبر ۵۷۰ عیسوی	سوموار	یکم ذی قعدہ ۵۴ قبل ہجرت	۱۳ر دسمبر ۵۷۰ عیسوی	۱۲:۰۵
۱۴ جنوری ۵۷۱ عیسوی	بدھ	یکم ذی الحجہ ۵۴ قبل ہجرت	۱۱ جنوری ۵۷۱ عیسوی	۲۲:۵۲
۱۲ فروری	جمعرات	یکم محرم ۵۳ قبل ہجرت	۱۰ر فروری	۰۹:۵۱
۱۴ مارچ	ہفتہ	یکم صفر ۵۳ قبل ہجرت	۱۱ مارچ	۲۱:۲۹
۱۲ر اپریل	اتوار	یکم ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت	۱۰ر اپریل	۱۰:۱۲

مذکورہ بالا جدول کی رُو سے یکم ربیع الاول ۵۳ قبل ہجرت قمری کو جیولین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۲ر اپریل ۵۷۱ عیسوی بروز اتوار تھی، لہٰذا ۹ر ربیع الاول ۵۳ قبلِ ہجرت قمری کو عیسوی تاریخ ۲۰ر اپریل ۵۷۱ عیسوی جیولین برآمد ہوئی۔ اگر اسے گریگورین تقویم میں لایا جائے تو تاریخ ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی گریگورین ہوئی۔ مصر کے ماہر فلکیات محمود پاشا فلکی نے عربوں کے دورِ جاہلیت کے دو تقویمی نظام کو بزعمِ

خویش خالص قمری تقویم کا نظام سمجھ لیا اور انہی کے اتباع میں علامہ شبلیؒ نے اپنی کتاب سیرۃ النبیؐ میں ولادتِ مبارکہ کی یہی تاریخ قرار دی اور قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوریؒ نے بھی اپنی کتاب رحمتہ للعالمینؐ میں اسی کو اختیار کیا اور اس کی بنیاد پر تمام حسابی تخریجات (Mathematical Calculations) پر نہایت محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور سیرتِ طیبہ ﷺ کے توقیتی مباحث میں ان کی لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ مذکورہ جدول سے واضح ہو رہا ہے کہ اگر دورِ جاہلیت سے چلی آنے والی عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کو ناحق تسلیم نہ بھی کیا جائے تو خالص قمری تقویم کے تحت بھی ۱۲ر ربیع الاول ہرگز رسولِ اکرم ﷺ کا یومِ ولادت نہیں ہوسکتا۔ تاریخ قران ۱۰ر اپریل ۵۷۱ عیسوی جیولین بوقت ۱۲:۱۰ ہے، اس لئے ۱۱ر اپریل کو سورج غروب ہونے کے وقت تک چاند کی عمر ۳۳ گھنٹے کے قریب تھی، اگر بالفرض اتنی عمر کا چاند بھی نظر نہ آیا ہو تو بھی ۱۲ر ربیع الاول کو سوموار کا دن نہیں ہوسکتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی تاریخی جزیئے کے لوگوں میں مشہور ہوجانے سے اس کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا۔ بعض اہلِ علم مشہور لغوی اور مشہور اصطلاحی میں فرق کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے ایسی خبروں کو متواتر قرار دینے یا ان پر اہلِ سیر و مغازی کے اجماع کا دعویٰ کر دینے میں جس عُجلت سے کام لیتے ہیں اس سے بعض اوقات بدعات و محدثات کے لئے راہ ہموار ہو جاتی ہے۔ تاہم کسی خبر کی شہرت بھی عموماً بلاوجہ نہیں ہوا کرتی۔ ۱۲ر ربیع الاول کی تاریخ کے مشہور ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ہجرت کے موقع پر رسولِ اکرم ﷺ کا قبا میں ورود ۱۲ر ربیع الاول ۱ر ہجری (قمریہ شمسی) کو بروز سوموار ہوا۔ آپ ﷺ کی رحلت کی تاریخ بہ حساب مدنی رویت ہلال ۱۲ر ربیع الاول ۱۱ر ہجری قمری کا دن بھی سوموار تھا۔ اس لئے یہ سمجھ لیا گیا کہ آپ ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کا مہینہ بھی ربیع الاول ہے اور ولادت کا دن بھی چونکہ سوموار ہی تھا لہٰذا ولادت کی تاریخ بھی ۱۲ر ربیع الاول ہی تھی، حالانکہ جس ربیع الاول میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا وہ خالص قمری تقویم کا ربیع الاول ہے اور جس ربیع الاول میں آپ ﷺ نے ہجرت فرمائی وہ قمریہ شمسی تقویم کا ربیع الاول ہے۔ خالص قمری تقویم کے اعتبار سے تاریخ ۱۲ر جمادی الاولیٰ ۱ر ہجری قمری بروز سوموار ہے جبکہ ۱۲ر ربیع الاول ۱ر ہجری کو سوموار کا نہیں بلکہ جمعے کا دن برآمد ہوتا ہے، (۲×۲۹٫۵+۱۱) تقسیم ۳۵۴+۱=۱۹۷۷۴۰۱٫۱، (۱۹۷۷۴۰۱٫۱×۲۰۴۰۷۰۹۷٫+۶۲۱٫۵۶۹۲)=۶۲۲٫۷۳۱۲۵، (۶۲۲٫۷۳۱۲۵×۳۶۵)=۲۶۶٫۹=۲۶۷ =۲۴ ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین، ۲۴ ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کا دن (۶۲۱×۳۶۵٫۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۶۷)=۲۲۷۰۴۳ دن، (۲۲۷۰۴۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=صفر= جمعتہ المبارک۔ نیز قمری تقویم کے حساب سے بھی دن جمعہ ہی برآمد ہوتا ہے۔ (۲×۵۳۰۵۸۸٫۱+۱۱) تقسیم ۷ کا باقی ماندہ=۰٫۰۶=صفر= جمعتہ المبارک۔

۸۔ عربوں کی دورِ جاہلیت سے چلی آنے والی قمریہ شمسی تقویم کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ مدنی دور کے توقیتی مباحث کے مطالعے کے بعد ایسا انکار سراسر ضد اور تعصب پر ہی مبنی ہوسکتا ہے۔ یہاں یاد دہانی کے لئے انصاف پسند طبائع کے لئے صرف تین واقعات کا تذکرہ ہی کافی ہوگا۔

(الف) نہایت مستند اور صحیح روایات سے ثابت ہے کہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہونے والے رسولِ اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم بچپن میں شیر خوارگی کے زمانے میں ہی انتقال فرما گئے تھے اور ان کے یومِ انتقال پر سورج گرہن ہوا تھا (۱۰) اہل ہیئت کی تحقیق کے مطابق اس سورج گرہن کی عیسوی جیولین تاریخ ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی تھی (۱۱) جس کے بالمقابل خالص قمری تقویم کی تاریخ ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری برآمد ہوتی ہے۔ ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین = (۲۶ تقسیم ۶۳۲+۳۶۶) تقسیم ۲۰۴۰۹۷ء-۲۶۵۲۶ء۰ ۲۴۰= ۸۳ء ۱۰ء، (۸۳ء×۱۲ = ۹۶ء۹، یعنی ۹ ماہ پورے ہوکر دسواں قمری مہینہ شوال کا چل رہا تھا، (۹۶ء×۵×۲۹ء) = ۲۸ء۳ = ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری۔ ریاضی سے لاعلمی کی بنا پر اگر کسی کو ہماری ان تخریجات پر اعتبار نہ ہو تو مولانا عبدالقدوس ہاشمی کی ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کی طرف سے شائع کردہ ''تقویمِ تاریخی'' ملاحظہ کی جاسکتی ہے، اس میں یکم شوال ۱۰ ہجری کے مقابل عیسوی تاریخ ۳۱ دسمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین دی گئی ہے، پس ۲۸ شوال ۱۰ ہجری کو عیسوی تاریخ ٹھیک ۲۷ جنوری ۶۳۲ عیسوی بنتی ہے (۱۲) ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی طرف سے شائع کردہ ضیاء الدین لاہوری کی ''جوہرِ تقویم'' میں یکم جنوری ۶۳۲ عیسوی جیولین کے بالمقابل قمری تاریخ ۲ شوال ۱۰ ہجری دی گئی ہے۔ (۱۳) پس ۲۷ جنوری کو قمری تاریخ ۲۸ شوال ۱۰ ہجری قمری ہوئی۔ مولانا عبدالرحمٰن گیلانی نے اپنی کتاب ''الشمس والقمر بحسبان'' میں یکم شوال ۱۰ ہجری کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۳ جنوری ۶۳۲ عیسوی گریگورین لکھی ہے (۱۴) پس ۲۸ شوال کو تاریخ ۳۰ جنوری ہوئی جو جیولین تقویم کے اعتبار سے ۲۷ جنوری بنتی ہے چنانچہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ نے ''رحمۃ اللعالمینؐ'' میں عیسوی تاریخ ۲۷/۳۰ جنوری ۶۳۲ عیسوی بیان کی ہے تاکہ جیولین اور گریگورین ہر دو تقاویم کی تواریخ سے لوگ باخبر ہوسکیں۔ (۱۵)۔

اہلِ سیر و مغازی کی مشہور روایات کے مطابق رسولِ اکرم ﷺ کے شیر خوار صاحبزادے حضرت ابراہیم کا انتقال کوئی سترہ اٹھارہ ماہ کی عمر میں ہوا تھا۔ ہم سترہ ماہ پیچھے جائیں تو اٹھارہویں مہینے میں حضرت ابراہیم کی ولادت کا مہینہ جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری بنتا ہے، چنانچہ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ نے بھی یہی مہینہ برآمد کیا ہے (۱۶) یکم جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری کے بالمقابل عیسوی جیولین کی تاریخ

۱۶/اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین برآمد ہوتی ہے۔ (۲۹٫۵×۴ تقسیم ۳۵۴+۹)×۹۷۰۲۰۴٫ +۵۶۹۲٫
۶۲۱ =۶۲۲۴۳٫۳ ، ۶۳۰٫۶۲۲۴۳ ، (۶۲۲۴۳٫×۳۶۵) =۲۲۷٫۹۱ =۲۲۸ دن =۱۶ اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین،
چنانچہ تقویم تاریخی میں یکم جمادی الاولیٰ ۹ ہجری کے سامنے یہی عیسوی تاریخ لکھی ہے (۱۷) جوہرِ تقویم میں یکم اگست ۶۳۰ عیسوی کو قمری تاریخ ۲۵ ربیع الثانی ۹ ہجری اور یکم ستمبر ۶۳۰ عسیوی کو قمری تاریخ ا جمادی الاولیٰ ۹ ہجری دی گئی ہے۔ (۱۸) پس یکم جمادی الاولیٰ ۹ ہجری کو عیسوی تاریخ ۱۶ اگست ۶۳۰ عیسوی ہی بنتی ہے۔ الشمس والقمر بحسبان میں یکم جمادی الاولیٰ ۹ ہجری کے سامنے عیسوی تاریخ ۱۹ اگست ۶۳۰ عیسوی گریگورین دی گئی ہے جو جیولین تقویم کے اعتبار سے ۱۶/اگست ۶۳۰ عیسوی جیولین ہی بنتی ہے (۱۹) ادھر اہلِ سیر و مغازی نے حضرت ابراہیم بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مہینہ ذی الحجہ ۸ ہجری اور وفات کا مہینہ ربیع الاول ۱۰/ہجری بیان کیا ہے۔ (۲۰)

تواریخ کے اس تفاوت پر قاضی منصور پوریؒ نے اہلِ سیر کی توقیت کو غلط قرار دیا ہے (۲۱) حالانکہ یہ سب کچھ دو تقویمی التباس ہے۔ عربوں میں دورِ جاہلیت سے چلی آنے والی قمریہ شمسی تقویم کے پہلے مہینے محرم کا آغاز یہودیوں کی عبرانی تقویم کی طرز پر اکثر و بیشتر ستمبر میں ہوا کرتا تھا۔ محرم کو ستمبر سے شمار کیا جائے تو ذی الحجہ کا مہینہ ٹھیک اگست میں ہی آئے گا۔ چونکہ قمریہ شمسی سال کی مدت شمسی سال کی مدت سے قریب ترین ہوتی ہے اس لئے جمادی الاولیٰ ۹ ہجری کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ ذی الحجہ ۸ ہجری قمریہ شمسی ہوا، چنانچہ ہم نے مدنی دور کے سال ۸/ہجری قمریہ شمسی تقویم کے توقیتی مباحث میں جو تقابلی تقویمی جدول پیش کی تھی اس کا متعلقہ حصہ یوں ہے۔

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۱۶ اگست ۶۳۰ عیسوی	جمعرات	یکم ذی الحجہ ۸/ہجری	یکم جمادی الاولیٰ ۹ ہجری	۱۴/اگست	۰۲:۰۶

(ب) تمام سیرت نگاروں نے غزوۂ تبوک کے لئے روانگی رجب ۹ ہجری اور مراجعت رمضان یا شوال ۹ ہجری کی لکھی ہے (۲۲) خالص قمری تقویم کے اعتبار سے یہ موسمِ سرما کے مہینے ہیں۔ یکم رجب ۹ ہجری = (۲۹٫۵×۶ تقسیم ۳۵۴+۹)× ۹۷۰۲۰۴٫ +۵۶۹۲٫۶۲۱ = ۷۸۶۱۳٫ ، ۶۳۰، (۷۸۶۱۳٫×۳۶۵) = ۲۸۶٫۹ = ۲۸۷ دن = ۱۴ اکتوبر ۶۳۰ عیسوی جیولین، ۱۴/اکتوبر ۶۳۰ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۹×۲۵٫۱ کا حاصل ضرب بحذف کسر + ۲۸۷) = ۱۰۷۳ دن، (۱۰۷۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار، غزوۂ تبوک کے لئے روانگی کا دن جمعرات کا ہے (۲۳) لہٰذا رجب ۹ ہجری کو خالص

قمری تقویم کا لینے سے ۱۸/اکتوبر ۶۳۰ عیسوی جیولین بروز جمعرات سے پہلے غزوے کے لئے روانگی ممکن نہیں۔ یکم رمضان ۹ ہجری = (۸×۵ء۲۹ تقسیم ۳۵۴+۹)۴۰۲۰۷+۵۶۹۲ء۶۲۱ = ۶۲۱ = ۹۴۷۸۳ء۶۳۰ (۳۶۵×۹۴۷۸۳ء) = ۹ء۳۴۵ = ۳۴۶ دن = ۱۲/دسمبر ۶۳۰ عیسوی جیولین، ان تخریجات کی تصدیق بھی تقویمِ تاریخی، جوہرِ تقویم اور الشمس والقمر بحسبان سے کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ تقویمِ تاریخی میں یکم رجب ۹ ہجری کے سامنے عیسوی تاریخ ۱۴ اکتوبر ۶۳۰ عیسوی بروز یک شنبہ اور یکم رمضان ۹ ہجری کے سامنے ۱۲/ دسمبر ۶۳۰ عیسوی بروز چہارشنبہ درج ہے۔ (۲۴) جوہرِ تقویم میں یکم نومبر ۶۳۰ عیسوی کے بالمقابل قمری تاریخ ۱۹/رجب ۹ ہجری دی گئی ہے (۲۵) پس یکم رجب ۹ ہجری کو عیسوی تاریخ ۱۴/اکتوبر ۶۳۰ عیسوی ہی بنتی ہے۔ یکم جنوری ۶۳۱ عیسوی کے بالمقابل قمری تاریخ ۲۱ رمضان ۹ ہجری دی گئی ہے۔ (۲۶) یکم رمضان ۹ ہجری کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۱۲ دسمبر ۶۳۰ عیسوی ہی برآمد ہوگی۔ الشمس والقمر بحبان میں یکم رجب ۹ ہجری کے بالمقابل گریگورین عیسوی تقویم کی تاریخ ۱۷/اکتوبر ۶۳۰ عیسوی اور اور یکم رمضان ۹ ہجری کے بالمقابل گریگورین تاریخ ۱۵/دسمبر ۶۳۰ عیسوی دی ہے۔ (۲۷) جیولین تقویم میں یہ تواریخ بالترتیب ۱۴/اکتوبر اور ۱۲/دسمبر ہی بنتی ہیں۔ ادھر غزوۂ تبوک کا موسم بالاتفاق سخت گرم تھا اور یہ قحط سالی کا زمانہ تھا، کھجور کی فصل پکنے کے مراحل میں تھی۔ اگر غزوۂ تبوک کے مبینہ قمری مہینوں کو خالص قمری تقویم کے مہینے قرار دیا جائے تو نہ تو مذکورہ بالا مہینے موسم گرما میں تھے اور نہ ہی مذکورہ قمری مہینوں کے بالمقابل مذکورہ عیسوی مہینوں میں کھجور کی فصل پک رہی ہوتی ہے اور نہ ہی یہ قحط اور خوراک کی قلت کا زمانہ ہوسکتا ہے کیونکہ اکتوبر کے مہینے سے پہلے ہی کھجور کی تازہ فصل گھروں میں آچکی ہوتی ہے۔ لیکن اگر عبرانی تقویم کے مطابق عربوں کے (قمریہ شمسی) محرم کا آغاز ستمبر سے کیا جائے تو رجب ۹ ہجری سے رمضان ۹ ہجری تک کے مہینے مارچ سے مئی تک موسم گرما ہی میں آتے ہیں اور یہی مہینے کھجور کی فصل کے پکنے کے ہیں۔

اُوپر مذکور ہو چکا ہے کہ یکم رجب ۹ ہجری قمری بمطابق ۱۴/اکتوبر ۶۳۰ عیسوی جیولین کو دن اتوار تھا۔ اہلِ سیر کی تصریح کے مطابق غزوۂ تبوک کے لئے روانگی جمعرات کو ہوئی تھی (۲۸) اگر غزوۂ تبوک کے ان مہینوں کو خالص قمری تقویم کے مہینے سمجھا جائے تو غزوے کے لئے روانگی ۵ رجب ۹ ہجری قمری بمطابق ۱۸/اکتوبر ۶۳۰ عیسوی جیولین بروز جمعرات سے پہلے ممکن ہی نہیں۔ سفر میں کم از کم پندرہ دن بھی صرف ہوئے ہوں تو تبوک میں اواخر رجب میں ہی پہنچنا ممکن تھا۔ اسی غزوے میں رسولِ اکرم ﷺ نے دومۃ الجندل کے والی اکیدر بن عبدالملک نصرانی کی جانب ایک سریہ حضرت خالدؓ بن ولید کی

زیرِ امارت روانہ فرمایا تھا یہ چاندنی راتیں تھیں جو شعبان ۹ ہجری قمری کی ہی ہو سکتی ہیں۔ ۱۴ر شعبان ۹ ہجری قمری کے بالمقابل عیسوی تاریخ ۲۵ نومبر ۶۳۰ عیسوی جیولین تھی (۱۳+۲۹ء۵×۷) تقسیم ۳۵۴+۹ =۶۲۰۰۵۶۴ء۹،(۶۲۰۰۵۶۴ء۹×۹۷۰۲۰۴ء+۵۶۹۲ء۶۲۱)=۹۰۲۶۱ء۶۳۰،(۹۰۲۶۱ء×۳۶۵) =۴۵ء۳۲۹=۳۲۹ دن=۲۵ نومبر ۶۳۰ عیسوی جیولین،۔ واقدی نے لکھا ہے فخرج خالد حتیٰ اذا کان من حضه بمنظر العين فی ليلة لقمرة صائغة ...... وصعد (ای اکیدر بن عبدالملک) علیٰ ظهر الحصن من الحّر۔ (۲۹) ''تو خالد (اکیدر نصرانی سے مقابلے کے لئے) نکلے یہاں تک کہ جب آپ موسم گرما کی ایک چاندنی رات میں اس کے قلعے سے اتنے فاصلے پر پہنچے جہاں سے قلعہ دکھائی دے رہا تھا...... اور (اکیدر) گرمی (کی شدت کی وجہ) سے قلعے کی چھت پر چڑھا ہوا تھا''۔ نومبر کے اواخر میں رات کے وقت ہرگز اتنی گرمی نہیں ہوتی کہ اس سے بچنے کے لئے مکان کی چھت پر جانا پڑے بلکہ اس موسم میں اتنی سردی ضرور ہوتی ہے کہ کمرے کے اندر بھی کمبل وغیرہ اوڑھنا پڑتا ہے۔ پس یہاں یہ تاویل کارگر نہیں ہو سکتی کہ غزوۂ تبوک گو اکتوبر اور نومبر کے مہینوں میں ہوا ہو لیکن ممکن ہے کہ دن کے وقت دھوپ کی شدت سے گرمی ہو۔ یہ تاویل اس لئے بھی لغو ہے کہ اہلِ سیر کی تصریح کے مطابق غزوے کے دنوں میں قحط سالی کا سا سماں تھا اور کھجور کی فصل کے پکنے کا منظر لوگوں کے لئے دلکش تھا (۳۰) کھجور کی فصل تو اکتوبر سے پہلے ہی گھروں میں آجاتی ہے پس غزوۂ تبوک کے قمری مہینے لامحالہ قمریہ شمسی تقویم کے مہینے تھے جس میں محرم قمریہ شمسی کا آغاز اواخر اگست/ستمبر سے ہوا کرتا تھا ورنہ بعض محققین مثلاً ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم کے خیال کے مطابق اس دور کی قمریہ شمسی تقویم میں محرم کا آغاز اپریل سے کیا جائے تو بھی رجب سے رمضان تک کے قمریہ شمسی مہینے موسم گرما میں نہیں آسکتے بلکہ یہ اکتوبر، نومبر اور دسمبر کے مقابل ہوں گے۔ ہم نے مدنی دور کے سال ۹ ہجری قمریہ شمسی کے لئے جو صحیح تقابلی تقویمی جدول پیش کی تھی اس کے کا متعلقہ حصہ یوں ہے:

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۱ مارچ ۶۳۱ عیسوی	سوموار	یکم رجب ۹ ہجری	یکم ذی الحجہ ۹ ہجری	۸ مارچ	۲۱:۴۸
۱۹ اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم محرم ۱۰ ہجری	۷ اپریل	۱۴:۳۸
۹ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم صفر	۷ مئی	۰۵:۵۰
۷ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم ربیع الاول	۵ جون	۱۹:۰۸

مذکورہ بالا جدول سے واضح ہے کہ غزوۂ تبوک موسمِ گرما میں ہوا اور غزوۂ تبوک کے رجب

سے رمضان/شوال تک کے یہ مہینے قمریہ شمسی تقویم کے مہینے تھے۔

(ج) رسول اللہ ﷺ یکم ذی قعدہ ۶ ہجری بروز سوموار اپنے ساتھیوں کے ہمراہ عمرے کے لئے روانہ ہوئے آپ کا مقصد محض عمرہ کرنا تھا۔قریش سے چھیڑ چھاڑ یا جنگ ہرگز مقصود نہ تھی۔ (۳۱) حالانکہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا قریش مکہ کے نزدیک سنگین گناہ تھا (۳۲) اس سے معلوم ہوا کہ عمرے کے لئے روانگی کی مذکورہ تاریخ خالص قمری تقویم کی ہوسکتی ہے اور یہ کہ قریش مکہ کی تقویم قمری نہیں بلکہ قمریہ شمسی تھی۔ہم یکم ذی قعدہ ۶ ہجری قمری کو عیسوی جیولین تقویم میں لاتے ہیں (۲۹٫۵×۱۰ تقسیم ۳۵۴ + ۶)×۰٫۹۷۰۲۰۴ + ۶۲۱٫۵۶۹۲ = ۶۲۸٫۱۹۸۹۲، (۰٫۱۹۸۹۲×۳۶۶) = ۷۲٫۸ = ۷۳ دن = ۱۳/ مارچ ۶۲۸ عیسوی جیولین، چنانچہ تقویم تاریخی میں بھی یہی تاریخ دی گئی ہے اور دن یک شنبہ لکھا ہے۔ (۳۳) مدینہ منورہ میں رویئت ہلال ایک دن مؤخر ہونے سے عیسوی تاریخ ۱۴ مارچ ۶۲۸ عیسوی جیولین بنتی ہے۔ جوہرِ تقویم میں یکم اپریل ۶۲۸ عیسوی کے مقابل قمری تاریخ ۲۰ ذی قعدہ ۶ ہجری دی گئی ہے (۳۴) پس یکم ذی قعدہ کو عیسوی تاریخ ۱۳/ مارچ ۶۲۸ عیسوی گریگورین ہوئی۔ ''اَلشمس والقمر بحسبان'' میں یکم ذی قعدہ ۶ ہجری کو عیسوی تاریخ ۱۶/ مارچ ۶۲۸ عیسوی گریگورین دی گوی ہے۔ (۳۵) جو جیولین تقویم میں ۱۳/ مارچ ۶۲۸ عیسوی جیولین ہی بنتی ہے۔اگر عبرانی تقویم کی طرز پر عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کے محرم قمریہ شمسی کا آغاز ستمبر سے کیا جائے تو مارچ کا مہینہ رجب کے مقابل آتا ہے پس قریش مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور ذی قعدہ ۶ ہجری قمری کے مقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ رجب ۶ ہجری تھا۔عرب عمرے کو حج اصغر اور ذی الحجہ (قمریہ شمسی) میں حج کو حج اکبر کہا کرتے تھے (۳۶) رجب کا مہینہ قریش مکہ اور دیگر عرب قبائل کے لئے عمرے کا مہینہ تھا (۳۷) رسولِ اکرم ﷺ نے عمرے کے لئے اس قمریہ شمسی مہینے کا انتخاب نہایت دانشمندی سے فرمایا۔البتہ اس کے بالمقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ ذی قعدہ کا تھا۔ہم نے مدنی دور کے سال ۶ ہجری قمریہ شمسی کے لئے جو تقابلی تقویمی جدول پیش کی تھی اس کا متعلقہ حصہ یوں ہے۔

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۳ مارچ ۶۲۸ عیسوی	اتوار	یکم رجب ۶ ہجری	یکم ذی قعدہ ۶ ہجری	۱۱ مارچ	۱۷:۴۹

مدینہ منورہ میں چاند ایک دن بعد نظر آیا لہٰذا چاند کی پہلی تاریخ ۱۴/ مارچ ۶۲۸ عیسوی جیولین کو بروز سوموار ہوئی۔

۹۔تقویمِ تاریخی کے مؤلف مولانا عبدالقدوس ہاشمی، جوہرِ تقویم کے مرتب جناب ضیاء الدین لاہوری اور الشمس والقمر بحسبان کے مؤلف مولانا عبدالرحمٰن گیلانی، یہ سب حضرات اس دور کے عربوں میں دو تقویمی نظام کی موجودگی، قریش مکہ کی تقویم کے قمریہ شمسی ہونے اور پھر حجۃ الوداع کے موقع پر قمریہ شمسی تقویم کے منسوخ ہونے اور قمری تقویم کے بحال ہونے کے معترف ہیں۔(۳۸) تاہم ضیاء الدین لاہوری نے بعض دیگر حضرات کی طرح غلطی سے یہ سمجھ لیا کہ عربوں کے قمریہ شمسی محرم کا آغاز موسمِ بہار میں مارچ/اپریل میں ہوا کرتا تھا حالانکہ مدنی دور کے تمام حوادث اور واقعات کے توقیتی مطالعے سے اور مذکورہ بالا نمبر شمار (۸) کے مندرجات سے بھی بخوبی واضح ہے کہ قمریہ شمسی تقویم میں محرم قمریہ شمسی کا آغاز عبرانی تقویم کی طرز پر موسمِ خزاں میں اواخر اگست/ستمبر سے ہوا کرتا تھا۔ یہودیوں کی دورِ حاضر کی عبرانی تقویم کے مطالعے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ عبرانی تقویم کا بنیادی ڈھانچہ اب بھی وہی ہے صرف چند دنوں کا فرق پڑا ہے اور آج کل اس تقویم کے پہلے مہینے تشری کا آغاز ۵ ستمبر سے ۵ اکتوبر کی عیسوی (گریگورین) تواریخ کے درمیان ہوتا ہے(۳۹) عیسائیوں کے رومی کیلنڈر میں بھی سال کے پہلے مہینے تشرینِ اوّل کا آغاز موسمِ خزاں میں یکم اکتوبر سے ہوا کرتا تھا۔(۴۰)

شارٹر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مؤلف نے بھی عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کا آغاز موسمِ خزاں سے تسلیم کیا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا انسائیکلوپیڈیا میں محرم اور رمضان وغیرہ قمری مہینوں پر دیئے گئے مضامین سے بخوبی واضح ہے۔ پس جن حضرات نے عربوں کے قمریہ شمسی محرم کو عیسوی اپریل کے مقابل سمجھتے ہوئے رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کا مہینہ جون قرار دیا ہے، اُن کا صریح غلطی پر ہونا مذکورہ بالا سطور سے بخوبی ثابت ہورہا ہے۔قبل ازیں یہ مذکور ہوچکا ہے کہ سال ۵۳ قبلِ ہجرت قمریہ شمسی ایک مکبوس سال تھا جس میں رسمِ نسی کے تحت سال میں کبیسہ (لیپ) کا تیرہواں مہینہ بڑھایا جاتا تھا۔ اگر کبیسہ کا یہ مہینہ محرم کو مکرّر لاکر ڈالا جائے اور محرم قمریہ شمسی کا آغاز اپریل سے کیا جائے تو ربیع الاول کا مہینہ جولائی کے مقابل ہوگا، چنانچہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ مرحوم نے رسولِ اکرم ﷺ کا سالِ ولادت تو ۵۶۹ عیسوی جیولین صحیح برآمد کیا لیکن مہینہ جولائی کا سمجھ لیا جس کا غلط ہونا مذکورہ بالا توضیحات کی روشنی میں بالکل واضح ہے۔ ڈاکٹر صاحب اور بعض دیگر حضرات کے اس تسامح کی بڑی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے مدنی دور کے تمام حوادث اور واقعات کی توقیت اور اہلِ سیر کی بیان کردہ موسمی صراحتوں اور ایامِ ہفتہ وغیرہ پر گہری نظر نہیں ڈالی اور صرف ولادتِ باسعادت اور دیگر ایک دو واقعات کو سامنے رکھا جس سے اصل حقیقت تک اُن کی رسائی نہ ہوسکی۔

۱۰۔ ہمارے علم کے مطابق ربیع الاول کی فضیلت میں صحیح تو کیا کوئی ضعیف بلکہ موضوع روایت تک بھی موجود نہیں ہے۔ مذکورہ دلائل کی بنا پر نہایت قطعیت سے معلوم ہوا کہ جس ربیع الاول میں رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ ہوئی وہ ہرگز ہرگز قمری تقویم کا نہیں بلکہ قمریہ شمسی تقویم کا ربیع الاول تھا اور اس قمریہ شمسی (نسی والی) تقویم کے سلسلے میں رسم نسی کو قرآن کریم میں کفر (کے کاموں) میں (ایک اور) اضافہ قرار دیا گیا ہے۔ (۴۱) ولادتِ مبارکہ کے سال میں اس ربیع الاول قمریہ شمسی کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رمضان المبارک تھا۔ خطبۂ حجۃ الوداع میں رسولِ اکرم ﷺ نے قمریہ شمسی تقویم کو ہمیشہ کے لئے منسوخ فرما دیا، لہٰذا ربیع الاول میں محافل میلاد برپا کرنے کا کوئی عقلی و شرعی جواز نہیں کہ آپ کی وفات کے مہینے اور دن ۱۲؍ربیع الاول کو (معاذ اللہ) لوگوں کے لئے خوشی اور مسرت کا مہینہ قرار دیا جائے۔ ہر شخص کو گروہی و مسلکی تعصبات سے بالاتر ہوکر روشن حقائق کو کھلے دل سے تسلیم کر لینا چاہئے اسی میں دنیا اور آخرت کی بھلائی مضمر ہے، وما علینا الّا البلاغ المُبین۔

الغرض رسولِ اکرم ﷺ کا انتقال بالاتفاق ربیع الاول قمری میں ہوا لیکن ولادت اور ہجرت کا ربیع الاول قمری نہیں بلکہ قمریہ شمسی ہے۔

۱۱۔ اختلافِ مطالع کی بنا پر قمری تواریخ میں ایک دن کا فرق ممکن ہے بلکہ بسا اوقات ایک ہی مطلع والے علاقے میں بھی گرد و غبار اور مطلع ابر آلود ہونے وغیرہ جیسی وجوہات کی بنا پر رویتِ ہلال میں ایک دن کا فرق پڑ جاتا ہے، لہٰذا رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کی قمری تاریخ ۸؍رمضان المبارک ۵۵ قبلِ ہجرت کا پورے کرّۂ ارض پر چسپاں ہونا ضروری نہیں۔

۱۲۔ رسولِ اکرم ﷺ کی عیسوی جیولین کے مطابق تاریخِ ولادت ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین بروز سوموار اور تاریخِ وفات ۸؍جون ۶۳۲ عیسوی جیولین بروز سوموار ہے۔ شمسی اور قمریہ شمسی سالوں کے اعتبار سے آپ کی عمرِ مبارک ۶۲ سال ۷؍ماہ اور پانچ دن بنتی ہے جسے بعض سیرت نگاروں نے ساڑھے باسٹھ سال اور اکثر سیرت نگاروں نے بہ تکمیل کسر ۶۳ برس قرار دیا۔ ۶۳ شمسی اور قمریہ شمسی سالوں کے قمری سال ۶۵ ہوتے ہیں، اس لئے ساڑھے باسٹھ، تریسٹھ اور پینسٹھ برس کے اقوال مشہور ہو گئے۔ (۴۲) ساٹھ یا اکسٹھ سال کے اقوال اہلِ علم کے نزدیک ناقابلِ التفات ہیں۔ اگرچہ آپ کی ولادت کا قمری مہینہ رمضان المبارک ہے لیکن قمری سال کا آغاز محرم سے ہوتا ہے لہٰذا ولادتِ مبارکہ کے لحاظ سے سن میلادی قمری کا آغاز گزشتہ محرم سے کیا جائے گا۔ جیسا کہ آئندہ سطور سے واضح ہوگا کہ سال ۵۵ قبلِ ہجرت قمری

میں یکم محرم کے مقابل عیسوی تاریخ ۶ / مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین تھی لہٰذا سن میلادی قمری کا آغاز یکم محرم میلادی قمری بمطابق ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین سے ہوا۔

سنِ میلادی نبوی

جیسا کہ اُوپر واضح ہو چکا ہے رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کی قبلِ ہجرت قمری تقویم میں تاریخ ۸ / رمضان المبارک ۵۵ قبلِ ہجرت بروز سوموار ہے اور عیسوی جیولین تاریخ ۴ / نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین بروز سوموار ہے۔ قبلِ ہجرت قمری سال کو ۵۶ سے تفریق کرنے سے سال میلادی قمری اور سال میلادی قمری کو ۵۶ سے تفریق کرنے سے سال قبلِ ہجرت قمری برآمد ہوگا چنانچہ ۵۵ قبلِ ہجرت قمری (۵۶-۵۵) = ۱ / میلادی قمری ہوا، اور ۱ / میلادی قمری (۵۶-۱) = ۵۵ قبلِ ہجرت قمری ہوا۔ ہجرت کے بعد سال ۱ / ہجری ۵۶ ویں میلادی قمری کے مقابل ہے۔

سال میلادی قمری کی عیسوی جیولین میں تحویل

۸ / رمضان المبارک ۱ / میلادی قمری = ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین ہے۔ قمری سال کی اوسط مدت ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ دن اور جیولین عیسوی سال کی اوسط مدت ۳۶۵٫۲۵ دن ہے (۴۳) ظاہر ہے کہ قمری سالوں کو عیسوی سالوں میں لانے کے لئے قمری سالوں کو ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ سے ضرب دینے سے جو قمری ایام برآمد ہوں گے انہیں عیسوی سالوں میں لانے کے لئے ۳۶۵٫۲۵ پر تقسیم کرنا ہوگا (۳۵۴٫۳۶۷۰۶ تقسیم ۳۶۵٫۲۵) = ۰٫۹۷۰۲۰۴ ہے۔ بالفاظِ دیگر ہم قمری سالوں کو ۰٫۹۷۰۲۰۴ سے ضرب دیں گے تو حاصلِ ضرب سے عیسوی سال برآمد ہوں گے۔ اس مقصد کے لئے ہم بغرضِ سہولت رواں قمری سال لیں گے۔ چنانچہ سن میلادی قمری کے پہلے رواں سال ۱ میلادی قمری کو ۰٫۹۷۰۲۰۴ سے ضرب دینے سے حاصل ضرب ۰٫۹۷۰۲۰۴ ہی رہے گا۔ ہم یہاں یکم محرم میں تاریخ ''یکم'' کو نظر انداز کر رہے ہیں اس لئے ۸ رمضان المبارک ۱ / میلادی قمری سے ہم ایک دن کم کرتے ہوئے ۷ رمضان ۱ / میلادی قمری کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔ رمضان سے پہلے آٹھ قمری مہینے گزر چکے ہیں جب قمری سال ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ دن کا ہوا تو قمری مہینے کی اوسط مدت (۳۵۴٫۳۶۷۰۶ تقسیم ۱۲) = ۲۹٫۵۳۰۵۸۸ دن ہوئی، یوں آٹھ قمری مہینوں کے (۲۹٫۵۳۰۵۸۸×۸) = ۲۳۶٫۲۴۴۷ دن ہوئے ان میں رمضان کے سات دن شامل کئے تو دونوں کی کل تعداد ۲۴۳٫۲۴۴۷ دن ہوئی، انہیں قمری سالوں میں لانے کے لئے انہیں ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ پر تقسیم

کرکے ان کے ساتھ رواں میلادی قمری سال ''۱'' کو بھی ملایا تو ۷ رمضان ۱ میلادی قمری کی اعشاری قدر (۲۴۴۷ء۲۴۳ تقسیم ۳۶۷۰۶ء۳۵۴ +۱) =۶۸۶۴۲۰۱ء۱ قمری سال برآمد ہوئی۔ اسے عیسوی تقویم میں لانے کے لئے ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب (۶۸۶۴۲۰۱ء۱×۹۷۰۲۰۴ء) = ۶۳۶۱۷۱۵ء۱ برآمد ہوا۔ اب اس میں ایسی حسابی قدر جمع ہوگی جس سے ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کی تاریخ برآمد ہوسکے، بالفاظِ دیگر ہم ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کو اعشاری تحویل میں لاکر اس سے ۶۳۶۱۷۱۵ء۱ کو تفریق کریں گے تو مطلوبہ قدر (*Value*) برآمد ہوگی۔ ۴ نومبر تک دنوں کی تعداد ۳۰۸ دن بنتی ہے، انہیں سالوں میں لانے کے لئے ۳۶۵ء۲۵ پر تقسیم کرکے رواں عیسوی سال ۵۶۹ عیسوی کو شامل کرنے سے ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین کی اعشاری تحویل (۳۰۸ تقسیم ۳۶۵ء۲۵ + ۵۶۹) = ۵۶۹ء۸۴۳۲۵ برآمد ہوگی، چنانچہ مطلوبہ قدر (۵۶۹ء۸۴۳۲۵ - ۶۳۶۱۷۱۵ء۱) = ۵۶۸ء۲۰۷۰۸ برآمد ہوگی اسے ۵۶۸ء۲۰۷۱ سمجھ لیا جائے۔ پس اگر رواں قمری سال کو ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دے کر اس میں ۵۶۸ء۲۰۷۱ کو جمع کیا جائے تو حاصل جمع سے برآمد ہونے والے صحیح اعداد عیسوی جیولین سال کو ظاہر کریں گے۔ اگر عیسوی سال عام سال ہو تو صحیح اعداد کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دیں گے اور اگر عیسوی سال لیپ کا سال ہو تو ۳۶۶ سے ضرب دیں گے۔ حاصلِ ضرب سے رواں عیسوی سال کے ایام ظاہر ہوں گے۔ یکم جنوری سے دنوں کو شمار کرکے رواں عیسوی مہینہ اور تاریخ برآمد کی جائے گی۔ یعنی میلادی قمری کو عیسوی جیولین میں لانے کا یہ کلیہ برآمد ہوا: (رواں سال میلادی قمری×۹۷۰۲۰۴ء+۵۶۸ء۲۰۷۱) = عیسوی جیولین۔ اب ہم چند مثالیں پیش کرتے ہیں، ان سے جو نتائج حاصل ہوں گے ہم بغرضِ اطمینان ان کی پڑتال متعلقہ تاریخ قِران اور وقتِ قِران سے کریں گے۔ اس پڑتال میں ایک دن سے زیادہ کا فرق نہیں نکلنا چاہئے۔ ہم مذکورہ بالا برآمد شدہ کلیے کے عملی اطلاق میں عام عیسوی سال ۳۶۵ دن کا اور لیپ کا عیسوی سال ۳۶۶ دن کا لیں گے۔ قمری سال ۳۵۴ دن کا اور قمری مہینہ ۲۹ء۵ دن کا لیں گے:۔

۱۔ مثلاً ہم یکم محرم ۱ میلادی قمری کو عیسوی جیولین تقویم میں لانا چاہتے ہیں (۱×۹۷۰۲۰۴ء +۵۶۸ء۲۰۷۱) =۵۶۹ء۱۷۷۳، عیسوی سال ۵۶۹ عیسوی جیولین ہوا۔ کسر اعشاریہ کو ۳۶۵ سے ضرب دینے سے (۱۷۷۳ء×۳۶۵) = ۶۴ء۷۱ دن حاصل ہوئے۔ چونکہ کسر اعشاریہ یہاں نصف سے زائد ہے اس لئے اسے پورا دن شمار کرتے ہوئے دنوں کی تعداد ۶۵ ہوئی۔ یکم جنوری سے دنوں کو شمار کرنے سے ۶۵ واں دن ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین برآمد ہوا۔ بغداد کے معیاری وقت کے مطابق برطانوی رصدگاہ گرین

وچ کے جاری کردہ اوقاتِ قِران کے مطابق تاریخ قِران ۳/ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین بوقت ۲۲:۱۲ ہے۔ ۴ مارچ کو غروبِ شمس کے وقت تک چاند کی عمر ۲۰/ گھنٹے سے کم تھی لہٰذا چاند ۵/ مارچ کو سورج غروب ہونے کے وقت نظر آیا اور چاند کی پہلی تاریخ ۶/ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل ہوئی یعنی یہ سن میلادی قمری کے آغاز کی عیسوی جیولین تاریخ ہے۔ اور وقتِ قِران کی روشنی میں ہماری یہ تخریج درست ہے۔

۲۔ مثلاً ہمیں ۲۳/ رمضان ۴۱ میلادی قمری کی عیسوی جیولین تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ (۸×۲۹ء۵+۲۲) تقسیم ۳۵۴+۴۱=۴۱ء۷۲۸۸۱۳، (۴۱ء۷۲۸۸۱۳×ء۹۷۰۲۰۴+۵۶۸ء۲۰۷۱) =۶۰۸ء۶۹۲۵۶، ۶۰۸، (ء۶۹۲۵۶×۳۶۶)=۲۵۳ء۴=۲۵۳ دن، =۹ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین کیونکہ لیپ سال ۶۰۸ عیسوی کا ۲۵۳ واں دن ۹/ ستمبر برآمد ہوتا ہے۔ تاریخِ قِران ۱۶/ اگست ۶۰۸ عیسوی بوقت ۱۱:۰۳ ہے لہٰذا ۱۸/ اگست کو یکم رمضان ہوئی اور ۹/ ستمبر کو قمری تاریخ ۲۳ رمضان ہوئی۔ پس ہماری مذکورہ بالا تخریج درست ہے۔

اگر سال میلادی قمری کو ۵۶ سے تفریق کیا جائے تو یہ قبلِ ہجرت قمری سال میں بدل جائے گا یوں قبل ہجرت قمری سالوں کو عیسوی جیولین میں تبدیل کرنے سے بھی کام بن جائے گا اور اس کے قواعد ہم مقالہ ہٰذا کی پہلی قسط میں اور میطونی تحویلات آٹھویں قسط میں واضح کر چکے ہیں، چنانچہ یکم محرم ۱ میلادی قمری = یکم محرم ۵۵ قبل ہجرت ہوا۔ پہلی قسط میں بیان کردہ قواعد تحویل کے مطابق یکم محرم ۵۵ قبل ہجرت کو عیسوی جیولین میں یوں لایا جائے گا (-۵۵×ء۹۷۰۲۰۴+۶۲۲ء۵۳۹۷) =۵۶۹ء۱۷۸۴۸، (ء۱۷۸۴۸×۳۶۵)=۶۵ء۱۴=۶۵ دن =۶/ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین، اسی طرح ۲۳/ رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری =(۵۶-۴۱)=۲۳/ رمضان ۱۵ قبل ہجرت، اسے عیسوی جیولین میں یوں لایا جائے گا (۸×۲۹ء۵+۲۲) تقسیم ۳۵۴-۱۵=-۱۴ء۲۷۱۱۸۷، (-۱۴ء۲۷۱۱۸۷×ء۹۷۰۲۰۴+۶۲۲ء۵۳۹۷)=۶۰۸ء۹۳۷۴، (ء۶۹۳۷۴×۳۶۶)=۲۵۳ء۹=۲۵۴ دن =۱۰/ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین، یہاں ایک دن کا فرق پڑا ہے اصل تاریخ ۹/ ستمبر ہے۔ منفی سمت کی بجائے مثبت سمت میں وضع کردہ مذکورہ کلیہ نسبتاً آسان ہے۔

جیولین عیسوی تقویم کی میلادی قمری میں تحویل

۴/ نومبر ۵۶۹ عیسوی جیولین =۸/ رمضان المبارک ۵۵ قبل ہجرت قمری، ہم ان قواعد میں یکم جنوری کی تاریخ ''یکم'' کو نظر انداز کریں گے لہٰذا ۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی کی بجائے ہم ۳/ نومبر ۵۶۹ عیسوی

جیولین کو اعشاری تحویل میں لائیں گے (۳ نومبر تک ۳۰۷ دن تقسیم ۳۶۵ء۲۵ + ۵۶۹) = ۸۴۰۵۲. ۵۶۹ ہم نے قمری تقویم کو عیسوی میں بدلنے کے لئے رواں قمری سال کو ۹۷۰۲۰۴ء سے ضرب دی تھی پس ظاہر ہے کہ ہم عیسوی سال کو قمری سال میں بدلنے کے لئے اسے ۹۷۰۲۰۴ء پر تقسیم کریں گے (۸۴۰۵۲ء ۵۶۹ تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء) = ۵۸۷ء۳۴۰۹۳، اب ہم نے اس میں سے ایسی حسابی قدر تفریق کرنی ہے کہ حاصل تفریق سے ۸ رمضان المبارک ۱ میلادی قمری کی اعشاری تحویل برآمد ہو۔ ۸ رمضان المبارک ۱ میلادی قمری کی اعشاری تحویل = (۸×۲۹ء۵۳۰۵۸۸ + ۸) تقسیم ۳۵۴ء۳۶۷۰۶ + ۱ = ۱ء۶۸۹۲۴۲ پس مطلوبہ حسابی قدر = (۵۸۷ء۳۴۰۹۳ - ۱ء۶۸۹۲۴۲) = ۵۸۵ء۶۵۱۶۹، اسے ۵۸۵ء۶۵۱۷ سمجھ لیا جائے۔ پس اگر رواں عیسوی سال کو ۹۷۰۲۰۴ء پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت سے ۵۸۵ء۶۵۱۷ کو تفریق کیا جائے تو حاصلِ تفریق سے ظاہر ہونے والے صحیح اعداد مطلوبہ میلادی قمری سال کو ظاہر کریں گے۔ سالوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۱۲/ سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب کے صحیح اعداد گزشتہ قمری مہینوں کو ظاہر کریں گے۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹ء۵ سے ضرب دینے سے رواں قمری تاریخ برآمد ہوگی یعنی کلیّہ یوں برآمد ہوا (رواں عیسوی سال تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء - ۵۸۵ء۶۵۱۷) = میلادی قمری، اب ہم چند مثالوں سے اس کی مزید وضاحت کریں گے۔ اس کلیے کے عملی اطلاق میں ہم عام عیسوی سال ۳۶۵ دن کا اور لیپ کا عیسوی سال ۳۶۶ دن کا لیں گے اور قمری سال ۳۵۴ دن کا اور قمری مہینہ ۲۹ء۵ دن کا لیں گے۔

۱۔ مثلاً ہمیں ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین کی میلادی قمری تقویم میں تحویل مطلوب ہے۔ ہم ۶/ مارچ کی بجائے ۵ مارچ کی تاریخ لیں گے۔ (۶۴ تقسیم ۳۶۵ + ۵۶۹) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۱ء۰۰۳۶۲، (۰۰۳۶۲ء×۱۲) ۰۴۳۴۴ء ٹ یعنی ابھی کوئی قمری مہینہ نہیں گزرا بلکہ پہلا مہینہ محرم کا رواں ہے، (۰۴۳۴۴ء×۲۹ء۵) = ۱ء۲۸ = یکم محرم ۱/ میلادی قمری۔

۲۔ مثلاً ہمیں ۹/ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین کو میلادی قمری تقویم میں لانا مطلوب ہے، (۲۵۲ تقسیم ۳۶۶ + ۶۰۸) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۴۱ء۷۳۰۲۹، (۷۳۰۲۹ء×۱۲) = ۸ء۷۶۳۴۸، یعنی آٹھ ماہ گزر کر نواں مہینہ رمضان المبارک کا چل رہا تھا، (۷۶۳۴۸ء×۲۹ء۵) = ۲۲ء۵۲ = ۲۳/ رمضان المبارک ۴۱/ میلادی قمری۔

۳۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری ۵۹۴ عیسوی جیولین کو میلادی قمری تقویم میں لانا مطلوب ہے۔

(۵۹۴ تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۵۸۵ء۶۵۱۷) = ۲۶ء۵۹۰۶۷، (ء۵۹۰۶۷ × ۱۲) = ۷ء۰۸۸۰۴،

یعنی سات ماہ گزر چکے تھے اور آٹھواں قمری مہینہ شعبان کا رواں تھا، (ء۰۸۸۰۴ × ۲۹ء۵) = ۲ء۵۹ = ۳ شعبان ۲۶ میلادی قمری، تاریخ قران ۲۸ دسمبر ۵۹۳ عیسوی جیولین بوقت ۲۱:۱۷ ہے لہٰذا چاند کی پہلی تاریخ ۳۰ دسمبر کو ہوئی اور یکم جنوری کو قمری تاریخ ۳ ہوئی پس ہماری مذکورہ بالا تخریج درست ہے۔

قبل ازیں مذکور ہو چکا ہے کہ اگر میلادی قمری سال کو ۵۶ سے تفریق کیا جائے تو وہ قبل ہجرت قمری سال میں بدل جاتا ہے۔(۱) اسی طرح قبل ہجرت قمری سال کو ۵۶ سے تفریق کیا جائے تو وہ میلادی قمری میں بدل جاتا ہے۔ پس عیسوی جیولین تقویم کو میلادی قمری میں لانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ عیسوی جیولین کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لایا جائے اور پھر قبل ہجرت قمری تقویم کو ۵۶ سے تفریق کر کے اسے میلادی قمری میں تبدیل کیا جائے۔ جیولین عیسوی تقویم کو قبل ہجرت قمری تقویم میں بدلنے کے قواعد اعشاری نظام کے تحت ہم نے مقالہ ہٰذا کی پہلی قسط میں مع امثلہ تفصیل سے بیان کر دیئے تھے۔ اعشاری نظام کے ان قواعدِ تحویل کے تحت مذکورہ بالا تینوں مثالوں میں حسابی عمل یوں جاری ہوگا۔

(۱) ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین = (۶۴ تقسیم ۳۶۵ + ۵۶۹) تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۶۴۲ء۶۵۵۷ = -۵۶ء۰۰۰۳۸، (-ء۰۰۰۳۸ × ۱۲) = -ء۰۰۴۵۶، پس مثبت سمت میں قمری مہینہ (۱۲-۰) = ۱۲ = ذی الحجہ، (-ء۰۰۴۵۶ × ۲۹۶ء۵ × ۳۹ء۵ + ۳۰ء۵) = ۳۰ء۳۶ = ۳۰ ذی الحجہ ۵۶ قبل ہجرت، یہاں ایک دن کا فرق پڑا ہے، اصل تاریخ یکم محرم ۵۵ قبل ہجرت ہے۔ اب ۵۵ کو ۵۶ سے تفریق کرنے سے میلادی قمری تاریخ یکم محرم ۱ میلادی قمری برآمد ہوئی جو ۶ مارچ ۵۶۹ عیسوی جیولین کے مقابل ہے۔

(۲) ۹ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین = (۲۵۲ تقسیم ۳۶۶ + ۶۰۸) تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۶۴۲ء۶۵۵۷ = -۱۵ء۲۷۳۷۱، (-ء۲۷۳۷۱ × ۱۲) = -۳ء۲۸۴۵۲، پس مثبت سمت میں قمری مہینہ (۱۲-۳) = ۹ = رمضان المبارک، (-ء۲۸۴۵۲ × ۲۹ء۵ + ۳۰ء۵) = ۲۲ء۱ = ۲۲ رمضان ۱۵ قبل ہجرت قمری، یہاں بھی ایک دن کا فرق پڑا ہے اصل تاریخ ۲۳ رمضان ۱۵ قبل ہجرت قمری ہے۔ اب ۱۵ کو ۵۶ سے تفریق کیا تو میلادی قمری تاریخ ۲۳ رمضان ۴۱ میلادی قمری برآمد ہوئی۔

(۳) یکم جنوری ۵۹۴ عیسوی جیولین = (۵۹۴ تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۶۴۲ء۶۵۵۷) = -۳۰ء۴۱۳۳۳، (-ء۴۱۳۳۳ × ۱۲) = -۴ء۹۵۹۹۶، پس مثبت سمت میں قمری مہینہ (۱۲-۴) = ۸ = شعبان، (-ء۹۵۹۹۶ × ۲۹ء۵ + ۳۰ء۵) = ۲ء۱۸ = ۲ رشعبان ۳۰ قبل ہجرت قمری، یہاں بھی ایک دن کا

فرق پڑا ہے۔ اصل تاریخ ۳ر شعبان ۳۰ قبل ہجرت قمری ہے۔ اب ۳۰ کو ۵۶ سے تفریق کیا تو میلادی قمری تقویم میں تاریخ ۳ شعبان ۲۶ میلادی قمری برآمد ہوئی۔

چونکہ عیسوی جیولین تقویم کو قبل ہجرت قمری تقویم میں لاکر اسے میلادی قمری میں بدلنا قدرے پیچیدہ ہے لہٰذا عیسوی جیولین کو میلادی قمری میں لانے کے لئے مذکورہ بالا کلیہ وضع کیا گیا ہے اور مکی دور کے واقعات کے توقیتی مطالعے میں اسی نئے کلیے سے کام لیا گیا ہے۔

میلادی قمری کو عیسوی جیولین میں اور عیسوی جیولین کو میلادی قمری میں تبدیل کرنے کے لئے اعشاری نظام کے تحت قواعدِ تحویل وضع کئے جا چکے۔ اس مقصد کے لے ۱۹ر سالہ میطونی دور کے اعتبار سے بھی جداول تیار کی جاسکتی ہیں لیکن انہیں یہاں اس لئے نظر انداز کیا جارہا ہے کہ قمری تقویم میں شرعی استناد صرف ہجری تقویم ہی کو حاصل ہے لہٰذا اصولاً مثبت سمت میں ہجری تقویم کی طرح قبل ہجرت زمانے کے لئے قبل ہجرت قمری تقویم ہی مستعمل ہونی چاہئے لیکن منفی سمت میں چونکہ تقویمی حساب عوام الناس کے لئے قدرے مشکل اور پیچیدہ ہوتا ہے اس لئے سیرت نگاروں نے رسولِ اکرم ﷺ کی قبل ہجرت حیاتِ طیبہ کے زمانے کو بغرض سہولت دو ادوار میں تقسیم کر کے سن میلادی قمری اور سن نبوی قمری کا اجرا کیا۔ ولادتِ باسعادت سے بعثت تک مدت کا شمار میلادی قمری یا سن ولادت کے نام اور عنوان سے کیا جاتا ہے اور بعثت کے بعد ہجرتِ مدینہ تک کے دور کو نبوی قمری یا سن نبوت کے عنوان کے تحت لایا جاتا ہے۔ سن نبوت کو زیرِ بحث لانے سے پہلے سب سے پہلی وحی کے نزول اور پھر فترتِ وحی اور دوبارہ نزولِ وحی کے زمانے کا تعین کرنا ہوگا۔

پہلی وحی کے نزول کی تاریخ

مشہور ترین قول کے مطابق رسولِ اکرم ﷺ پر غارِ حرا میں سب سے پہلی وحی کا نزول ہوا تو اُس وقت آپ کی عمرِ مبارک چالیس برس تھی۔ اس قول کے خلاف ایسے کوئی بھی قوی قرائن اور دلائل موجود نہیں کہ اسے معتبر قرار نہ دیا جاسکے بلکہ دیگر قرائن سے بھی اس قول کی تصدیق وتائید ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں سورۂ بقرۃ کی متعلقہ آیت سے ثابت ہے کہ قرآن کریم کا نزول رمضان المبارک کے مہینے میں ہوا تھا اور تیسویں پارے کی سورۃ القدر سے ثابت ہے کہ قرآن کریم لیلۃ القدر میں اُتارا گیا (۴۴) یہاں بظاہر یہ احتمال بھی موجود ہے کہ اس سے قرآن کریم کا آسمانِ دنیا پر نزول مراد ہو اور مفسرین نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اسی مفہوم کی روایت کی ہے کہ قرآن کریم رمضان کی لیلۃ القدر میں آسمانِ دنیا پر بیت العزت

میں یک بارگی اُتارا گیا وہاں سے تھوڑا تھوڑا رسولِ اکرم ﷺ پر نازل ہوتا رہا (۴۵) لیکن اس سے اس کی نفی نہیں ہوتی کہ غارِ حرا میں پہلی وحی کا نزول بھی رمضان میں ہوا ہو بلکہ اس کی تائید بعض مرفوع روایات سے بھی ہوتی ہے جو آئندہ سطور میں اپنے مقام پر مذکور ہوں گی۔ اگر کسی صحابیؓ کا قول ایسا ہو جو مدرک بالقیاس ہو یعنی جس کے متعلق یہ احتمال موجود ہو کہ صحابی نے اپنے طور پر اس کا استنباط کیا ہے تو اگر ایسا قول کسی مرفوع حدیث کے خلاف ہو اور تطبیق کی صورت نظر نہ آئے تو مرفوع حدیث کو ترجیح حاصل ہوگی اور صحابی کے قول کو ان کی ذاتی رائے پر محمول کیا جائے گا کیونکہ حضرات صحابۂ کرامؓ فرداً فرداً معصوم عن الخطاء نہیں ہیں۔ نزولِ قرآن سے متعلق قرآنی آیات کا متبادر الی الفہم (آسانی سے اور فوراً سمجھ میں آنے والا) مفہوم یہی ہے کہ ان سے دنیا میں پہلی وحی کا نزول بھی مراد ہے اور عام لسانی محاورات میں جز پر کل کا اطلاق کر دیا جاتا ہے اور جو مفہوم متبادر الی الفہم ہو اور اس کے خلاف قوی دلائل اور قرائن موجود نہ ہوں تو اُسے صحیح تسلیم کیا جائے گا گو اس کا صحیح ہونا یقینِ قطعی کے درجے تک نہ بھی پہنچے بلکہ اس کی صحت گمانِ غالب کی بنا پر ظنی ہو۔ مضبوط تاریخی شواہد اور ناقابل تردید حسابی عقلی دلائل کی بنا پر رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے مہینے اور دن کے تعین کو اگر انتہائی احتیاط کی بنا پر تعینِ قطعی کا درجہ نہ بھی دیا جائے اور دلائل کو ظنی قرار دینے پر اصرار کیا جائے تو بھی اس سے مجالِ انکار نہیں کہ ان دلائل کی صحت ایسے اعلیٰ درجے کی ہے جو تعینِ قطعی کے قریب پہنچ جاتی ہے۔ آج کل کے محاورے کے مطابق ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دلائل ۹ء۹۹ فی صد صحیح ہیں۔ تاہم نزولِ وحی کی توقیت پر لائے جانے والے زیرِ نظر دلائل کوئی ۹۰ فی صد صحیح دکھائی دیتے ہیں۔

ہمیں یہ تو معلوم ہی ہے کہ قریش مکہ کی تقویم قمری نہیں بلکہ قمریہ شمسی تھی اور ہم یہ بھی واضح کر چکے ہیں کہ جس ربیع الاول میں رسول اللہ ﷺ کی ولادت ہوئی وہ قمریہ شمسی تقویم کا ربیع الاول تھا لیکن سیرت نگاروں نے اسے خالص قمری تقویم کا ربیع الاول سمجھا اور چالیس سال پورے ہونے پر اکتالیسویں سال کے ربیع الاول کو بعض حضرات نے پہلی وحی کے نزول کا مہینہ سمجھ لیا حالانکہ قرآنِ کریم سے اور بعض دیگر متعلقہ روایات سے اس کی نفی ہوتی ہے۔ جب ولادتِ باسعادت کا ربیع الاول قمری تقویم کا تھا ہی نہیں تو اسے قمری تقویم کا شمار کرتے ہوئے بعد کے اہم واقعات کے لئے سالوں اور مہینوں کی جو تعیین کی گئی ہے وہ یقیناً محلِ نظر ہے لہٰذا نزولِ وحی کے لئے ربیع الاول کا قول مرجوح اور غیر معتبر ہے۔ قمریہ شمسی تقویم نسی پر مبنی تھی اور رسمِ نسی کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں کفر (کے کاموں) میں اضافہ قرار دیا ہے (۴۶) اسی لئے حجۃ الوداع کے موقع پر رسمِ نسی پر مبنی قمریہ شمسی تقویم کو ہمیشہ کے لئے منسوخ کر کے

خالص قمری تقویم کو ہی بحال رکھا گیا لہٰذا قرآنِ کریم میں جس رمضان میں نزولِ قرآن کی خبر دی گئی ہے وہ ہرگز قمریہ شمسی تقویم کا نہیں ہوسکتا بلکہ خالص قمری تقویم کا ہی ہونا چاہئے۔ جب نزولِ وحی کا مہینہ خالص قمری تقویم کا ہے تو نزولِ وحی کا سال بھی خالص قمری تقویم کا ہی ہونا چاہئے۔ قمریہ شمسی سال نہایت ہی معمولی فرق کے ساتھ شمسی سال کے برابر ہوتا ہے۔ قمریہ شمسی تقویم میں ۱۹/سالہ دور ۲۲۸ قمری مہینوں کے بجائے نسی کے سات مہینے شامل کر کے ۲۳۵ قمری مہینوں کا ہوتا ہے۔ ۲۳۵ قمری مہینوں کی دنوں میں مدت (۲۹٫۵۳۰۵۸۸ x ۲۳۵) = ۶۹۳۹٫۶۸۸۱ دن بنتی ہے انہیں ۱۹/ پر تقسیم کرنے سے قمریہ شمسی سال کی مدت ۳۶۵٫۲۴۶۷۴ دن برآمد ہوتی ہے جو جیولین عیسوی سال کی اوسط مدت ۳۶۵٫۲۵ دنوں سے بقدر ۰٫۰۰۰۳۲۶ دن یعنی (۰٫۰۰۰۳۲۶ x ۲۴ x ۶۰) = ۴٫۶۹ یا تقریباً پانچ منٹ کم ہے۔ خالص قمری سال کی دنوں میں اوسط مدت ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ دن ہوتی ہے (۴۷) لہٰذا کوئی ساڑھے بتیس شمسی و قمریہ شمسی سالوں میں قمری سالوں کی مدت میں ایک سال کا اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے ۳۹ قمریہ شمسی سالوں کے مقابل قمری سال ۳۹ نہیں بلکہ ۴۰ ہوں گے۔ قرآنِ کریم میں سورۂ احقاف میں چالیس سال تک کی عمر تک پہنچنے والے نیک لوگوں کے متعلق ارشاد ہے حتیٰ اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک الّتی انعمت علیّ و علیٰ والدیّ وان اعمل صالحا ترضاہ واصلح لی فی ذریّتی انی تبتُ الیک وانیّ من المسلمین ۝ (۱/۴۸) ''یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کو پہنچتا اور چالیس سال کا ہوجاتا ہے تو کہتا ہے اے میرے ربّ تو مجھے اس کی توفیق عطا فرما کہ تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر جو احسانات کئے ہیں میں اُن کا شکر ادا کروں اور ایسے کام کروں جن سے تو راضی ہو اور میری اولاد میں بہتری پیدا فرما، بے شک میں نے تیری طرف رجوع کیا اور بے شک میں (تیرے) فرماں برداروں میں سے ہوں''۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ وحی تک رسولِ اکرم ﷺ کی عمرِ مبارک چالیس ہوچکی تھی۔ رسولِ اکرم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کا عیسوی سال ۵۶۹ عیسوی جیولین ہے ۳۹ شمسی سالوں میں قمری سال ۴۰ ہوئے لہٰذا نزولِ وحی کا عیسوی سال (۵۶۹ + ۳۹) = ۶۰۸ عیسوی جیولین اور قمری سال ۴۱ میلادی قمری ہوا۔

ہم میلادی قمری تقویم کے متعلق قواعدِ تحویل بیان کرچکے ہیں۔ یکم رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری کے مقابل عیسوی جیولین تقویم کی تاریخ یوں برآمد ہوگی، (۲۹٫۵ x ۸ تقسیم ۳۵۴ + ۴۱) x۰٫۹۷۰۲۰۴ + ۵۶۸٫۲۰۷۱ = ۶۰۸٫۶۳۲۲۶، (۰٫۶۳۲۲۶ x ۳۶۶) = ۲۳۱٫۴ = ۲۳۱ دن = ۱۸/

اگست ۶۰۸ عیسوی جیولین، ۱۸/اگست ۶۰۸ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۷ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بحذف کسر + ۲۳۱) = ۹۸۹، (۹۸۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار، یعنی یکم رمضان المبارک کے مقابل عیسوی تاریخ ۱۸/اگست ۶۰۸ عیسوی اور دن اتوار برآمد ہوا۔ اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں کہ رسولِ اکرم ﷺ پر سب سے پہلی وحی کے نزول کا دن سوموار تھا۔ (۲/۴۸) مذکورہ حساب سے سوموار کا دن رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری میں ۲، ۹، ۱۶، ۲۳، اور ۳۰/تواریخ کو بنتا ہے جبکہ قمری تواریخ کا حساب رویئتِ ہلال کی بنا پر کیا جائے۔ اگر رویئتِ ہلال کی بجائے طلوعِ ہلال (ولادتِ قمر) کی تاریخ اور وقت یعنی قِران شمس وقمر کی تاریخ اور وقت کو ملحوظ رکھا جائے تو یکم رمضان ۱۸/اگست کی بجائے ۱۷/اگست کے مقابل ہوگی اور دن اتوار کی بجائے سنیچر ہوگا یوں سوموار کا دن ۳، ۱۰، ۱۷، ۲۴ تواریخ کو برآمد ہوگا کیونکہ تاریخِ قِران ۱۶/اگست ۶۰۸ عیسوی جیولین بوقت ۱۱:۰۳ ہے۔ بعض روایات میں لیلۃ القدر میں نزولِ قرآن کی تاریخ ۱۷، اور ۲۴ رمضان المبارک آئی ہے۔ ۱۷/رمضان کی رات کو لیلۃ القدر قرار دینے کی ایک دلیل یہ بھی دی جاتی ہے کہ غزوۂ بدر کے دن کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ انفال میں یوم الفرقان قرار دیا ہے (۴۹) اور فرقان سے بقول اُن کے یہاں قرآنِ کریم مراد ہے۔ غزوۂ بدر کی رات ۱۷/رمضان ۲/ہجری کی رات تھی لہٰذا بقول ان حضرات کے یہی لیلۃ القدر ہے، لیکن ہمارے نزدیک یہ استدلال کمزور ہے کیونکہ فرقان سے قرآنِ کریم کے علاوہ بھی کوئی حسی یا علمی معجزہ یا اسبابِ عامہ کے تحت حق و باطل میں فرق کر دینے والا کوئی بھی واقعہ مراد ہوسکتا ہے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ سے متعدد معجزات کا ظہور بھی ہوا تھا۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملائکہ کا نزول بھی ہوا تھا نیز ناموافق حالات میں بھی مسلمانوں کو زبردست کامیابی اور کفار ومشرکین کو زبردست ہزیمت بھی ہوئی تھی لہٰذا ضروری نہیں کہ یہاں فرقان سے لازماً صرف قرآنِ کریم ہی مراد ہو۔ اس استدلال کے کمزور ہونے کی دوسری نہایت قوی وجہ یہ بھی ہے کہ ہم مدنی دور کے مباحث میں ناقابل تردید دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ غزوۂ بدر کا رمضان ہرگز قمری رمضان نہیں تھا بلکہ یہ قمریہ شمسی رمضان تھا جبکہ لیلۃ القدر کا رمضان قمری ہی ہوسکتا ہے۔ البتہ ۱۷ رمضان اور ۲۴ رمضان والی روایات میں تطبیق کی مناسب صورت یوں نظر آتی ہے کہ بعض روایات کے مطابق رسول اکرم ﷺ پر پہلی وحی کا نزول عالم بیداری میں نہیں بلکہ عالمِ خواب میں ہوا تھا (۵۰) ۱۷/رمضان کی وحی کو وحی منامی اور پھر ۲۴ رمضان کی وحی کو وحی یقظانی (بیداری کی وحی) پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ وحی یقظانی کے ۲۴ رمضان سے متعلق ہونے پر دلیل یہ بھی ہے کہ احادیثِ صحیحہ کی رُو سے لیلۃ القدر کو

رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرنا چاہئے اور ان میں بھی طاق راتوں میں اس کا احتمال زیادہ ہے۔قبل ازیں مذکور ہو چکا ہے کہ ۹ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین کو بلحاظ طلوعِ ہلال (ولادتِ قمر) تاریخ ۲۴ رمضان اور بلحاظِ رویتِ ہلال ۲۳ رمضان تھی۔رمضان میں نزولِ قرآن کے اعتبار سے ۱۷ر رمضان اور ۲۴ رمضان والی روایات ہی موجود ہیں۔۱۷ر رمضان والی روایت واقدی نے اپنی سند کے ساتھ امام باقرؒ سے روایت کی ہے جبکہ ۲۴ رمضان والی روایت مرفوع ہے یعنی رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے رمضان کی پہلی رات کو نازل کئے گئے۔تورات چھ رمضان کو نازل ہوئی اور انجیل تیرہ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن ۲۴ رمضان کو نازل کیا گیا۔اسی طرح کی ایک مرفوع روایت ابن مردویہ نے بھی اپنی تفسیر میں حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت کی ہے(۱/ ۵۱) اگر یہاں یہ تاویل کی جائے کہ ۲۴ رمضان کو قرآن کا نزول صرف آسمان دنیا پر ہوا تھا اور وہاں سے نجماً نجماً (تھوڑا تھوڑا کر کے) رسولِ اکرم ﷺ پر نازل ہوتا رہا، تو یہ تاویل اس لئے مرجوح ہے کہ دیگر آسمانی کتب وصحائف کا نزول متعلقہ پیغمبروں پر یک بارگی ہوا تو جب یہ کہا جائے کہ تورات ۶ر رمضان کو نازل ہوئی تھی تو اس سے ذہن تورات کے دنیا میں نزول کی جانب ہی منتقل ہوتا ہے۔اگر سابقہ آسمانی کتب دنیا میں رمضان میں نازل ہوئیں تو قرآنِ کریم کہیں زیادہ اس کا مستحق ہے کہ اس کے نزول کی ابتدا بھی رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ہی ہو۔چونکہ رمضان کی ۲۴ تاریخ کو نزولِ قرآن کی یہ روایت مرفوع ہے لہٰذا ربیع الاول کے تمام اقوال مرجوح ہیں اور ان کا ناقابلِ اعتماد ہونا آئندہ مباحث سے بھی واضح ہو جائے گا۔

الغرض مذکورہ بالا بحث سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ پر قرآنِ کریم کے نزول کی ابتدا بلحاظِ طلوعِ ہلال ۲۴ر رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری اور بلحاظِ رویتِ ہلال ۲۳ رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری بروز سوموار ہوئی۔عیسوی جیولین تقویم میں تاریخ ۹ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین بنتی ہے۔اس پر جو اشکالات وارد ہوتے ہیں انہیں فرداً فرداً زیرِ بحث لایا جاتا ہے۔

۱۔لیلۃ القدر پر بحث

پہلا اشکال لیلۃ القدر کے حوالے سے وارد ہوتا ہے کہ اگر ۲۴ رمضان کی رات نزولِ قرآن کے لئے متعین ہے تو احادیث میں لیلۃ القدر کے متعلق اختلاف نہیں ہونا چاہئے تھا کیونکہ یہ بات تو بالاتفاق مسلّم ہے کہ قرآنِ کریم کا نزول رمضان کے مہینے میں لیلۃ القدر میں ہوا تھا لہٰذا لیلۃ القدر ہر سال

۲۴ رمضان کو ہونی چاہئے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ جس سال قرآن کا نزول شروع ہوا اُس سال لیلۃ القدر اتفاقاً ۲۴ رمضان کو واقع ہوئی، ہر سال میں ایسا ہونا ضروری نہیں۔ اسی لئے احادیث میں لیلۃ القدر کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں کہ'' کہا گیا ہے کہ یہ رمضان کی پہلی رات ہے اور یہ قول بھی ہے کہ یہ ۱۷ ررمضان کو ہوتی ہے اور یہ امام شافعیؒ کا قول ہے اور حسن بصریؒ سے اس کی یہ توجیہ منقول ہے کہ یہ لیلۃ البدر ہے۔ غزوۂ بدر ۱۷ رمضان کو ہوا تھا اور اس دن کو اللہ تعالیٰ نے یوم الفرقان فرمایا ہے۔ ایک قول ۱۹ ررمضان کا ہے جو حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود کی جانب منسوب ہے اور حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ایک حدیث کی بنا پر ۲۱ رمضان کا بھی قول ہے...... امام شافعیؒ صحیحین میں موجود ابوسعید خدریؓ کی اس روایت کو سب سے زیادہ صحیح قرار دیتے ہیں اور ۲۳ رمضان کا بھی قول ہے۔ امام بخاریؒ نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ'' اسے رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو جب ۹ راتیں باقی رہ گئی ہوں، سات راتیں باقی رہ گئی ہوں، پانچ راتیں باقی رہ گئی ہوں'' اکثر علماء نے اس سے طاق راتیں مراد لی ہیں اور کچھ حضرات نے اس سے جفت راتیں مراد لی ہیں۔ ۲۷ رمضان کا بھی قول ہے جیسا کہ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں حضرت ابی بن کعب سے رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ ۲۷ رمضان کی رات ہے۔ امام احمدؒ نے زِرّ بن حُبیش سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے عرض کیا تھا، اے ابوالمنذر! تیرے بھائی عبداللہؓ بن مسعود کا یہ کہنا ہے کہ جو شخص سال بھر قیام کرے گا وہ لیلۃ القدر کو پالے گا، اس پر حضرت ابیؓ بن کعب نے کہا، اللہ اُن پر رحم فرمائے انہیں معلوم ہے کہ لیلۃ القدر رمضان ہی میں ہوتی ہے اور وہ ستائیسویں رات ہے پھر اُنہوں نے اس پر قسم کھائی۔ میں نے عرض کیا کہ آپ اسے کیسے پہچانتے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا کہ اس علامت اور نشانی کی بنا پر جس کی ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خبر دی، اُس دن سورج یوں طلوع ہوتا ہے کہ اُس کی شعاع نہیں ہوتی۔ چنانچہ سلف میں سے بعض حضرات کا یہی قول ہے اور امام احمد بن حنبلؒ کی بھی یہی رائے ہے اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہؒ کا قول بھی یہی ہے۔ ایک قول ۲۹ رمضان کا بھی ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ نے حضرت عبادہؓ بن صامت سے حدیث نقل کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو کیونکہ یہ ۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ کی طاق راتوں میں یا آخری رات میں ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی ہے یہ ۲۷ یا ۲۹ رمضان کی رات ہے۔ (۲/۵۱)

نیز علامہ ابنِ کثیرؒ نے ۲۴ رمضان کو نزولِ قرآن کی رات ہونے کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ کی حضرت واثلہ بن الاسقع سے اور ابن مردویہ کی حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے مروی مرفوع احادیث کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اسی لئے صحابۂ کرامؓ اور تابعین کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ لیلۃ القدر ۲۴ رمضان کی رات ہے۔(۵۲)

بنگلہ دیش کے ایک نامور عالم دین مولانا محمد ابوالحسن اپنی کتاب ''تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ'' میں لیلۃ القدر کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ شب قدر کی تعیین کے متعلق علماً میں بقول حافظ ابن حجرؒ شدید اختلاف ہے جس کی بنا پر چالیس سے زیادہ اقوال حاصل ہوتے ہیں لیکن یہاں بعض مشہور اقوال کا ہی ذکر کیا جائے گا چنانچہ ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ و عکرمہؒ وغیرہ سے مروی ہے کہ لیلۃ القدر تمام سال کے اندر کوئی ایک رات ہوتی ہے حنفیہ کا مشہور قول بھی یہی ہے جیسا کہ حنفی علماً قاضی خاں اور ابوبکر رازی وغیرہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابنِ عمرؓ کے نزدیک لیلۃ القدر رمضان کے ساتھ خاص ہے لیکن اس کا اس کی تمام راتوں میں پایا جانا ممکن ہے۔ حضرت زیدؓ بن ارقم کے نزدیک لیلۃ القدر ۱۷ رمضان کو ہوتی ہے، ۲۳ رمضان کا بھی قول ہے اور اس کے متعلق متعدد روایات بھی ہیں۔ ۲۴ رمضان کا بھی قول ہے جو ابن مسعودؓ، شعبی، حسن اور قتادہ سے مروی ہے۔ ۲۷ رمضان کا بھی قول ہے جس پر حضرت ابیؓ بن کعب نے قسم کھائی ہے۔ یہی قول امام احمدؒ کا اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہؒ کا بھی ہے اور مشہور قول کے مطابق لیلۃ القدر رمضان کی آخری اور خصوصاً طاق راتوں میں ہے جیسا کہ امام بخاریؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ اسے رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں تلاش کرو(۵۳)

علامہ ابنِ کثیرؒ نے بھی لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور کوفے میں ان کے شاگرد حضرات کے نزدیک لیلۃ القدر سال بھر میں کسی بھی رات میں ہوسکتی ہے۔(۵۴)

مذکورہ بالا روایات میں غور کرنے سے یہ بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ لیلۃ القدر کوئی معیّن رات نہیں بلکہ یہ تغیر پذیر ہوتی ہے۔ نزولِ قرآن کے سال میں بمطابق مرفوع روایات نزول کی رات ۲۴ رمضان المبارک کی رات تھی لہٰذا اس سال لیلۃ القدر کی یہی تاریخ تھی۔ اگر ہر سال کے لئے لیلۃ القدر کی یہی تاریخ ہوا کرتی تو اس میں اختلاف کی سرے سے گنجائش ہی نہ رہتی پس جو حضرات اس رات کے متعین ہونے کے قائل ہیں اُن کی رائے مرجوح ہے۔ حضرت امام شافعیؒ کی لیلۃ القدر کے متعین ہونے پر دلیل یہ ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت عبادہؓ بن صامت کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کے متعلق

مطلع کرنے کے لئے نکلے تو مسلمانوں میں سے دو مسلمانوں کا اس رات کے بارے میں جھگڑا چل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں لیلۃ القدر کی خبر دینے کے لئے (گھر سے) نکلا تھا مگر فلاں اور فلاں اس کے متعلق جھگڑ رہے تھے تو اس کی اطلاع اُٹھالی گئی اور بہت ممکن ہے کہ اسی میں تمہاری بھلائی ہو سو تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو (۵۵) بقول امام شافعیؒ اگر یہ رات ہمیشہ کے لئے متعین نہ ہوتی تو رسولِ اکرم ﷺ کے بتانے پر بھی ہر سال کی لیلۃ القدر کا لوگوں کو علم نہ ہو پاتا۔ امام شافعیؒ کا یہ استدلال اس احتمال پر ضعیف ہے کہ شاید رسول اللہ ﷺ اسی سال کی لیلۃ القدر کے متعلق بتانا چاہتے ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ امام شافعیؒ کو ان مرفوع روایات کا علم نہ ہو جن میں نزولِ قرآن کی رات ۲۴ رمضان بتائی گئی ہے اور نزولِ قرآن لیلۃ القدر ہی میں تو ہوا ہے پس اگر یہ رات ہمیشہ ۲۴ رمضان ہوتی اور متعین ہوتی تو دیگر راتوں میں لیلۃ القدر ہونے کے متعلق احادیث موجود نہ ہوتیں اور نہ ہی اس کے متعلق مختلف اقوال ہوتے۔ لیلۃ القدر کے متعین ہونے کا قول اس لئے بھی مرجوح اور غیر معتبر ہے کہ اس رات کے متعلق حضرت ابنِ عباسؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: **لیلۃ سمحۃ طلقۃ لاحارّۃ ولا باردۃ وتصبح شمس صبیحتھا ضعیفۃ حمراء۔** (۵۶/۱) ''یہ رات کھلی خوشگوار اور صاف ہوتی ہے۔ نہ (زیادہ) گرم ہوتی ہے اور نہ ہی (بہت) سرد ہوتی ہے اور اس رات کی صبح کو (طلوع ہونے والے) سورج (کی حرارت) کمزور ہوتی ہے اور (سورج کی رنگت) سرخ ہوتی ہے''۔

اگر لیلۃ القدر متعین ہوتی تو کرۂ ارض کے بڑے حصے پر سال بھر میں ایک رات ضرور ایسی ہوا کرتی جیسا کہ اُوپر حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی یہی ہے کہ اس رات کی صبح کو طلوع ہونے والے سورج کی شعاع نہیں ہوتی یعنی یہ رات اور اس کی صبح معتدل موسم کی ہوتی ہے۔ دنیا کے بڑے حصے میں ایک ہی وقت یا ایک ہی دن میں اس طرح کی رات کا ہونا خلافِ مشاہدہ اور خلافِ عادت ہے۔ پھر رمضان کا مہینہ کوئی ساڑھے بتیس شمسی سالوں میں تمام موسموں گرما، سرما، بہار اور خزاں میں سے گزر جاتا ہے اس سے تو ان حضرات کے قول کی تائید ہوتی ہے جن کے نزدیک سال بھر میں کوئی بھی رات لیلۃ القدر ہوسکتی ہے صرف رمضان میں ہی اس کا ہونا ضروری نہیں۔ اس پر مزید بحث آئندہ سطور میں اپنے مقام پر آرہی ہے۔ موسمِ سرما والے رمضان میں بسا اوقات شدید سردی میں ہی پورا رمضان گزر جاتا ہے اور کوئی بھی رات مذکورہ بالا صفات کی حامل نہیں ہوتی لہٰذا رمضان میں ہی لیلۃ القدر کے ہونے کا دعویٰ چنداں قوی نہیں۔

لیلۃ القدر ہی کے حوالے سے متعلقہ احادیث پر اور نزولِ قرآن کی تاریخ ۲۴ رمضان ہونے پر دوسرا بظاہر نہایت قوی اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ ایک طرف تو احادیثِ صحیحہ سے صاف واضح ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری دس راتوں خصوصاً طاق راتوں میں تلاش کرنے کی ترغیب دی ہے اور دوسری طرف مدنی دور کے توقیتی مباحث سے یقینی وقطعی دلائل سے خوب ثابت ہو چکا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ اور صحابۂ کرامؓ نے مدنی دور میں جس رمضان میں روزے رکھے وہ ہرگز قمری تقویم کا رمضان نہیں تھا بلکہ قمریہ شمسی تقویم کا رمضان تھا، غزوۂ بدر اور غزوۂ فتح مکہ دونوں غزوات بالترتیب رمضان ۲ ہجری (قمریہ شمسی) اور رمضان ۸ ہجری (قمریہ شمسی) میں ہوئے۔ ان غزوات میں رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ نے پہلے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن شدید گرمی اور جنگی حالت کے پیشِ نظر یہ روزہ افطار فرمایا تھا۔ سال ۹ ہجری کے روزے بھی رمضان قمریہ شمسی میں ہی رکھے گئے (کیونکہ رسولِ اکرم ﷺ کی تبوک سے واپسی کے بعد ثقیف کے وفد نے وسطِ رمضان میں اسلام قبول کیا تو انہوں نے بقیہ رمضان کے روزے پورے کئے۔ (۵۶/۲) سال ۹ ہجری کے توقیتی مباحث میں یہ ثابت کیا جاچکا ہے کہ یہ رمضان یقیناً قمریہ شمسی رمضان تھا۔ یہ روایت گو بلحاظِ سند ضعیف ہے لیکن دیگر قرائن سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ سال ۱۰ ہجری (قمریہ شمسی) کا رمضان خالص قمری تقویم کے ربیع الاول ۱۱ ہجری کے مقابل تھا۔ یہ رسولِ اکرم ﷺ کی رحلت کا مہینہ ہے اور قمریہ شمسی تقویم حجۃ الوداع کے موقع پر منسوخ کی جاچکی تھی۔ تاہم یہ تو یقینی امر ہے کہ سال ۸ ہجری (قمریہ شمسی) تک روزے رمضان قمریہ شمسی میں ہی رکھے گئے تھے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ لیلۃ القدر کا متعین نہ ہونا اور ہر سال اس کا تغیر پذیر یعنی سال بھر میں دائر و سائر ہونا تو معلوم ہو چکا۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو لیلۃ القدر ہمیشہ رمضان میں ہی ہوتی ہے گو رمضان کی مختلف راتوں میں آتی رہے یا لیلۃ القدر سال بھر میں کسی بھی قمری مہینے کی کسی بھی رات کو ہوسکتی ہے صرف رمضان ہی کی تخصیص نہیں گو اکثر و بیشتر رمضان ہی میں ہو۔ صحابۂ کرامؓ میں سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہی مذہب ہے آپ کوفے میں منتقل ہو گئے تھے۔ آپ کے شاگرد اصحابِ کوفہ بھی اسی کے قائل ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے متعلق بھی یہی قول مشہور ہے (۵۷) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا شمار انتہائی جلیل القدر، عالم و فاضل صحابہؓ میں ہوتا ہے ان کی مذکورہ رائے کو تسلیم کیا جائے تو اشکال کالعدم ہو جاتا ہے۔ اگر اصرار کیا جائے کہ لیلۃ القدر رمضان ہی میں ہوتی ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دورِ نبویؐ میں رمضان قمریہ شمسی میں روزے رکھنا بالکل ایسے ہی خالص قمری رمضان میں روزہ رکھنے کے مترادف ہے

جیسے قبلۂ اول بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنا رسولِ اکرم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب کے لئے خانۂ کعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے کے مماثل بلکہ اس سے بھی افضل قرار پایا کہ قبلۂ اول کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ اللہ ایسا نہیں کرے گا کہ تمہارا ایمان ضائع کر دے بے شک اللہ لوگوں پر مشفق اور مہربان ہے (۵۸) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قبلۂ اوّل بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھنے والے صحابۂ کرامؓ کو ارتداد سے محفوظ رکھنے اور ان کے ایمان کو باقی رکھنے کی ضمانت عطا فرما دی۔ یہاں اگر ایمان سے نماز مراد لی جائے تو بھی مذکورہ بشارت اس لئے خلل پذیر نہیں ہوتی کہ منافق اور کافر کی تمام ظاہری نیکیاں بالاتفاق ضائع ہو جاتی ہیں اور مرتد کی تمام نیکیاں بھی برباد ہو جاتی ہیں۔ کسی بھی نیکی کے اجر کے بقا کی ضمانت میں ایمان کے باقی رکھنے کی ضمانت بھی داخل ہے۔ الغرض جب بیت المقدس کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے قبلہ ٹھہرا کر نماز پڑھنے کی اس قدر فضیلت ثابت ہوئی تو بعض ناگزیر مصالح کی بنا پر قمریہ شمسی رمضان میں روزے رکھنے کی فضیلت میں بھلا کون سا خلل واقع ہو سکتا ہے؟ یہ فضیلت اس بنا پر بھی ہے کہ قمریہ شمسی رمضان ہمیشہ موسمِ گرما میں آیا کرتا تھا جیسا کہ رمضان کے مادے ''رمض'' سے بھی واضح ہے۔ دورِ نبوی کا قمریہ شمسی رمضان موسم گرما ہی میں رہا۔ رسولِ اکرم ﷺ اور صحابۂ کرامؓ نے شدید گرمی میں روزے رکھنے کا اجر حاصل کیا۔ قبل ازیں حضرت ابن عباسؓ سے مروی حدیث سے معلوم ہو چکا ہے کہ لیلۃ القدر کی رات معتدل ہوتی ہے۔ موسم کا یوں مائل بہ اعتدال ہو جانا کہ رات نہ زیادہ گرم ہو اور نہ ہی زیادہ سرد ہو، موسمِ سرما کی نسبت موسم گرما میں ہی زیادہ ہوا کرتا ہے اس لئے موسمِ گرما کے قمری رمضان میں لیلۃ القدر کا امکان قوی تر ہے۔ چونکہ رسولِ اکرم ﷺ اور صحابۂ کرامؓ نے روزے موسمِ گرما میں رکھے تو اگر قمریہ شمسی رمضان کو قمری رمضان کا بدل ٹھہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان سالوں میں لیلۃ القدر قمریہ شمسی رمضان میں رکھی ہو تو اس میں کون سا عقلی یا نقلی اشکال ہے؟ ہم یہاں قارئین کی سہولت کے لئے دورِ نبویؐ کے قمریہ شمسی رمضان اور اس کے مقابل خالص قمری تقویم کے مہینوں اور ان کے مقابل عیسوی جیولین تقویم کے مہینوں اور تواریخ کی جدول پیش کرتے ہیں کیونکہ دورِ نبویؐ میں لیلۃ القدر انہی ایام میں دائر و سائر رہی ہے۔

قمریہ شمسی	قمری	جیولین عیسوی تقویم کی تواریخ
رمضان ۲ ہجری	ذی قعدہ ۲ ہجری	۲۵ اپریل تا ۲۴ مئی ۶۲۴ عیسوی
رمضان ۳ ہجری	ذی الحجہ ۳ ہجری	۱۴ مئی تا ۱۱ جون ۶۲۵ عیسوی

رمضان ۴ ہجری	ذی الحجہ ۴ ہجری	۴ مئی تا یکم جون ۶۲۶ عیسوی
رمضان ۵ ہجری	محرم ۶ ہجری	۲۲ مئی تا ۲۰ جون ۶۲۷ عیسوی
رمضان ۶ ہجری	محرم ۷ ہجری	۱۱ مئی تا ۸ جون ۶۲۸ عیسوی
رمضان ۷ ہجری	صفر ۸ ہجری	۳۰ مئی تا ۲۷ جون ۶۲۹ عیسوی
رمضان ۸ ہجری	صفر ۹ ہجری	۲۰ مئی تا ۱۷ جون ۶۳۰ عیسوی
رمضان ۹ ہجری	صفر ۱۰ ہجری	۹ مئی تا ۶ جون ۶۳۱ عیسوی

رمضان ۱۰ ہجری قمری، ربیع الاول ۱۰ ہجری قمریہ شمسی کے مقابل تھا۔ عیسوی تواریخ یکم دسمبر سے ۳۰ دسمبر ۶۳۱ عیسوی تھیں۔

مذکورہ جدول سے واضح ہو رہا ہے کہ دورِ نبویؐ میں قمریہ شمسی رمضان ۲۵ اپریل سے ۲۷ جون کی عیسوی جیولین تواریخ کے درمیان آتا رہا ہے، اس تمام بحث سے لیلۃ القدر کے سلسلے میں درج ذیل معلومات فراہم ہوتی ہیں۔

۱۔ لیلۃ القدر اکثر و بیشتر رمضان المبارک میں ہوتی ہے خصوصاً اس رمضان میں جو موسمِ گرما میں ہو۔ گرمی میں روزہ رکھنا بہت بڑی آزمائش ہے خصوصاً محنت کش طبقے کے لئے خاصا دشوار ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ اور صحابۂ کرامؓ نے روزے موسم گرما میں رکھے۔ مہاجرین مکہ کی کمزور معاشی حالت کے پیشِ نظر انصارِ مدینہ ان کی معاشی ضروریات کے بھی کفیل تھے اس لئے کسبِ معاش کے لئے مہاجرین اور انصارِ مدینہ سبھی کو سخت محنت و مشقت کا سامنا تھا۔ نیز مدنی دور کے کئی ایک غزوات و سرایا بھی رمضان (قمریہ شمسی) میں ہوئے۔ سائنسی ایجادات کی بدولت دورِ حاضر کی سہولتیں اس زمانے کے اغنیاء کو بھی حاصل نہ تھیں اسی لئے صحابۂ کرامؓ پر اللہ تعالیٰ کا خاص الخاص فضل و کرم ہوا کہ لیلۃ القدر دورِ نبویؐ کے قمریہ شمسی رمضان میں دائر و سائر رہی۔

۲۔ اگرچہ لیلۃ القدر زیادہ تر رمضان میں ہوتی ہے لیکن اس کا ہمیشہ رمضان میں ہونا ضروری نہیں۔ دورِ نبویؐ میں روزے قمریہ شمسی رمضان میں رکھے گئے جو خالص قمری تقویم کے مہینوں ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم کے مقابل رہا البتہ سالہائے ۷، ۸، ۹ ہجری (قمریہ شمسی) میں رمضان قمریہ شمسی خالص قمری تقویم کے مہینے صفر کے مقابل رہا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے بعد قمری سال میں دیگر مہینوں کی نسبت اشہر حُرم میں لیلۃ القدر کا احتمال زیادہ ہے۔ ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم کے مہینے حرمت والے ہیں۔ اسی

طرح رجب کا مہینہ بھی چونکہ حرمت والا ہے لہٰذا اس میں بھی لیلۃ القدر کا احتمال زیادہ ہے۔

۳۔بعض احادیث میں لیلۃ القدر کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ یہ رات نہ زیادہ گرم اور نہ ہی زیادہ سرد بلکہ معتدل ہوتی ہے۔موسمِ گرما میں عارضی یا قدرے دیر پا موسمی تغیرات وغیرہ کی بنا پر رات کے وقت موسم کا معتدل ہونا موسمِ گرما میں موسمِ سرما کی نسبت کثیر الوقوع ہے۔نزولِ قرآن کا عیسوی مہینہ ستمبر کا ہے۔ستمبر میں دن کے وقت اگرچہ گرمی ہوتی ہے لیکن راتیں مائل بہ اعتدال ہوتی ہیں اس لئے اس طرح کے موسم (یعنی خزاں و بہار) میں آنے والے رمضان میں بھی لیلۃ القدر کا احتمال قوی تر ہے۔

۴۔لیلۃ القدر اگر رمضان المبارک میں ہو تو رمضان کی پہلی، پانچویں، ساتویں، نویں اور آخری عشرے کی تواریخ کی راتوں میں اس کا احتمال زیادہ ہے اور آخری عشرے میں بھی طاق راتوں میں زیادہ امکان ہے۔

۵۔راتیں رمضان المبارک کی ہوں یا کسی اور قمری مہینے کی ہوں، ان میں جفت و طاق کی تقسیم رویتِ ہلال کی بنا پر ہے۔عوام الناس کے لئے رویتِ ہلال کی بنا پر قمری تواریخ کی تعیین چونکہ آسان ہے اس لئے قمری تواریخ کے لئے رویتِ ہلال کا ہی اعتبار کیا گیا۔طلوعِ ہلال یا ولادتِ قمر کے اعتبار سے قمری تواریخ اکثر و بیشتر ایک دن اور بعض حالتوں میں دو دن مقدم ہو سکتی ہیں لہٰذا رویتِ ہلال کے اعتبار سے جو راتیں طاق ہوں وہ طلوعِ ہلال کے لحاظ سے جفت اور جو راتیں رویتِ ہلال کے اعتبار سے جفت ہوں وہ طلوعِ ہلال کے اعتبار سے طاق ہو سکتی ہیں۔نزولِ قرآن کی تاریخ طلوعِ ہلال کے اعتبار سے ۲۴ رمضان اور رویتِ ہلال کے اعتبار سے ۲۳ رمضان المبارک ہے۔

۶۔اگرچہ احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں لیلۃ القدر کا رمضان میں ہونا کثیر الوقوع ہے لیکن عقل و نقل دونوں اعتبار سے اس کا ہر سال ہمیشہ رمضان میں ہونا ضروری نہیں۔پہلی عقلی دلیل یہ ہے کہ ہم نے حسابی شواہد سے یہ یقینی طور پر معلوم کر لیا ہے کہ دورِ نبویؐ میں روزے قمری رمضان میں نہیں بلکہ قمریہ شمسی رمضان میں رکھے گئے تھے۔دوسری عقلی دلیل یہ ہے کہ دنیا بھر میں ہر جگہ دن اور رات ایک ہی وقت میں نہیں ہوتے۔دنیا کے جن حصوں میں جہاں ہمیشہ سردی رہتی ہے اور جہاں مثلاً چھ مہینے رات ہی رہتی ہے، اگر ان علاقوں کو مستثنیٰ بھی قرار دیا جائے تو بھی غالب گمان یہ ہے کہ دنیا کے بیشتر حصوں میں ہمیشہ نہیں تو بھی اکثر لیلۃ القدر والی رات معتدل ہوتی ہے اور چونکہ دنیا بھر میں اس طرح کے علاقوں میں ایک ہی وقت میں ایسی معتدل رات کا آنا خلافِ عادت ہے، لہٰذا عین ممکن ہے کہ مختلف علاقوں کے لئے لیلۃ القدر

مختلف ہو۔ اگر کوئی شخص سال بھر اس رات کے لئے تھوڑی یا زیادہ محنت کرے وہ یقیناً اسے پالے گا اگر مسلسل سفر یا نقل مکانی کی وجہ سے کسی خاص مقام کی لیلۃ القدر وہ بالفرض نہ بھی پا سکے تو بھی وہ اس لئے محروم نہیں رہے گا کہ اللہ تعالیٰ محسنین (نیکوکار لوگوں) کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ اس کے وطن اصلی اور علاقے میں جب بھی یہ رات آئے گی خواہ وہ اس علاقے میں موجود ہو یا نہ ہو انشاء اللہ العزیز اس کی اس رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت ہی سمجھی جائے گی۔ تیسری عقلی دلیل یہ ہے کہ لیلۃ القدر کا اکثر رمضان میں ہونا تو ثابت ہے لیکن اس کے باوجود یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں رمضان میں یہ رات یقیناً آئی ہے، اس کے برعکس سال بھر میں اس رات کا ایک مرتبہ آنا بالاتفاق یقینی وقطعی ہے اور جہاں یقین وظن کا تعارض ہو تو ترجیح ہمیشہ یقین کو حاصل ہوتی ہے لہٰذا صحیح قول یہی ہے کہ لیلۃ القدر سال بھر میں دائر وسائر رہتی ہے گو اللہ تعالیٰ کا یہ خاص کرم ہو کہ یہ اکثر وبیشتر رمضان میں اور خصوصاً موسمِ گرما کے رمضان میں آتی رہے۔ نقلی دلیل یہ ہے کہ صحابۂ کرامؓ میں حضرت عبداللہؓ بن مسعود جیسے فقیہ صحابی لیلۃ القدر کو پورے قمری سال میں دائر وسائر خیال فرماتے ہیں اس لئے جن صحابۂ کرامؓ نے لیلۃ القدر کو رمضان کے ساتھ خاص کیا ہے وہ دورِ نبویؐ کا رمضان (قمریہ شمسی) اور بعد میں صحابۂ کرامؓ کے دور کا رمضان (قمری) ہے یہ رسولِ اکرم ﷺ اور آپؐ کے اصحابؓ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے۔ بعد کے ادوار میں ہمیشہ رمضان ہی میں لیلۃ القدر کا ہونا ضروری نہیں، ورنہ اس پر سب صحابۂ کرامؓ کا اجماع ہوتا اور حضرت عبداللہؓ بن مسعود جیسے جلیل القدر صحابی اپنی الگ رائے نہ رکھتے۔ چونکہ امورِ دینیہ میں اجماع سے یقینِ قطعی حاصل ہوتا ہے لہٰذا اس صورت میں ہر مسلمان کے لئے لازم ہوتا ہے کہ وہ لیلۃ القدر کو رمضان ہی کے ساتھ مخصوص کرے اور اس میں اختلافِ رائے کی شرعاً ہرگز کوئی گنجائش نہیں رہتی۔

۷۔ یہاں یہ یاد رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی جانب یہ جو منسوب ہے کہ وہ سورۂ فاتحہ اور معوذتین کو قرآنِ کریم میں شامل نہیں سمجھتے تھے، محققین کے نزدیک ایسا دعویٰ قطعاً غلط ہے کیونکہ عاصمؒ کی زر بن حبیش اور زرؒ کی حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے جو قرأت تواتر سے ثابت ہے اس میں معوذتین اور سورۂ فاتحہ شامل ہیں۔ اس کے مقابلے میں ظنی روایات قابلِ قبول نہیں ہو سکتیں۔ البتہ لیلۃ القدر کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔ نیز لیلۃ القدر کے سال بھر میں دائر وسائر ہونے کا قول حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور عکرمہؒ وغیرہ کا بھی ہے۔

۸۔ سیدنا حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابۂ کرامؓ نے کوفے میں مستقل سکونت اختیار کی۔ یہ ان کے علمی فیوض کی برکت ہے کہ کوفے کے اہلِ علم، خصوصاً امام ابوحنیفہؒ اور

ان کے اصحاب کا لیلۃ القدر کے حوالے سے تفقہ فی الدین تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں۔

۹۔ لیلۃ القدر کو اس لئے مخفی رکھا گیا ہے کہ جو بھی صحیح العقیدہ شخص سال بھر اس کے لئے کوشش کرے گا تو وہ ہرگز محروم نہیں رہے گا مثلاً کوئی شخص لیلۃ القدر کو پانے کی نیت سے ہر رات صرف اللہ تعالیٰ کی سو مرتبہ تسبیح وتحمید کے کلمات کا ہی التزام اور پابندی کرے تو اس تسبیح وتحمید کی تعداد (۲۹٫۵۳۰۵۸۸×۱۰۰۰×۱۰۰) = ۲۹۵۳۰۵۹ (اُنتیس لاکھ ترپّن ہزار اُنسٹھ) بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ہوجائے گی کیونکہ یہ رات ہزار مہینوں کے برابر نہیں بلکہ ان سے بھی بہتر ہے۔ لہٰذا یہ شبہہ درست نہیں کہ لیلۃ القدر کو پورے قمری سال میں دائر وسائر کر کے اس میں ایسا ابہام پیدا کر دیا گیا ہے کہ افرادِ اُمت کے لئے اس سے مستفید ہونا مشکل ہو گیا ہے۔ اس کے برعکس اگر اس میں یہ ابہام نہ رکھا جاتا یا اسے صرف رمضان کے ساتھ ہی لازماً مخصوص کر دیا جاتا تو لوگ اس مخصوص مدت میں اس رات کے پالینے کا یقین کر کے سال کے بقیہ مہینوں اور ایام میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوتاہی کرتے۔ البتہ جو شخص سال بھر محنت کرے گا وہ اس کا عادی ہوجائے گا۔

۱۰۔ لیلۃ القدر اُممِ سابقہ کے لئے بھی ہو سکتی ہے لیکن اس رات میں نیک کاموں کے اجر میں یہ بے حد اضافہ اُمت محمدیہ ﷺ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے لئے مخصوص ہے۔

اُوپر مذکور ہو چکا ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے قمریہ شمسی تقویم کے مطابق روزے قمریہ شمسی رمضان میں رکھے تھے۔ قمریہ شمسی تقویم کو ذی الحجہ ۱۰ ہجری قمری میں حجۃ الوداع کے موقع پر منسوخ کیا گیا تھا۔ اگر اسے مکی دور میں یا مدنی دور کے اوائل میں ہی منسوخ کر دیا جاتا تو مشرکین مکہ سے خصوصاً اور دیگر عرب قبائل سے عموماً مسلمانوں کا تقویمی اعتبار سے معاشرتی رابطہ منقطع ہو جاتا۔ دورِ جاہلیت میں چار مہینوں محرم، رجب، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کو حرمت والے مہینے کہا جاتا تھا اور ان میں جنگ وجدال کو سخت معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اسلام نے ان کی حرمت کو بحال رکھا۔ قریش مکہ اور دیگر قبائلِ عرب کی تقویم قمریہ شمسی تھی۔ ان کا حج اور عمرہ بھی اسی کے مطابق ہوتا تھا اور حرمت والے چار مہینے بھی اسی قمریہ شمسی تقویم کے اعتبار سے ملحوظ رکھے جاتے تھے۔ اسے اُس دور کے عربوں کی باقاعدہ اور باضابطہ یعنی رسمی تقویم (Formal Calender) کہا جاسکتا ہے۔ محققین کے خیال میں مدینہ منورہ اور اس کے نواح کے لوگوں میں اپنے قومی تشخص اور ثقافتی ورثے کی حفاظت کا نسبتاً زیادہ احساس تھا اس لئے اُنہوں نے یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم کو کھلے دل سے کبھی تسلیم نہیں کیا اور وہ خالص قمری تقویم پر ہی عمل پیرا رہے لیکن ان دنوں یہ قمری تقویم محض ایک غیر رسمی تقویم (Informal Calender) کی حیثیت رکھتی تھی۔ عمرہ، حج

اور اشہر حُرم کے معاملے میں مدینہ کے لوگوں کو بھی قمریہ شمسی تقویم ہی کا پابند ہونا پڑتا تھا۔ ان حالات میں اگر مسلمانوں کو خالص قمری تقویم کا مکی دور میں یا ہجرت کے بعد مدنی دور کے اوائل میں ہی پابند کر دیا جاتا تو مسلمانوں اور مشرکین کے اشہر حرم میں زبردست تفاوت پیدا ہو جاتا۔ مشرکین تو مسلمانوں کی عداوت و مخاصمت میں خود اپنی قمریہ شمسی تقویم کے اشہر حرم کی حرمت کو پامال کرنے کے پہلے ہی بہانے تلاش کرتے رہتے تھے۔ وہ نئے حالات میں مسلمانوں کی خالص قمری تقویم کے اشہر حرم کی حرمت کا بھلا کیوں لحاظ کرتے؟ یوں امن و امان کے ان چار محترم مہینوں میں تبلیغی، اصلاحی اور فلاحی مقاصد کے لئے مسلمانوں کے مشرک قبائل سے اور بعض اوقات مشرکین کے مسلمانوں سے جو تھوڑے بہت روابط ہوا کرتے تھے وہ بھی قطعاً ختم ہو جاتے جس سے اسلام کی نشر و اشاعت میں زبردست اور ناقابلِ تلافی خلل پیدا ہوتا۔ نیز قمریہ شمسی تقویم کی جلد منسوخی سے مسلمان خالص قمری رمضان میں روزے رکھتے۔ دورِ نبویؐ میں خالص قمری رمضان موسمِ سرما میں رہا۔ مثلاً یکم رمضان ۹ ہجری کے بالمقابل عیسوی جیولین تاریخ ۱۲ دسمبر ۶۳۰ عیسوی جیولین تھی۔ اگر رسولِ اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب ہر سال موسمِ سرما میں روزے رکھتے تو بعد میں مخالفین اسلام کو یہ کہنے کا موقع مل جاتا کہ ان حضرات نے تو روزے موسمِ سرما میں رکھے مگر آنے والی نسلوں کو گرمیوں میں بھی روزے رکھنے کا (معاذ اللہ) خواہ مخواہ پابند کر گئے۔ اسی لئے قمریہ شمسی تقویم کو اس کی تمام خرابیوں اور قباحتوں کے باوجود حجۃ الوداع کے موقع یعنی ۱۰ ہجری (قمری) تک برداشت کیا گیا۔ اس وقت تک اسلام پورے جزیرہ نمائے عرب میں پھیل چکا تھا اور کفر مغلوب ہو چکا تھا لہٰذا حجۃ الوداع کے موقع پر اجتماعِ عظیم کے روبرو دورِ جاہلیت کی دیگر بری رسوم کی پامالی کے اعلان کے ساتھ رسمِ نسی کے خاتمے اور اس پر مبنی قمریہ شمسی تقویم کی منسوخی کے اعلان کا بہترین موقع اور وقت بھی یہی تھا۔

"الغرض قمریہ شمسی تقویم کی حجۃ الوداع کے موقع پر منسوخی سے پہلے مسلمان بھی مجبوراً ہی قمریہ شمسی تقویم پر عمل پیرا تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اور صحابہ کرامؓ کا قمریہ شمسی رمضان میں روزے رکھنا ثابت ہو چکا۔ رمضان کے روزوں کے فرضیت سے پہلے اس محرم کا روزہ بھی قمریہ شمسی تقویم کے مطابق تھا کیونکہ یہودی ۱۰ محرم بھی ۱۰ تشری کا روزہ رکھا کرتے تھے اور یہودیوں کی قمریہ شمسی تقویم میں دور حاضر میں بھی ان کے ہاں دس تشری کا روزہ فرض ہے غزوۂ فتح مکہ، غزوۂ حنین و طائف کے بعد مکہ کے نومسلم قریش نے والی مکہ حضرت عتابؓ بن اسید کی زیر امارت جو حج ذی الحجہ ۸ ہجری میں کیا تھا وہ قمریہ شمسی تقویم کا ہی تھا چنانچہ اہل سیرو مغازی نے لکھا ہے کہ یہ حج پرانے طریقے اور دستور کے مطابق ہوا تھا۔ اگر مسلمان قمریہ شمسی تقویم پر عمل پیرا نہ

ہوتے تو نو مسلم قریش مکہ کو رسول اکرم ﷺ ہرگز قمریہ شمسی تقویم کے ذی ذی الحجہ میں حج کرنے کی اجازت نہ دیتے۔ البتہ ۹ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی زیرامارت حج خالص قمری تقویم کے ذی الحجہ میں ہوا تھا جیسا کہ گذشتہ اقساط میں ہم مناسب مقام پر واضح کر چکے ہیں لیکن مفسرین کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ سورۂ توبہ کی ابتدائی آیات میں جن چار مہینوں کی مشرکین کے لئے مہلت کا ذکر ہے ان کی ابتداء ۹ ذی قعدہ ۹ ہجری سے ہوئی کیونکہ بقول ان مفسرین کے یہ ذی الحجہ دراصل نسی والی تقویم (قمریہ شمسی) تقویم تھا اور اصل قمری مہینہ ذی قعدہ کا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حجۃ الوداع سے پہلے تک مسلمانوں کا قمریہ شمسی تقویم پر عمل پیرا رہنے کا ہمارا دعویٰ کوئی نیا دعویٰ نہیں ہے جس پر اہل علم بلا تحقیق تشویش کا اظہار فرمائیں۔ دور جاہلیت کی بہت سی خرابیوں کا ازالہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یک دم نہیں بلکہ بتدریج فرمایا۔ نسی والی تقویم مشرکین کے لئے کفر میں اضافہ اس لئے تھی کہ وہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام اعتقاداً ٹھہرائے ہوئے تھے اس کے برعکس رسول اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب اسے مجبوراً برداشت کئے ہوئے تھے"۔

اشکال بحوالہ طلوعِ ہلال و رویتِ ہلال

پہلی وحی کے نزول کی تاریخ ہم نے ۲۴ رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری بمطابق ۹ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین بروز سوموار قرار دی تھی اس پر تیسرا اشکال یہ ہے کہ ۲۴ رمضان کی یہ تاریخ بلحاظ طلوعِ ہلال ہے کیونکہ تاریخ قِران ۱۶ راگست ۶۰۸ عیسوی جیولین بوقت ۱۱:۰۳ ہے۔ ۱۶ راگست کو سورج غروب ہونے کے وقت چاند کی عمر کوئی آٹھ گھنٹے کے قریب بنتی ہے۔ اتنی عمر کے چاند کا ننگی آنکھ سے نظر آنا ممکن نہیں، لہٰذا چاند اگلے دن ۱۷ راگست کو سورج کے غروب ہونے کے وقت نظر آیا اور ۱۸ راگست ۶۰۸ عیسوی جیولین بروز اتوار رمضان کی پہلی تاریخ ہوئی، یوں نزولِ وحی کے لئے سوموار کا دن ۲۳ رمضان کو بنتا ہے البتہ رویتِ ہلال یعنی پہلی رات کا چاند دیکھنے کی بجائے طلوعِ ہلال (ولادتِ قمر) کے وقت کو ملحوظ رکھا جائے تو چونکہ چاند ۱۶ اگست کو سورج غروب ہونے سے کوئی آٹھ گھنٹے قبل طلوع ہو چکا تھا لہٰذا یکم رمضان المبارک ۱۷ راگست کے بالمقابل ہوگی۔ ۱۷ راگست کو سنیچر تھا لہٰذا سوموار کا دن ۲۴ رمضان کو ہی بنے گا لیکن چونکہ شریعت نے قمری تواریخ کی تعیین کے لئے صرف رویتِ ہلال کو معیار ٹھہرایا ہے لہٰذا صحیح تاریخ ۲۳ رمضان سمجھی جانی چاہئے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ قمری تقویم کی بنیاد زمین کے گرد چاند کی ماہانہ گردش کی مدت پر ہے۔ اصولاً ہر قمری مہینے کی ابتدا طلوعِ ہلال یعنی ولادتِ قمر یعنی تاریخِ قِران اور

وقتِ قِران سے ہونی چاہئے لیکن دورِ نبویؐ سے دورِ حاضر تک قمری مہینے کی ابتدا رویتِ ہلال سے ہوتی رہی ہے۔ رویتِ ہلال سے پہلے جب سورج اور چاند کا کسی نقطۂ فلک پر اجتماع ہوتا ہے اُس وقت کو ہندی زبان میں ''اماوس'' اور عربی زبان میں ''قِران شمس وقمر'' کہا جاتا ہے۔ علمِ ہیئت میں یہی ''نیا چاند'' کہلاتا ہے اور ''ولادتِ قمر'' کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے کہ چاند اس وقت پیدا ہوا ہے اور پھر جوں جوں وقت گزرتا ہے اسے ''چاند کی عمر'' کہا جاتا ہے۔ طویل مشاہدات اور محتاط اندازوں کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ اکثر و بیشتر صورتوں میں بیس گھنٹے سے کم عمر کا چاند ننگی آنکھ سے دکھائی نہیں دیا کرتا گو شاذ و نادر صورتوں میں انتہائی موافق فلکی کیفیات اور حالات میں اٹھارہ گھنٹے کی عمر کا چاند بھی نظر آ سکتا ہے۔ حجۃ الوداع کے لئے ذی الحجہ کا جو چاند نظر آیا تھا اس کی عمر اٹھارہ گھنٹے تھی۔ بیس سے تیس گھنٹوں کی عمر کا چاند عام حالات میں کبھی نظر آ جاتا ہے اور کبھی نہیں۔ تیس گھنٹوں سے زائد عمر کا چاند مطلع صاف ہونے کی حالت میں لازماً نظر آنا چاہئے۔ یاد رہے کہ چاند کی عمر کے مذکورہ حساب میں سورج غروب ہونے کے وقت تک کی عمر کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

عام لوگوں کے لئے ولادتِ قمر یعنی قِران شمس وقمر کی تاریخ اور وقت کا تعیّن آسان نہیں کیونکہ اس میں پیچیدہ حسابی عمل کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ دورِ حاضر میں مشہور رصدگاہیں (مثلاً گرین وِچ کی برطانوی رصدگاہ) اوقاتِ قِران کا تعیّن کرتی ہیں اور ان رصدگاہوں کے جاری کردہ فلکی اعداد و شمار اور جداول کی بنا پر اوقاتِ قِران سے باخبر ہونا دورِ حاضر میں عام لوگوں کے لئے بھی مشکل نہیں رہا۔ چونکہ شریعتِ مطہرہ میں عوام الناس کی سہولت کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور چونکہ رسولِ اکرم ﷺ کے زمانے میں اوقاتِ قِران کی تعیین تو ایک طرف رہی، اُن سے باخبر ہونا بھی لوگوں کے لئے ممکن نہ تھا لہٰذا قمری مہینے کی ابتدا کے لئے رویتِ ہلال کو ہی معیار ٹھہرائے بغیر چارہ نہ تھا چنانچہ رمضان اور شوال کے چاند کے متعلق رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: **صوموا الرؤیۃ و افطروا الرؤیتہ** (۵۹) یعنی روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے لئے (پہلی رات کا) چاند دیکھ کر عمل کرو''۔

چونکہ قمری مہینے کا ولادتِ قمر یا تاریخ قِران سے اُصولاً آغاز ہو جاتا ہے اور چونکہ اوقاتِ قِران کی تعیین اہلِ ہیئت کے لئے مشکل نہیں رہی اور نہ ہی اہلِ ہیئت کے ذریعے عوام الناس کا ان اوقاتِ قِران سے باخبر ہونا مشکل رہا ہے لہٰذا یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ قمری مہینوں کی پہلی تاریخ (غرہ ہلال) کا تعیّن رویتِ ہلال کی بجائے اوقاتِ قِران (ولادتِ قمر کے اوقات) سے کیوں نہ کیا جائے؟ چنانچہ آج کل کئی ایک اسلامی ممالک میں طلوعِ ہلال یعنی ولادتِ قمر (قِران شمس وقمر) کے وقت کو ملحوظ رکھتے ہوئے قمری مہینے

کی پہلی تاریخ کا تعین کیا جاتا ہے۔ مثلاً ہجری سال ۱۴۲۵ ہجری میں ذی الحجہ کے چاند کے لئے تاریخ قران پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق ۱۰/جنوری ۲۰۰۵ عیسوی بوقت ۳:۰۳ اتھی۔ سورج غروب ہونے کے وقت تک چاند کی عمر پاکستان میں کوئی آدھا گھنٹہ اور سعودی عرب کے وقت کے مطابق کوئی ڈھائی گھنٹے تھی۔ (۶۰/۱) اتنی عمر کے چاند کا نظر آنا ممکن ہی نہیں لیکن سعودی عرب میں یکم ذی الحجہ ۱۴۲۵ ہجری بمطابق ۱۱/جنوری ۲۰۰۵ عیسوی بروز منگل اور عید الاضحیٰ ۲۰/جنوری ۲۰۰۵ عیسوی کو بروز جمعرات ہوئی۔ بالفاظِ دیگر سعودی عرب میں رویتِ ہلال کی بجائے طلوعِ ہلال (ولادتِ قمر) کو ملحوظ رکھا گیا۔ پاکستانی رویتِ ہلال کمیٹی چونکہ رویتِ ہلال کا اعتبار کرتی ہے لہٰذا وطنِ عزیز اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یکم ذی الحجہ ۱۲/جنوری کو اور عید الاضحیٰ ۲۲/جنوری کو بروز جمعۃ المبارک ہوئی۔ ہمارے علم کے مطابق ایسا بھی ہوتا رہا ہے کہ قران شمس وقمر مثلاً رات کے دس بجے ہونا تھا اور سورج غروب ہونے کے وقت چاند سرے سے طلوع ہی نہیں ہوا تھا مگر اُسی رات کو بعض اسلامی ممالک مثلاً سعودی عرب نے قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا آغاز قرار دیا۔ (۶۰/۲) اگر قران مثلاً رات کے دس بجے یا گیارہ بجے ہوا ہو تو اگلے دن سورج غروب ہونے کے وقت چاند کی عمر ۱۸ گھنٹے یا اس سے زائد ہوسکتی ہے یعنی رات اور دن کے چوبیس گھنٹوں میں چاند کو پیدا ہوئے اٹھارہ گھنٹے ہو چکے ہوتے ہیں لہٰذا اگر ولادتِ قمر کے بعد دن کے اس اکثر حصے کو مدِنظر رکھتے ہوئے چاند کی پہلی تاریخ کا ہونا شرعاً مستند ہوسکتا ہے تو بھی اس کے لئے اہلِ علم کو فتویٰ ضرور صادر کرنا چاہئے۔

یہاں زیرِ بحث صورت میں ۱۶/اگست ۶۰۸ عیسوی جیولین کو گیارہ بج کر تین منٹ پر چاند کی پیدائش ہو چکی تھی لہٰذا اصولاً ۱۶/اگست کو سورج غروب ہونے کے بعد سے قمری مہینے رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری کا آغاز ہونا چاہئے اور ۱۷/اگست بروز ہفتہ رمضان کی پہلی تاریخ ہونی چاہے لیکن پیچیدہ صورت اُس وقت پیش آتی ہے جب قران رات کے آخری اوقات میں ہو مثلاً کسی تاریخ کو وقتِ قران اصطلاحی طور پر بائیس بجے اور عام لوگوں کے مطابق رات کے دس بجے ہو تو اگر قمری تقویم کے لئے وقتِ قران (ولادتِ قمر) کو معیار ٹھہرایا جائے تو کیا اگلی عیسوی تاریخ کو سورج غروب ہونے کے بعد سے قمری مہینے کی ابتدا کی جائے یا اسی تاریخ کو سورج غروب ہونے کے بعد سے چاند کی پہلی تاریخ شمار کی جائے حالانکہ اُس وقت ابھی قران ہوا ہی نہیں تھا؟ علومِ شرعیہ کے ماہرین کا اوّلین فریضہ ہے کہ اس سلسلے میں ایسا فیصلہ صادر کریں جس کا اطلاق عالمِ اسلام کے تمام ممالک پر بآسانی ہوسکے۔ اگر طلوعِ ہلال سے قمری مہینے کی ابتدا نہیں ہوسکتی تو سعودی عرب، مصر، افغانستان وغیرہ اور خود ہمارے وطنِ عزیز کے بعض حصوں

میں قمری تواریخ کا عموماً ایک دن مقدم ہو جانا لمحۂ فکریہ ہے اور نہیں تو کم از کم رمضان المبارک، عیدین اور حج کے ایام کی صحیح تعیین کے لئے اس انتہائی اہم مسئلے کی طرف توجہ مبذول کرنی چاہئے۔ ہم نے اس مجلّے ''السیرۃ عالمی'' کے ربیع الاول ۱۴۲۰ ہجری میں شائع ہونے والے اوّلین شمارے میں مقالۂ ہٰذا کی پہلی قسط میں اوقاتِ قِران کے حوالے سے علمائے کرام سے مذکورہ بالا صورتِ حال کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تھا مگر افسوس ہے کہ تادمِ تحریر کسی نے بھی رہنمائی نہیں فرمائی۔

ہماری ناقص رائے میں اگر کسی عیسوی تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے قِرانِ شمس وقمر ہو چکا ہو تو اُسی عیسوی تاریخ کو چاند کی پہلی تاریخ ہونی چاہئے۔ لہٰذا پہلی وحی کے نزول کی قمری تاریخ ۲۴ رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری درست ہے۔ اگر رویتِ ہلال کو ملحوظ رکھا جائے تو قمری تاریخ ۲۳ رمضان المبارک لی جائے گی اور بعض احادیث سے ۲۳ رمضان کا بھی لیلۃ القدر ہونا معلوم ہوتا ہے۔

ہم نے تحویلی قواعد میں ہر جگہ رویتِ ہلال ہی کو مدنظر رکھتے ہوئے قواعد وضع کئے ہیں کیونکہ دورِ نبویؐ میں لوگوں کے لئے قمری مہینے کی پہلی تاریخ کا آغاز رویتِ ہلال ہی پر موقوف تھا۔ اگر طلوعِ ہلال کو ملحوظ رکھا جائے تو ان قواعدِ تحویل سے جو قمری تواریخ برآمد ہوں اُن سے ایک تاریخ کم کر کے اُنہیں ایک دن مقدم کر دیا جائے ان کے لئے بھی گو قواعدِ تحویل وضع کئے جا سکتے ہیں لیکن ان کی ضرورت نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جن حضرات کو عربوں کی قمریہ شمسی تقویم کا علم نہ ہو سکا اُنہوں نے رسولِ اکرم ﷺ کی عمرِ مبارک کے ۶۳ قمریہ شمسی سالوں کو خالص قمری تقویم کا سمجھتے ہوئے عیسوی تقویم میں آپ کا سن ولادت ۵۷۱ عیسوی جیولین برآمد کیا پھر ۳۹ شمسی سالوں (چالیس قمری سالوں) کے بعد نزولِ وحی کا سال (۵۷۱+۳۹)=۶۱۰ عیسوی جیولین برآمد کیا۔ ۶۱۰ عیسوی جیولین میں ربیع الاول قمری کا مہینہ، فروری کے مقابل تھا اس لئے بعض حضرات نے پہلی وحی کے نزول کا مہینہ غلطی سے ربیع الاول سمجھتے ہوئے نزولِ وحی کی عیسوی تاریخ ۹ر فروری ۶۱۰ عیسوی جیولین بروز سوموار قرار دی (۶۱) اس کا صحیح نہ ہونا مذکورہ بالا مباحث سے بخوبی معلوم ہو رہا ہے۔ نیز قرآنِ کریم کی پہلی وحی کا نزول اگر موسمِ سرما میں ہوا ہوتو رسولِ اکرم ﷺ پہلے ہی کمبل وغیرہ اوڑھے ہوتے اور گھر تشریف لا کر اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یوں نہ فرماتے: **زمّلونی زملونی** ''مجھے کپڑا (کمبل وغیرہ) اوڑھاؤ'' بلکہ یوں فرماتے کہ مجھے مزید کمبل یا موٹا کپڑا وغیرہ

اوڑھاؤ۔زمّلونی سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ نے پہلے سے کچھ نہیں اوڑھ رکھا تھا اور اوائل ستمبر کے موسم کا تقاضا بھی یہی ہے۔مزید برآں اگر ۶۰۹ عیسوی یا ۶۱۰ عیسوی کو نزولِ وحی کا سال قرار دیا جائے تو قمری تقویم کے اعتبار سے آپ کی صحیح عمر ۴۰ سال نہیں بلکہ ۴۱، اور ۴۲ سال بنے گی، پھر ان سالوں میں ۲۳ یا ۲۴ رمضان کو سوموار کا دن برآمد نہیں ہوتا حالانکہ نزولِ وحی کا دن بالاتفاق سوموار ہے۔یکم رمضان ۴۲ میلادی قمری = (۸ × ۲۹ء۵ تقسیم ۳۵۴ + ۴۲) × ۰ء۹۷۰۲۰۴ + ۵۶۸ء۲۰۷۱ = ۶۰۹ء۶۰۲۴۷، (۰ء۶۰۲۴۷ × ۳۶۵) = ۲۱۹ء۹ = ۲۲۰ دن = ۸/ اگست ۶۰۹ عیسوی، ۸/ اگست ۶۰۹ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۸ × ۱ء۲۵ + ۲۲۰) = ۹۸۰، (۹۸۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک، یعنی یکم رمضان ۴۲ میلادی قمری کو جمعہ تھا لہٰذا سوموار کا دن ۴، ۱۱، ۱۸، ۲۵ رمضان کو ہوا۔

یکم رمضان ۴۳ میلادی قمری = (۸ × ۲۹ء۵ تقسیم ۳۵۴ + ۴۳) × ۰ء۹۷۰۲۰۴ + ۵۶۸ء۲۰۷۱ = ۶۱۰ء۵۷۲۶۷، (۰ء۵۷۲۶۷ × ۳۶۵) = ۲۰۹ء۰۲ = ۲۰۹ دن = ۲۸ جولائی ۶۱۰ عیسوی، ۲۸/ جولائی ۶۱۰ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۹ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۰۹) = ۹۷۰، (۹۷۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل، یعنی یکم رمضان ۴۳ میلادی قمری کو منگل تھا لہٰذا سوموار کا دن ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ رمضان کو ہوسکتا ہے۔اگر رویتِ ہلال کی بجائے طلوعِ ہلال کو ملحوظ رکھا جائے تو سال ۶۰۹، اور ۶۱۰ عیسوی جیولین میں رمضان المبارک کی مذکورہ تواریخ میں ایک دن کا اضافہ ہو جائے گا۔چونکہ بعض مرفوع احادیث سے نزولِ قرآن کی تاریخ ۲۴ رمضان المبارک اور دن بالاتفاق سوموار ثابت ہے اور چونکہ قمری تقویم کے اعتبار سے پہلی وحی کے نزول کے وقت آپ کی عمرِ مبارک چالیس برس تھی اور شمسی وقمریہ شمی تقویم کے اعتبار سے ۳۹ برس تھی اور چونکہ ۲۴ رمضان کی تاریخ صرف سال ۶۰۸ عیسوی جیولین میں ہی برآمد ہوتی ہے لہٰذا آپ کا سنِ ولادت (۶۰۸ - ۳۹) = ۵۶۹ عیسوی جیولین ہے نہ کہ ۵۷۱ عیسوی جیولین۔

پس حسابی تخریجات اور متعلقہ مباحث سے پوری طرح واضح ہوگیا کہ پہلی وحی کے نزول کی عیسوی جیولین تاریخ ۹/ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین بروز سوموار ہے جس کے بالمقابل قمری تاریخ بلحاظِ رویتِ ہلال ۲۳/رمضان ۴۱ میلادی قمری اور بلحاظِ طلوعِ ہلال ۲۴ رمضان ۴۱ میلادی قمری ہے۔اس سال لیلۃ القدر کی یہی قمری تاریخ تھی اور ستمبر کے مہینے کی راتوں کا معتدل ہونا کثیر الوقوع ہے۔

فترتِ وحی کا زمانہ

رسولِ اکرم ﷺ پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہونے کے بعد کچھ مدت کے لئے وحی رک گئی۔یہ

فترتِ وحی کا زمانہ کہلاتا ہے جس کی تعیین میں اہل سیر و مغازی میں شدید اختلاف ہے۔ بعض کے خیال میں یہ مدت چند دنوں تک کی ہے۔ بعض نے اسے مہینوں بلکہ سالوں تک بڑھایا ہے۔

علامہ ابنِ کثیرؒ لکھتے ہیں کہ بعض قابلِ اعتماد روایات کی روشنی میں یہ مدت ڈھائی برس ہے۔

(۶۲) حسابی شواہد سے اس مدت کی تعیین بحمد اللہ ہمارے لئے مشکل نہیں رہی۔

اہلِ سیر و مغازی نے رسولِ اکرم ﷺ پر پہلی وحی کے نزول کا قمری سال تو چالیس (قمری) سال کی عمر پوری ہونے پر بجا طور پر ۴۱ میلادی قمری (۴۱ عام الفیل) قرار دیا ہے۔ تاہم بعض حضرات نے نزولِ وحی کا مہینہ غلطی سے رمضان المبارک کی بجائے ربیع الاول کا سمجھ لیا۔ فترتِ وحی کی مدت ڈھائی سال لی جائے تو ربیع الاول ۴۱ میلادی قمری سے شمار کرنے پر یہ مدت ۳۰ شعبان ۴۳ میلادی قمری پر ختم ہوتی ہے۔ ہم یکم رمضان المبارک ۴۳ میلادی قمری کے مقابل عیسوی جیولین تاریخ معلوم کرتے ہیں۔ یکم رمضان المبارک ۴۳ میلادی قمری = (۸×۲۹٫۵ تقسیم ۳۵۴ + ۴۳) × ۰٫۹۷۰۲۰۴ + ۵۶۸٫۲۰۷۱ = ۶۱۰٫۵۷۶۷، (۰٫۵۷۶۷ × ۳۶۵) = ۲۰۹٫۰۲ = ۲۰۹ دن = ۲۸ جولائی ۶۱۰ عیسوی جیولین، عیسوی سال ۶۰۹-۶۱۰ کے بالمقابل عبرانی تقویم کا سال (۶۰۹ + ۳۷۶۱) = ۴۳۷۰ خلیقہ عبرانی تھا۔ جو ۱۹ سالہ عبرانی میطونی ادوار کے لحاظ سے (۴۳۷۰ تقسیم ۱۹ = ۲۳۰ حاصلِ قسمت، باقی صفر) ۲۳۰ ویں دور کا آخری یعنی اُنیسواں سال ہونے کی وجہ سے مکبوس سال تھا۔ ہمیں یہ معلوم ہے کہ عبرانی تقویم کی طرز پر عربوں کے دورِ جاہلیت سے چلی آنے والی قمریہ شمسی تقویم میں پہلے مہینے محرم قمریہ شمسی کا آغاز عیسوی جیولین تقویم کے مہینے ستمبر سے ہوا کرتا تھا اور بعض سالوں میں اواخرِ اگست سے ہوا کرتا تھا۔ ستمبر سے اگر محرم کو شمار کیا جائے اور پھر اگلا مہینہ محرم کبیسہ کا ڈالا جائے تو جولائی کے مہینے تک قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ شوال برآمد ہوگا اور مذکورہ بالا برآمد شدہ عیسوی تاریخ ۲۸ جولائی ۶۱۰ عیسوی جیولین سے یکم ذی قعدہ (قمریہ شمسی) کا آغاز ہوگا یعنی یکم رمضان ۴۳ میلادی قمری کے بالمقابل قمریہ شمسی تقویم کا مہینہ ذی قعدہ قمریہ شمسی رواں تھا۔ فترتِ وحی کے بعد دوسری وحی سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات پر مشتمل تھی جن میں رسولِ اکرم ﷺ کو لوگوں تک وحی پہنچانے اور (اللہ کے عذاب سے اُنہیں) ڈرانے کا مکلّف اور پابند ٹھہرایا گیا ہے گو یہ تبلیغ ابتدائی تین سالوں میں خفیہ رہی لیکن اس کا آغاز فترتِ وحی کا زمانہ ختم ہونے پر دوسری وحی کے نزول کے بعد ہوا۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اس دور میں اہلِ مکہ کی تقویم قمریہ شمسی تھی اور ذی قعدہ قمریہ شمسی کا مہینہ اس تقویم کے اشہرِ حرم (حرمت والے مہینوں) میں شامل تھا اور حرمت والے مہینے امن و امان کے اعتبار سے محفوظ و مامون مہینے تھے لہٰذا تبلیغ کے اس حکم کی تعمیل میں تبلیغ کا آغاز حرمت والے مہینے

میں ہی مناسب تھا۔ اس قمریہ شمسی مہینے کے مقابل خالص قمری تقویم کا مہینہ رمضان المبارک رواں تھا پس ہماری تحقیق کے مطابق دوسری وحی کے نزول کا قمری مہینہ بھی رمضان المبارک ہی ہے۔ پہلی وحی کے نزول کی تاریخ ۲۳/۲۴ رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری سے آغاز رمضان المبارک ۴۳ میلادی قمری تک مدت ۲ رسال بنتی ہے۔ یہی فترتِ وحی کی صحیح مدت ہے۔ اگر پہلی وحی کا نزول ربیع الاول میں قرار دیا جائے تو ربیع الاول ۴۱ میلادی قمری سے رمضان المبارک ۴۳ میلادی قمری تک مدت ڈھائی سال بنے گی چنانچہ جن حضرات نے غلطی سے پہلی وحی کے نزول کا قمری مہینہ ربیع الاول سمجھ لیا، اُنہوں نے فترتِ وحی کی مدت ڈھائی سال شمار کر لی اور اگر قمری سال کو اس کے پہلے مہینے محرم سے شمار کیا جائے تو یہ مدت ۲ سال ۹ ماہ بنے گی جسے بہ تکمیلِ کسر بعض حضرات نے تین سال کی مدت قرار دیا۔ یوں فترتِ وحی کی مدت کو ڈھائی اور تین سال قرار دینے کی وجہ معلوم ہوگئی جبکہ حقیقی مدت دو سال کے قریب ہے۔ پہلی اور دوسری وحی دونوں کے نزول کا قمری مہینہ رمضان المبارک ہے۔ پہلی اور دوسری وحی کا نزول ربیع الاول میں نہیں ہوا خواہ اسے قمری تقویم کا لیا جائے یا قمریہ شمسی تقویم کا قرار دیا جائے۔ یہاں یہ بات پھر ملحوظ رہے کہ ربیع الاول کی فضیلت میں ضعیف تو درکنار، کسی موضوع روایت تک کو بھی جگہ نہ ملنا بڑا ہی معنی خیز ہے۔

جدولِ عمرِ مبارک

ہم سنِ میلادی (قمریہ شمسی وقمری)، سنِ نبوی (قمریہ شمسی وقمری)، سنِ ہجری (قمریہ شمسی و قمری) اور ان کے مقابل سنِ عیسوی جیولین سے متعارف ہو چکے ہیں، لہٰذا رسولِ اکرم ﷺ کے قبلِ بعثت و بعدِ بعثت مکی دور اور ہجرت کے بعد مدنی دور کو ہم شمار کریں تو آپ ﷺ کی عمرِ مبارک کی صحیح جدول مرتب ہو سکتی ہے۔ چونکہ آپ ﷺ کو دوسری وحی کے نزول کے بعد تبلیغ کا مکلف ٹھہرایا گیا تھا لہٰذا بعثت کا حقیقی آغاز پہلی وحی کے نزول کے وقت سے نہیں بلکہ دوسری وحی کے نزول کے زمانے سے یعنی رمضان المبارک ۴۳ میلادی قمری سے ہوتا ہے اگرچہ رسالت کا ظہور پہلی وحی سے ہی ہو گیا تھا۔

جدولِ عمرِ مبارک خاتم النبیّین محمد رسول اللہ ﷺ

اس جدول میں ہر تقویم کی حقیقی تواریخ دی گئی ہیں گو عام تقویمی مقاصد کے لئے تقویم کا آغاز محرم کے مہینے سے کیا جاتا ہے۔

	نمبر شمار ←	(۱)	(۲)	(۳)	مجموعی میزان مدت قمریہ شمسی
(۱) قمریہ شمسی	نوعیتِ تقویم ←	میلادی	نبوی	ہجری	دن ماہ سال
	آغاز	۸؍ربیع الاول میلادی بروز سوموار	کم ذی قعدہ ۱؍نبوی بروز منگل	۱۲؍ربیع الاول ۱؍ہجری بروز سوموار	۲۳ ۷ ۴۰ ۱۱ ۴ ۱۲ ۱ ۷ ۹ ۵ ۷ ۶۲
	اختتام بشمول دورِ فترتِ وحی	۳۰ شوال ۴۱ میلادی بروز سوموار	۱۱؍ربیع الاول ۱۴؍نبوی بروز اتوار	۱۲؍رمضان ۱۰؍ہجری بروز سوموار بشمول یوم وفات	۶۲ سال ۷ ماہ ۵ دن (بہ تکمیل کسر ۶۳ سال)
	کل مدت	۴۰ سال ۷ ماہ ۲۳ دن (بہ تکمیل کسر ۴۱ سال)	۱۲؍سال ۴ ماہ ۱۱ دن (بحذفِ کسر ۱۲؍سال)	☆ ۹ سال ۷ ماہ ایک دن (بہ تکمیل کسر ۱۰؍سال)	قمریہ شمسی تقویم حجۃ الوداع میں منسوخ ہوئی۔ ہم نے یہاں بغرضِ حساب اسے آخر تک شمار کیا ہے۔
(۲) قمری	نمبر شمار	(۱)	(۲)	(۳)	مجموعی میزان مدت قمری
	نوعیتِ تقویم	میلادی	نبوی	ہجری	دن ماہ سال
	آغاز	۸؍رمضان ۱؍میلادی بروز سوموار	کم رمضان ۱؍نبوی بروز منگل	۱۲؍جمادی الاولیٰ ۱؍ہجری بروز سوموار	۲۳ ۱۱ ۴۱ ۱۱ ۸ ۱۲ ۱ ۱۰ ۹ ۵ ۶ ۶۴
	اختتام بشمول دورِ فترتِ وحی	۳۰ شعبان ۴۳ میلادی بروز سوموار	۱۱؍جمادی الاولیٰ ۱۴؍نبوی بروز اتوار	۱۲؍ربیع الاول ۱۱؍ہجری بشمول یوم وفات	۶۴ سال ۶ ماہ ۵ دن
	کل مدت	۴۱ سال ۱۱؍ماہ ۲۳ دن (بہ تکمیل کسر ۴۲ سال)	۱۲؍سال ۸ ماہ ۱۱؍دن (بہ تکمیلِ کسر ۱۳ سال)	۹ سال ۱۰؍ماہ ایک دن (بہ تکمیل کسر ۱۰؍سال)	(بہ تکمیل کسر ۶۵ سال)
(۳) عیسوی جیولین	نمبر شمار	(۱)	(۲)	(۳)	مجموعی میزان؟؟؟
	نوعیتِ تقویم	میلادی شمسی	نبوی شمسی	ہجری شمسی	دن ماہ سال
	آغاز	۴ نومبر ۵۶۹ عیسوی بروز سوموار	۲۸ جولائی ۶۱۰ عیسوی بروز منگل	۲۲ نومبر ۶۲۲ عیسوی بروز سوموار	۲۴ ۹ ۴۰ ۲۵ ۳ ۱۲ ۱۷ ۶ ۹ ۵ ۷ ۶۲
	اختتام بشمول مدت دورِ فترتِ وحی	۲۷ جولائی ۶۱۰ عیسوی بروز سوموار	۲۱؍سال ۶۲۲ عیسوی بروز اتوار	۸ جون ۶۳۲ عیسوی بروز سوموار بشمول یوم وفات	ایک ماہ ۳۱ دن کا دوسرا ۳۰ دن کا ہے (بہ تکمیلِ کسر ۶۳ سال)
	کل مدت	۴۰ سال ۸ ماہ ۲۴ دن (بہ تکمیل کسر ۴۱ سال)	۱۲؍سال ۳ ماہ ۲۵ دن (بحذف کسر ۱۲؍سال)	۹ سال ۶ ماہ ۱۷ دن (بہ تکمیل کسر ۱۰؍سال)	

☆ سال ۱۰؍ہجری قمریہ شمسی (۱۰-۱۱ ہجری قمری) مکبوس سال تھا اس لئے مہینے جدول ہذا میں ۶ کی بجائے ۷ شمار کئے گئے ہیں یعنی محرم کبیسہ کی وجہ سے ایک مہینہ بڑھایا گیا ہے۔

سنِ نبوی قمری

اگرچہ پہلی وحی کا نزول ۲۳/۲۴ رمضان المبارک ۴۱ میلادی قمری بمطابق ۹ ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین بروز سوموار ہوا اور آپ ﷺ کی رسالت کا ظہور ہو گیا لیکن فترتِ وحی کی مدت ختم ہونے سے پہلے یا دوسری وحی کے نزول سے پہلے تک آپ ﷺ تبلیغ کے پابند نہ تھے اور نہ ہی لوگوں کو آپ پر ایمان لانے کا مکلف ٹھہرایا گیا تھا اس لئے سن نبوت یا سالِ نبوی قمری کا حقیقی آغاز دورِ فترت کے بعد ہوتا ہے یعنی اس کا آغاز ظہورِ رسالت ﷺ سے نہیں بلکہ اظہارِ رسالت کے وقت سے ہونا چاہئے۔ رسالت کا یہ اظہار رمضان المبارک ۴۳ میلادی قمری میں ہوا۔ چونکہ قمری بلکہ قمریہ شمسی تقویم میں بھی سال کا آغاز محرم سے کیا جاتا ہے لہٰذا سالِ نبوی قمری کی ابتدا یکم محرم ۴۳ میلادی قمری سے ہوتی ہے بالفاظِ دیگر یکم محرم ۴۳ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱ نبوی قمری ہے۔

قواعدِ تحویل

ہم پہلے یکم محرم ۴۳ میلادی قمری کے بالمقابل عیسوی جیولین تقویم کی تاریخ معلوم کریں گے۔

یکم محرم ۴۳ میلادی قمری = (۴۳×ء۹۷۰۲۰۴ + ۵۶۸ء۲۰۷۱) = ۶۰۹ء۹۲۵۸۷، (ء۲۹۵۸۷ × ۳۶۵) = ۳۳۷ء۹ = ۳۳۸ دن = ۴ دسمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین، پس سن نبوت (سالِ نبوی قمری) کا آغاز ۴ دسمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین سے ہوا۔

سالِ نبوی کی عیسوی جیولین میں تحویل

ہم اس مقصد کے لئے قواعد و کلیات بالکل اسی طریقے پر وضع کریں گے جو ہم نے میلادی قمری تقویم کے سلسلے میں اختیار کیا تھا اور جسے ہم قبل ازیں بالتفصیل بیان کر چکے ہیں، لہٰذا یہاں صرف اشارات پر ہی اکتفا کیا جائے گا۔

(۴ دسمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین کی اعشاری تحویل)، (۱×ء۹۷۰۲۰۴) = (۳۳۸ تقسیم ۳۶۵ء۲۵ + ۶۰۹) - (ء۹۷۰۲۰۴) = (۶۰۹ء۹۲۵۳۹ - ء۹۷۰۲۰۴) = ۶۰۸ء۹۵۵۱۹، اسے ۶۰۸ء۹۵۵۲ سمجھ لیا جائے۔ پس رواں سالِ نبوی کو ء۹۷۰۲۰۴ سے ضرب دے کر حاصلِ ضرب میں ۶۰۸ء۹۵۵۲ جمع کرنے سے حاصل جمع کے صحیح اعداد متعلقہ عیسوی سال کو ظاہر کریں گے۔ صحیح اعداد کے ساتھ والی

کسر کو عام عیسوی سالوں کے لئے ۳۶۵ اور لیپ کے سالوں کے لئے ۳۶۶ سے ضرب دے کر عیسوی سال کے دن برآمد کئے جائیں گے۔ یکم جنوری سے دنوں کو شمار کرتے ہوئے عیسوی مہینہ اور تاریخ برآمد کی جائے گی یعنی کلّیہ یوں ہوا: (رواں نبوی سال × ۹۷۰۲۰۴ء + ۶۵۵۲ء۶۰۸) = عیسوی جیولین، اب ہم چند مثالوں سے وضاحت کرتے ہیں:۔

(۱) مثلاً ہمیں یکم محرم ۱۲/ نبوی قمری کی عیسوی جیولین تقویم میں تحویل مطلوب ہے، (۱۲× ۹۷۰۲۰۴ء + ۶۵۵۲ء۶۰۸) = ۶۲۰ء۵۹۷۶۴، (۵۹۷۶۴ء × ۳۶۶) = ۲۱۸ء۷، = ۲۱۹ دن = ۶ اگست ۶۲۰ عیسوی جیولین، تاریخ قِران ۴ اگست ۶۲۰ عیسوی جیولین بوقت ۱۲:۰۱ ہے۔ پس چاند ۵ اگست کو سورج غروب ہونے کے وقت نظر آیا اور ۶ اگست کو چاند کی پہلی تاریخ ہوئی لہٰذا ہماری مذکورہ تخریج درست ہے۔

(۲) مثلاً ہمیں ۲۰/ شعبان ۱۰/ نبوی قمری کے مقابل عیسوی جیولین تاریخ مطلوب ہے:
(۷×۲۹ء۵ + ۱۹) تقسیم ۳۵۴ + ۱۰ = ۶۳۷۰۰۵ء۱۰، (۱۰ء۶۳۷۰۰۵ × ۹۷۰۲۰۴ء + ۶۵۵۲ء۶۰۸) = ۶۱۹ء۲۷۵۲۶، (۲۷۵۲۶ء × ۳۶۵) = ۱۰۰ء۴ = ۱۰۰/ دن = ۱۰/ اپریل ۶۱۹ عیسوی جیولین، تاریخِ قِران ۲۱ مارچ ۶۱۹ عیسوی جیولین بوقت ۱۹:۰۷، پس یکم شعبان = ۲۳ مارچ، لہٰذا ۲۰ شعبان = (۲۳ مارچ + ۱۹) = (۴۲-۳۱ دن مارچ کے) = ۱۱/ اپریل ۶۲۰ عیسوی جیولین، یہاں ایک دن کا فرق پڑا ہے۔

مذکورہ بالا کلیے کے عملی اطلاق میں ہم بغرضِ سہولت عام عیسوی سال ۳۶۵ دن کا، لیپ کا سال ۳۶۶ دن کا، قمری سال ۳۵۴ دن کا لیں اور قمری مہینہ ۲۹ء۵ دن کا لیں گے۔

اگر سالِ نبوی قمری کو ۱۴/ سے تفریق کریں تو وہ قبلِ ہجرت قمری سال میں بدل جائے گا۔ اسی طرح قبلِ ہجرت قمری سال کو ۱۴/ سے تفریق کرنے سے وہ سال نبوی قمری میں بدل جائے گا۔ مثلاً ۱۲/ نبوی قمری = (۱۴-۱۲) = ۲ قبل ہجرت قمری، اور مثلاً ۲ قبل ہجرت قمری = (۱۴-۲) = ۱۲/ نبوی قمری۔ ہم مقالے کی پہلی قسط میں قبل ہجرت سالوں کو عیسوی جیولین میں لانے کے قواعد مع امثلہ بیان کر چکے ہیں، لہٰذا سالِ نبوی قمری کو عیسوی جیولین میں لانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سال نبوی قمری کو پہلے سال قبلِ ہجرت قمری میں لایا جائے اور پھر اسے عیسوی تقویم میں تبدیل کیا جائے۔ اس طریقے سے مذکورہ بالا مثالوں میں عیسوی جیولین تقویم میں تحویل کا حسابی عمل یوں جاری ہوگا:۔

(۱) یکم محرم ۱۲/ نبوی قمری = (۱۴-۱۲) = ۲ قبل ہجرت قمری، (-۲ × ۹۷۰۲۰۴ء + ۵۳۹۷ء۶۲۲) = ۶۲۰ء۵۹۹۳، (۵۹۹۳ء × ۳۶۶) = ۲۱۹ء۳ = ۲۱۹ دن = ۶ اگست ۶۲۰ عیسوی جیولین۔

(۲) ۲۰ شعبان ۱۰/نبوی قمری = (۱۴-۱۰) = ۲۰ شعبان ۴ قبل ہجرت قمری، (۷×۲۹٫۵ +۱۹) تقسیم ۳۵۴ - ۴ = -۳٫۳۶۲۹۹۴۴، (-۳٫۳۶۲۹۹۴۴ × ۹۷٫۰۲۰۴ + ۶۲۲٫۵۳۹۷) = ۶۱۹٫۲۷۶۹۱، (۰٫۲۷۶۹۱ × ۳۶۵) = ۱۰۱٫۰۷ = ۱۰۱ دن = ۱۱/اپریل ۶۱۹ عیسوی جیولین۔

عیسوی جیولین کی سال نبوی قمری میں تحویل

چونکہ ہم کلیے میں یکم جنوری کی ''یکم'' تاریخ کو بغرضِ سہولت نظر انداز کرنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم ۴ دسمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین کی بجائے ۳ دسمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین کو اعشاری تحویل میں لائیں گے۔ (۳ دسمبر تک دن، ۳۳۷ تقسیم ۳۶۵٫۲۵ + ۶۰۹) = ۶۰۹٫۹۲۲۶۵، (۶۰۹٫۹۲۲۶۵ تقسیم ۹۷٫۰۲۰۴) - (۱ تقسیم ۳۵۴٫۳۶۷۰۶ + ۱) = (۶٫۲۸۶۵۴۰۲ - ۱٫۰۰۲۸۲۱۹) = ۶٫۲۷۶۵۱۲، پس رواں عیسوی سال کو ۹۷٫۰۲۰۴ پر تقسیم کر کے حاصلِ قسمت سے ۶٫۲۷۶۵۱۲ تفریق کرنے سے جو حاصل تفریق برآمد ہوگا، اس کے صحیح اعداد متعلقہ رواں نبوی قمری سال کو ظاہر کریں گے۔ کسر اعشاریہ کو ۱۲ سے ضرب دینے سے حاصلِ ضرب کے صحیح اعداد سے گزشتہ قمری مہینے ظاہر ہوں گے۔ مہینوں کے ساتھ والی کسر اعشاریہ کو ۲۹٫۵ سے ضرب دینے سے متعلقہ قمری مہینے کی رواں تاریخ برآمد ہوگی۔ یعنی کلیّہ یوں برآمد ہوا۔

(رواں عیسوی جیولین سال تقسیم ۹۷٫۰۲۰۴ - ۶٫۲۷۶۵۱۲) = نبوی قمری، اس کلیے کے عملی اطلاق میں ہم عام عیسوی سال ۳۶۵ دن کا اور لیپ کا عیسوی سال ۳۶۶ دن کا لیں گے۔ قمری سال ۳۵۴ دن کا اور قمری مہینہ ۲۹٫۵ دن کا لیں گے۔ اب چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ مثلاً ہمیں یکم جنوری ۶۲۰ عیسوی جیولین کی سال نبوی قمری میں تحویل مطلوب ہے۔ (۶۲۰ تقسیم ۹۷٫۰۲۰۴ - ۶٫۲۷۶۵۱۲) = ۱۱٫۳۸۹۶۶، (۰٫۳۸۹۶۶ × ۱۲) = ۴٫۶۷۵۹۲، یعنی چار قمری مہینے پورے ہو کر پانچواں مہینہ جمادی الاولیٰ کا رواں تھا۔ (۰٫۶۷۵۹۲ × ۲۹٫۵) = ۱۹٫۹ = ۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۱/نبوی قمری، تاریخِ قران ۱۲/دسمبر ۶۱۹ عیسوی جیولین بوقت ۱۲:۰۱، پس یکم جمادی الاولیٰ = ۱۴ دسمبر، ۲۰ جمادی الاولیٰ = (۱۴ دسمبر + ۱۹) = ۳۳-۳۱ دن دسمبر کے) = ۲ جنوری ۶۲۰ عیسوی، یہاں ایک دن کا فرق پڑا ہے۔ وقتِ قِران کی روشنی میں یکم جنوری ۶۲۰ عیسوی جیولین کے مقابل سالِ نبوی قمری کی صحیح تاریخ ۱۹/جمادی الاولیٰ ۱۱/نبوی قمری ہے۔

۲۔ مثلاً ہم ۲۶ اگست ۶۱۴ عیسوی جیولین کو سالِ نبوی قمری میں بدلنا چاہتے ہیں۔ (۲۳۷ تقسیم

۳۶۵+۶۱۴) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۶۵۱۲ء۶۲۷ = ۸۷۴۶۴ء۵، (۱۲× ۸۷۴۶۴ء) = ۴۹۵۶۸ء۱۰، پس رواں قمری مہینہ (۱+۱۰) = ۱۱ = ذی قعدہ، (۴۹۵۶۸ء۵ × ۲۹ء۵) = ۱۴ء۶ = ۱۵ ذی قعدہ ۵ نبوی قمری، تاریخِ قِران ۱۱/اگست ۶۱۴ عیسوی جیولین بوقت ۴۵:۰۷، پس چاند کی پہلی تاریخ یعنی یکم ذی قعدہ = ۱۳/اگست، ۱۵/ذی قعدہ = (۱۳+۱۴) = ۲۷ اگست، یہاں بھی ایک دن کا فرق پڑا ہے۔ وقتِ قِران کی روشنی میں ۲۶ اگست ۶۱۴ عیسوی جیولین کے مقابل سالِ نبوی قمری کی صحیح تاریخ ۱۴/ذی قعدہ ۵ نبوی قمری ہے۔

چونکہ نبوی قمری سال کو ۱۴/ سے تفریق کرنے سے قبل ہجرت قمری سال برآمد ہوتا ہے لہٰذا عیسوی جیولین کو سالِ نبوی قمری میں لانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہم پہلے اسے قبلِ ہجرت قمری تقویم میں لائیں اور پھر اسے نبوی قمری تقویم میں بدل لیں۔ عیسوی جیولین کو قبلِ ہجرت قمری تقویم میں لانے کا کلیہ ہم نے مقالے کی پہلی قسط میں مع امثلہ تفصیل سے بیان کیا تھا۔ اس کی روشنی میں ہم مذکورہ بالا دونوں مثالوں کی پڑتال کرتے ہیں۔

۱۔ یکم جنوری ۶۲۰ عیسوی جیولین = ۶۲۰ تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۶۵۵۷ء۶۴۲) = -۶۱۴۸۴ء۳، (-۶۱۴۸۴ء× ۱۲) = -۳۷۸۰۸ء۷، پس مثبت سمت میں قمری مہینہ = (۱۲-۷) = ۵ = جمادی الاولیٰ، (-۳۷۸۰۸ء×۲۹ء۵ + ۳۰ء۵) = ۱۹ء۳ = ۱۹ جمادی الاولیٰ ۳ قبل ہجرت قمری، اسے نبوی قمری تقویم میں بدلنے سے نبوی قمری سال (۱۴-۳) = ۱۱ نبوی قمری، پس مطلوبہ تاریخ ۱۹/ جمادی الاولیٰ ۱۱/ نبوی قمری برآمد ہوئی۔

۲۔ ۲۶ اگست ۶۱۴ عیسوی جیولین = (۲۳۷ تقسیم ۳۶۵+۶۱۴) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۶۵۵۷ء ۶۴۲ = -۱۲۹۸۶ء۹، (-۱۲۹۸۶ء×۱۲) = -۵۵۸۳۲ء۱، پس مثبت سمت میں قمری مہینہ = (۱۲-۱) = ۱۱ = ذی قعدہ، (-۵۵۸۳۲ء×۲۹ء۵ + ۳۰ء۵) = ۱۴ء۰۲ = ۱۴/ذی قعدہ ۹ قبل ہجرت قمری، اسے نبوی قمری تقویم میں بدلنے سے سالِ نبوی قمری (۱۴-۹) = ۵ نبوی قمری، پس مطلوبہ قمری تاریخ ۱۴/ذی قعدہ ۵ نبوی قمری برآمد ہوئی۔

چونکہ شرعی استناد صرف ہجری تقویم کو حاصل ہے لہٰذا اصولاً تمام تخریجات ہجری قمری اور قبلِ ہجرت قمری تقویم میں ہونی چاہئیں۔ قبلِ ہجرت قمری تقویم منفی سمت کی تقویم ہے، اس کے متعلق تحویلی قواعد چونکہ نسبتاً مشکل ہیں لہٰذا بغرضِ سہولت سال میلادی قمری کی طرح سالِ نبوی قمری کے لئے بھی مذکورہ بالا تحویلی قواعد وضع کئے گئے ہیں اور مکی دور کی متعلقہ حسابی تخریجات میں انہی سے کام لیا گیا ہے۔

مکی دور کا توقیتی مطالعہ

مدنی دور میں چونکہ ایک عظیم اسلامی ریاست وجود پذیر ہو چکی تھی اور مسلمانوں پر جہاد فرض ہونے سے غزوات و سرایا کا سلسلہ چل پڑا تھا لہٰذا مدنی دور کے غزوات و سرایا اور دیگر واقعات و حوادث کی توقیت کا جو اہتمام ہوا ہے، مکی دور میں ایسا نہیں ہوا۔ مکی دور میں رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے قمری تقویم کے مطابق کوئی ۵۵ سال بنتے ہیں جن میں چالیس سال ظہورِ رسالت سے قبل اور کوئی دو سال فترتِ وحی کے زمانے کے اور بقیہ کوئی تیرہ سال ہجرت سے قبل تک کے ہیں۔ قبلِ بعثت سالوں کے لئے میلادی قمری تقویم اور بعثت کے بعد کے سالوں کے لئے نبوی قمری تقویم اور ان سے متعلق قواعدِ تحویل کو بالتفصیل زیرِ بحث لایا جا چکا ہے۔ مدنی دور کے توقیتی مطالعے میں ہمارا طریقِ کار یہ رہا ہے کہ تقابلی تقویمی جدول تیار کی گئی اور پھر اُس کی روشنی میں ہر واقعے کی توقیت کو فرداً فرداً زیرِ بحث لایا گیا۔ کتبِ سیرت میں مکی دور کے سالانہ واقعات و حوادث کی تعداد مدنی دور کے سالانہ واقعات و حوادث کی تعداد کے مقابلے میں بہت کم ہے نیز اُن واقعات کی توقیت کا خاص اہتمام بھی نہیں ہوا ہے۔ اکثر و بیشتر واقعات کے صرف متعلقہ سال ہی بیان کئے گئے ہیں۔ مہینے عموماً اور تواریخ خصوصاً مذکور نہیں۔ ان دنوں مکہ مکرمہ میں صرف قمریہ شمسی تقویم ہی رائج تھی جبکہ مدینہ منورہ میں قمریہ شمسی اور قمری دونوں تقاویم چل رہی تھیں۔ اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ہم نے مناسب سمجھا ہے کہ چونکہ ہم رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے ۶۵ قمری سالوں کا صرف تاریخی نقطۂ نگاہ ہی سے نہیں بلکہ تقویمی مقاصد کے لئے بھی مطالعہ کر رہے ہیں، لہٰذا مدنی دور کے لئے اختیار کئے گئے طریقے میں مکی دور کے لئے یوں تبدیلی لائی جائے کہ مکی دور کے ۵۵ قمری سالوں کی تقابلی تقویمی جداول یکجا پیش کر دی جائیں اور ان کے آخر میں مدنی دور کی تقابلی تقویمی جداول کو بھی ملحق کر دیا جائے تاکہ پورے ۶۵ قمری سالوں (۶۳ قمریہ شمسی سالوں) کے تقویمی مطالعے میں مزید آسانی ہو کیونکہ مدنی دور کی تقابلی جداول ہر سال کے واقعات کے ساتھ الگ الگ ملحق ہونے کی وجہ سے یکجا نہیں پیش کی گئی تھیں، بلکہ مختلف مقامات پر منتشر ہیں۔

ان جداول میں حسبِ معمول ہم نے قمریہ شمسی تقویم کو مقدم رکھا ہے اور اس کے ساتھ حسبِ ضرورت قمری تقاویم (میلادی قمری، نبوی قمری، ہجری قمری و قبلِ ہجرت قمری) کو رکھتے ہوئے عیسوی جیولین تقویم سے ان کا تقابل کیا ہے کیونکہ قمریہ شمسی تقویم کی منسوخی رسولِ اکرم ﷺ کی رحلت سے صرف تین ماہ قبل ذی الحجہ ۱۰ ہجری قمری میں حجۃ الوداع کے موقع پر ہوئی تھی۔ ہم نے ہر قمریہ شمسی سال کی یکم محرم

کے مقابل عیسوی جیولین اور خالص قمری تقویم کی تواریخ اور متعلقہ ایام ہفتہ کی تخریج ان حسابی قواعد کے تحت کی ہے جو ہم نے اس مقصد کے لئے حسبِ ضرورت وضع کئے ہیں اور ان تخریجات کی پڑتال برطانوی رصدگاہ گرین وِچ کی جاری کردہ متعلقہ تواریخِ قِران کی روشنی میں کی ہے تاکہ ان تخریجات کے صحیح ہونے پر کامل اطمینان ہو سکے۔ اس کے بعد صَفر سے ذی الحجہ (قمریہ شمسی) تک کے بقیہ مہینوں کے لئے یکم تاریخ اور اس کے متعلقات کو زمنی ترتیب کے ساتھ پیش کرتے ہوئے قِران شمس وقمر کی متعلقہ تواریخ اور اوقات بھی دیئے ہیں۔ ان مکمل تقابلی تقویمی جداول کے بعد انشاء اللہ العزیز مکی دور کے واقعات کو فرداً فرداً زیرِ بحث لاتے ہوئے ان کی توقیتی جداول حسبِ موقع وضرورت پیش کی جائیں گی لیکن مکمل تقابلی جداول کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔ مکی دور کے آخر میں مکی اور مدنی ہر دو ادوار کے واقعات وحوادث کی توقیتی جداول بطورِ ضمیمہ یکجا کر دی جائیں گی تاکہ انہیں ایک ہی نظر میں دیکھا جا سکے۔ آئندہ جداول میں ہم نے ان قمری تواریخ کو ایک دن مؤخر کیا ہے جب قِران شمس وقمر ۲۰ بجے یا اس کے بعد ہوا ہو گو ۲۰ گھنٹے کی عمر کا چاند بعض اوقات نظر آ جاتا ہے۔ قبلِ ہجرت کے لئے ہم نے ''ق ھ'' علامت رکھی ہے۔

تقابلی تقویمی جداول (حصہ الف)

(میلادی قمریہ شمسی وقمری تقویم)

تقابلی تقویمی جدول: ۱

۱ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱-۲ میلادی قمری بمطابق ۵۶۹-۵۷۰ عیسوی جیولین، بمطابق ۴۳۳۰ خلیقہ-عبرانی (مکبوس)،

۲۲۸ ویں عبرانی میطونی دور کا سترہواں سال

یکم ستمبر ۵۶۹ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۶۹) تقسیم ۴ ۰۲۰ ۹۷ء-۵۸۵ء۶۵۱۷ =۵۰۹۰۹ء۱، (۵۰۹۰۹ء × ۱۲) = ۱۰۹۰۸ء۶، (۱۰۹۰۸ء × ۲۹ء۵) =۳ء۲۱ = ۳ رجب المیلادی قمری، پس یکم رجب ۱ر میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱ر میلادی قمریہ شمسی = ۳۰ اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین، تاریخِ قِران ۲۸ اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین بوقت ۴۵:۰۳، ۳۰ اگست ۵۶۹ عیسوی جیولین کا دن = (۵۶۸ × ۲۵ء۱+۲۴۲) = ۹۵۲، (۹۵۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صِفر = جمعۃ المبارک۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۳۰ اگست ۵۶۹ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ا میلادی (۵۳ قبل ہجرت)	یکم رجب ا میلادی (۵۵ قبل ہجرت)	۲۸ اگست	۰۳:۴۵
۲۸ ستمبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم شعبان	۲۶ ستمبر	۱۲:۵۳
۲۸ اکتوبر	سوموار	یکم ربیع الاول	یکم رمضان	۲۵ اکتوبر	۲۲:۴۰
۲۶ نومبر	منگل	یکم ربیع الثانی	یکم شوال	۲۴ نومبر	۰۹:۳۱
۲۶ دسمبر	جمعرات	یکم جمادی الاولیٰ	یکم ذی قعدہ	۲۳ دسمبر	۲۱:۳۰
۲۴ جنوری ۵۷۰ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی الاخریٰ	یکم ذی الحجہ	۲۲ جنوری	۱۰:۳۲
۲۳ فروری	اتوار	یکم رجب	یکم محرم ۲ میلادی (۵۴ قبل ہجرت)	۲۱ فروری	۰۰:۳۳
۲۴ مارچ	سوموار	یکم شعبان	یکم صفر	۲۲ مارچ	۱۵:۳۲
۲۳ اپریل	بدھ	یکم رمضان	یکم ربیع ا	۲۱ اپریل	۰۷:۱۳
۲۳ مئی	جمعہ	یکم شوال	یکم ربیع ۲	۲۰ مئی	۲۲:۵۷
۲۱ جون	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی ا	۱۹/جون	۱۳:۵۵
۲۱ جولائی	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۲	۱۹/جولائی	۰۳:۳۳
۱۹/اگست	منگل	یکم ذی الحجہ (کبیسہ)	یکم رجب	۱۷/اگست	۱۵:۵۱

تقابلی تقویمی جدول:۲

۲ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲-۳ میلادی قمری، بمطابق ۵۷۰-۵۷۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۱ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۲۸ویں عبرانی میطونی دور کا اٹھارہواں سال

یکم ستمبر ۵۷۰ عیسوی جیولین = ۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۰) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۲ء۵۳۹۸، (ء۵۳۹۸ × ۱۲) = ۶ء۴۷۷۶، (ء۴۷۷۶ × ۲۹ء۵) = ۱۴ء۰۸ = ۱۴ رجب ۲ میلادی قمری، پس یکم شعبان ۲ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۴) = ۱۸ ستمبر ۵۷۰ عیسوی، تاریخِ قِران ۱۶/ستمبر ۵۷۰ عیسوی جیولین بوقت ۰۳:۱۷، ۱۸/ستمبر ۵۷۰ عیسوی جیولین کا دن = (۵۶۹ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۱) = ۹۷۲، (۹۷۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران

۱۸/ستمبر ۵۷۰عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۲ میلادی (۵۲ قبل ہجرت)	یکم شعبان ۲ میلادی (۵۴ قبل ہجرت)	۱۶/ستمبر	۰۳:۱۷
۱۷/اکتوبر	جمعہ	یکم صفر	یکم رمضان	۱۵/اکتوبر	۱۴:۱۹
۱۶نومبر	اتوار	یکم ربیع ا/	یکم شوال	۱۴نومبر	۰۱:۱۵
۱۵دسمبر	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم ذی قعدہ	۱۳/دسمبر	۱۲:۰۵
۱۴جنوری۵۷۱عیسوی	بدھ	یکم جمادی ا/	یکم ذی الحجہ	۱۱/جنوری	۲۲:۵۲
۱۲فروری	جمعرات	یکم جمادی۲	یکم محرم ۳ میلادی (۵۳ قبل ہجرت)	۱۰/فروری	۰۹:۵۱
۱۴مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم صفر	۱۱/مارچ	۲۱:۲۹
۱۲/اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم ربیع ۱	۱۰/اپریل	۱۰:۱۲
۱۲مئی	منگل	یکم رمضان	یکم ربیع ۲	۱۰/مئی	۰۰:۰۳
۱۰جون	بدھ	یکم شوال	یکم جمادی ا	۸جون	۱۴:۴۷
۱۰/جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی۲	۸جولائی	۰۵:۵۳
۹اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم رجب	۶اگست	۲۱:۰۰

تقابلی تقویمی جدول:۳

۳ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳-۴ میلادی قمری بمطابق ۵۷۱-۵۷۲عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۲خلیقہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۸ویں عبرانی میطونی دور کا آخری یعنی اُنیسواں سال

یکم ستمبر ۵۷۱عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵+۵۷۱) تقسیم ۴۲۰۴،۹۷ - ۵۸۵،۶۵۱۷ =۱۵۰۷۵،۳،(۱۲x،۵۷۰۵۱)=۱۲،۴۶۱۲،۶،(۸۴۶۱۲،x۲۹،۵)=۹،۲۴=۲۵ رجب ۳ میلادی قمری، پس یکم شعبان ۳ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۵) = ۷ستمبر ۵۷۱ عیسوی، تاریخ قران ۵ستمبر ۵۷۱عیسوی جیولین بوقت ۱۱:۴۹، ۷ستمبر ۵۷۱عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۰ x ۲۵،۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۵۰)=۹۶۲،(۹۶۲تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۳=سوموار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران

۷ ستمبر ۵۷۱ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۳ میلادی (۵۱ قبل ہجرت)	یکم شعبان ۳ میلادی (۵۳ قبل ہجرت)	۵ ستمبر	۱۱:۴۹
۷ اکتوبر	بدھ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم رمضان	۵ اکتوبر	۰۲:۰۵
۵ نومبر	جمعرات	یکم صفر	یکم شوال	۳ نومبر	۱۵:۲۵
۵ دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم ذی قعدہ	۳ دسمبر	۰۳:۳۳
۳ جنوری ۵۷۲ عیسوی	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم ذی الحجہ	یکم جنوری	۱۴:۳۰
۲ فروری	منگل	یکم جمادی ۱	یکم محرم ۴ میلادی (۵۲ قبل ہجرت)	۳۱ جنوری	۰۰:۳۴
۲ مارچ	بدھ	یکم جمادی ۲	یکم صفر	۲۹ فروری	۱۰:۱۵
یکم اپریل	جمعہ	یکم رجب	یکم ربیع ۱	۲۹ مارچ	۲۰:۰۴
۳۰ اپریل	ہفتہ	یکم شعبان	یکم ربیع ۲	۲۸ اپریل	۰۶:۳۰
۲۹ مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم جمادی ۱	۲۷ مئی	۱۷:۵۹
۲۸ جون	منگل	یکم شوال	یکم جمادی ۲	۲۶ جون	۰۶:۵۳
۲۸ جولائی	جمعرات	یکم ذی قعدہ	یکم رجب	۲۵ جولائی	۲۱:۱۹
۲۶ اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم شعبان	۲۴ اگست	۱۳:۴۳

تقابلی تقویم جدول:۴

۴ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۴-۵ میلادی قمری بمطابق ۵۷۲-۵۷۳ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۳ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا پہلا سال

یکم ستمبر ۵۷۲ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۵۷۲) تقسیم ۴۰۲۰۷۹ء-۷۱۵۶ء۵۸۵ = ۶۰۲۱۶ء۴، (۶۰۲۱۶ء × ۱۲) = ۲۲۵۹۲ء۷، (۲۲۵۹۲ء × ۲۹ء۵) = ۶۶ء۶ = ۷ شعبان ۴ میلادی قمری، پس یکم رمضان ۴ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۴ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۷) = ۲۵ ستمبر ۵۷۲ عیسوی، تاریخِ قران ۲۳ ستمبر ۵۷۲ عیسوی جیولین بوقت ۰۶:۵۳، ۲۵ ستمبر ۵۷۲ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۱ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۹) = ۹۸۲، (۹۸۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران

۲۵ستمبر۵۷۲عیسوی	اتوار	یکم محرم۴ میلادی (۵۰قبل ہجرت)	یکم رمضان۴ میلادی (۵۲قبل ہجرت)	۲۳ستمبر	۰۶:۵۳
۲۵اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم شوال	۲۲اکتوبر	۲۳:۴۸
۲۳نومبر	بدھ	یکم ربیع۱	یکم ذی قعدہ	۲۱نومبر	۱۵:۱۷
۲۳دسمبر	جمعہ	یکم ربیع۱	یکم ذی الحجہ	۲۱دسمبر	۰۴:۴۶
۲۱جنوری۵۷۳عیسوی	ہفتہ	یکم جمادی۱	یکم محرم۵ میلادی (۵۱قبل ہجرت)	۱۹/جنوری	۱۶:۲۱
۲۰فروری	سوموار	یکم جمادی۲	یکم صفر	۱۸فروری	۰۲:۲۵
۲۱مارچ	منگل	یکم رجب	یکم ربیع۱/ر	۱۹/مارچ	۱۱:۲۵
۲۰اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم ربیع ۲	۱۷/اپریل	۱۹:۴۶
۱۹/مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم جمادی۱/ر	۱۷/مئی	۰۴:۰۷
۱۷/جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم جمادی۲	۱۵/جون	۱۳:۲۲
۱۷/جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم رجب	۱۵/جولائی	۰۰:۳۲
۱۵/اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم شعبان	۱۳/اگست	۱۴:۲۱

تقابلی تقویمی جدول:۵

۵ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۵-۶ میلادی قمری بمطابق ۵۷۳-۵۷۴عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۴خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا دوسرا سال

یکم ستمبر۵۷۳عیسوی جیولین = (۲۴۳تقسیم۳۶۵+۵۷۳)تقسیم۹۷ء۰۲۰۴-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۵ء۶۳۱۹۳، (۱۲×۶۳۱۹۳ء)=۷ء۵۸۳۱۶، (۵۸۳۱۶ء×۲۹ء۵)=۱۷ء۲ = ۱۷ شعبان ۵ میلادی قمری، پس یکم رمضان ۵ میلادی قمری بمطابق یکم محرم۵ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۷)=۱۵/ستمبر ۵۷۳عیسوی، تاریخ قِران ۱۲/ستمبر۵۷۳عیسوی جیولین بوقت ۰۶:۵۵، پس صحیح تاریخ ۱۴/ستمبر۵۷۳ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۲×۲۵ء۱)+۲۵۷)=۹۷۲، (۹۷۲تقسیم۷کا باقی ماندہ)=۶ = جمعرات۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قِران	وقتِ قِران
۱۴ستمبر۵۷۳عیسوی	جمعرات	یکم محرم۵ میلادی (۴۹قبل ہجرت)	یکم رمضان۵ میلادی (۵۱قبل ہجرت)	۱۲ستمبر	۰۶:۵۵

۱۴/اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم شوال	۱۲/اکتوبر	۰۱:۱۹
۱۲نومبر	اتوار	یکم ربیع۱	یکم ذی قعدہ	۱۰/نومبر	۱۹:۵۷
۱۲دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم ذی الحجہ	۱۰دسمبر	۱۳:۱۹
۱۱جنوری ۵۷۴عیسوی	جمعرات	یکم جمادی۱	یکم محرم ۶ میلادی (۵۰ قبل ہجرت)	۹ جنوری	۰۴:۳۴
۹فروری	جمعہ	یکم جمادی۲	یکم صفر	۷فروری	۱۷:۲۶
۱۱مارچ	اتوار	یکم رجب	یکم ربیع ۱/	۹ مارچ	۰۳:۵۸
۱۹اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم ربیع ۲	۱۷اپریل	۱۲:۳۲
۸مئی	منگل	یکم رمضان	یکم جمادی ۱/	۶ مئی	۱۹:۴۹
۷جون	جمعرات	یکم شوال	یکم جمادی۲	۵ جون	۰۲:۴۹
۶ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم رجب	۴ جولائی	۱۰:۴۲
۵اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم شعبان	۲اگست	۲۰:۳۸

تقابلی تقویمی جدول:۶

۶ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۷-۶ میلادی قمری بمطابق ۵۷۴-۵۷۵عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۵خلیقہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا تیسرا سال

یکم ستمبر ۵۷۴عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۴) تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴ـ ۵۸۵٫۶۵۱۷ =٫۶۶۲۶۴، (٫۶۶۲۶۴×۱۲) = ۷٫۹۵۱۶۸، -۷ (٫۹۵۱۶۸ × ۲۹٫۵) = ۲۸٫۰۷ = ۲۸ شعبان ۶ میلادی قمری، پس یکم رمضان ۶ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۶ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۸) = ۴ستمبر ۵۷۴عیسوی، تاریخِ قران یکم ستمبر بوقت ۰۹:۲۵، پس صحیح تاریخ ۳ ستمبر ۵۷۴عیسوی، ۳ ستمبر ۵۷۴عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۳ × ۱٫۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۶) = ۹۶۲، (۹۶۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۳ستمبر ۵۷۴عیسوی	سوموار	یکم محرم ۶ میلادی (۴۸ قبل ہجرت)	یکم رمضان ۶ میلادی (۵۰ قبل ہجرت)	یکم ستمبر	۰۹:۲۵
۳اکتوبر	بدھ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم شوال	یکم اکتوبر	۰۱:۱۳

یکم نومبر	جمعرات	یکم صفر	یکم ذی قعدہ	۳۰ اکتوبر	۱۹:۲۴
یکم دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم ذی الحجہ	۲۹ نومبر	۱۴:۴۵
۳۱ دسمبر	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم محرم ۷ میلادی ۴۹ ق ھ	۲۹ دسمبر	۰۹:۴۵
۳۰ جنوری ۵۷۵ عیسوی	بدھ	یکم جمادی ۱	یکم صفر	۲۸ جنوری	۰۲:۵۲
۲۸ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۱	۲۶ فروری	۱۷:۰۸
۳۰ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم ربیع ۲	۲۸ مارچ	۰۴:۱۶
۲۸ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم جمادی ۱	۲۶ اپریل	۱۲:۵۰
۲۷ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم جمادی ۲	۲۵ مئی	۱۹:۵۱
۲۶ جون	بدھ	یکم شوال	یکم رجب	۲۴ جون	۰۲:۳۱
۲۵ جولائی	جمعرات	یکم ذی قعدہ	یکم شعبان	۲۳ جولائی	۰۹:۵۸
۲۳ اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم رمضان	۲۱ اگست	۱۹:۰۶

تقابلی تقویمی جدول: ۷

۷ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۷-۸ میلادی قمری بمطابق ۵۷۵-۵۷۶ عیسوی جیولین بمطابق ۶ ۴۳۳ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا چوتھا سال

یکم ستمبر ۵۷۵ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۵) تقسیم ۲۰۴ء۹۷۰-۲۵۱۷ء۵۸۵ = ۶۹۳۳۵ء۷، (۶۹۳۳۵ء۱۲x) = ۸ء۳۲۰۲، (۳۲۰۲ء۵x۲۹ء) = ۴۴ء۹ = ۹ رمضان ۷ میلادی قمری، پس یکم شوال ۷ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۷ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۹) = ۲۳ ستمبر ۵۷۵ عیسوی، تاریخِ قران ۲۰ ستمبر بوقت ۰۶:۳۷، پس صحیح تاریخ ۲۲ ستمبر ۵۷۵ عیسوی، ۲۲ ستمبر ۵۷۵ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۴ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بحذف کسر + ۲۶۵) = ۹۸۲، (۹۸۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۲۲ ستمبر ۵۷۵ عیسوی	اتوار	یکم محرم ۷ میلادی (۴۷ قبل ہجرت)	یکم شوال ۷ میلادی (۴۹ قبل ہجرت)	۲۰ ستمبر	۰۶:۳۷
۲۲ اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم ذی قعدہ	۱۹/ اکتوبر	۲۰:۵۶
۲۰ نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم ذی الحجہ	۱۸/ نومبر	۱۴:۰۲

۲۰ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم محرم ۸ میلادی (۴۸ قبل ہجری)	۱۸ دسمبر	۰۹:۱۷
۱۹ جنوری ۵۷۶ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ۱	یکم صفر	۱۷ر جنوری	۰۵:۰۳
۱۸ر فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۱	۱۵ر فروری	۲۳:۱۸
۱۸ر مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم ربیع ۲	۱۶ر مارچ	۱۴:۴۴
۱۷ر اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم جمادی ۱	۱۵ر اپریل	۰۲:۳۳
۱۶ر مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم جمادی ۲	۱۴ر مئی	۱۱:۵۶
۱۵ر جون	سوموار	یکم شوال	یکم رجب	۱۲ر جون	۱۹:۴۴
۱۴ر جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم شعبان	۱۲ر جولائی	۰۲:۵۸
۱۲ر اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم رمضان	۱۰ر اگست	۱۰:۳۲

تقابلی تقویمی جدول:۸

۸ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۸-۹ میلادی قمری، بمطابق ۵۷۶-۵۷۷ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۷ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا پانچواں سال

یکم ستمبر ۵۷۶ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۵۷۶) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء- ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۸ء۲۵۷، (۲۵۷ء × ۱۲) = ۷ء۸، (۷ء۵ × ۲۹ء۵) = ۲۰ء۶۵ = ۲۱ رمضان ۸ میلادی قمری، پس یکم شوال ۸ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۸ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۱) = ۱۱ ستمبر ۵۷۶ عیسوی، تاریخِ قِران ۸ ستمبر بوقت ۱۹:۱۰، پس صحیح تاریخ ۱۰ر ستمبر ۵۷۶ عیسوی، ۱۰ ستمبر ۵۷۶ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۵ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۴) = ۹۷۲، (۹۷۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخِ قِران	وقتِ قِران
۱۰ ستمبر ۵۷۶ عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۸ میلادی (۴۶ قبل ہجرت)	یکم شوال ۸ میلادی (۴۸ قبل ہجرت)	۸ ستمبر	۱۹:۱۰
۱۰ر اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم ذی قعدہ	۸ اکتوبر	۰۵:۳۷
۸ نومبر	اتوار	یکم ربیع ۱	یکم ذی الحجہ	۶ نومبر	۱۸:۳۳
۸ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم محرم ۹ میلادی (۴۷ قبل ہجرت)	۶ دسمبر	۱۰:۲۰

۷جنوری ۵۷۷عیسوی	جمعرات	یکم جمادی۱	یکم صفر	۵جنوری	۰۴:۲۸
۶فروری	ہفتہ	یکم جمادی۲	یکم ربیع۱	۳فروری	۲۳:۲۹
۷مارچ	اتوار	یکم رجب	یکم ربیع۲	۵مارچ	۱۷:۳۲
۶اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم جمادی۱	۴اپریل	۰۹:۲۳
۶مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم جمادی۲	۳مئی	۲۲:۴۱
۴جون	جمعہ	یکم شوال	یکم رجب	۲جون	۰۹:۴۴
۳جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم شعبان	یکم جولائی	۱۹:۰۵
۲اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم رمضان	۳۱جولائی	۰۳:۲۵

تقابلی تقویمی جدول:۹

۹ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۹-۱۰ میلادی قمری بمطابق ۵۷۷-۵۷۸عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۸خلیقہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا چھٹا سال

یکم ستمبر ۵۷۷عیسوی جیولین = (۲۴۳تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۷) تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۹ء۷۵۴۷۸، (ء۷۵۴۷۸×۱۲) = ۹ء۰۵۷۳۶، (ء۰۵۷۳۶×۲۹ء۵) = ۱ء۶۹ = ۲شوال میلادی قمری، پس یکم شوال ۹ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۹ میلادی قمریہ شمسی = ۳۱ اگست ۵۷۷عیسوی، تاریخِ قران ۲۹ اگست بوقت ۱۱:۳۱، ۳۱ اگست ۵۷۷عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۶×۲۵ء۱+۲۴۳) = ۹۶۳، (۹۶۳تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۳۱ اگست ۵۷۷عیسوی	منگل	یکم محرم ۹ میلادی (۴۵قبل ہجرت)	یکم شوال ۹ میلادی (۴۷قبل ہجرت)	۲۹ اگست	۱۱:۳۱
۳۰ ستمبر	جمعرات	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ذی قعدہ	۲۷ ستمبر	۲۰:۱۲
۲۹ اکتوبر	جمعہ	یکم صفر	یکم ذی الحجہ	۲۷ اکتوبر	۰۶:۱۶
۲۷ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع۱	یکم محرم ۱۰ر میلادی (۴۶قبل ہجرت)	۲۵ نومبر	۱۸:۲۰
۲۷ دسمبر	سوموار	یکم ربیع۲	یکم صفر	۲۵ دسمبر	۰۸:۳۳

۲۶ جنوری ۵۷۸ عیسوی	بدھ	یکم جمادی ا	یکم ربیع ا	۲۴ جنوری	۰۰:۳۱
۲۴ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۲	۲۲ فروری	۱۷:۲۲
۲۶ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم جمادی ا	۲۴ مارچ	۰۲:۱۲
۲۵ اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم جمادی ۲	۲۳ اپریل	۱۰:۱۶
۲۴ مئی	منگل	یکم رمضان	یکم رجب	۲۲ مئی	۱۶:۵۹
۲۳ جون	جمعرات	یکم شوال	یکم شعبان	۲۱ جون	۰۵:۵۷
۲۲ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم رمضان	۲۰ جولائی	۱۷:۱۰
۲۱ اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم شوال	۱۹ اگست	۰۳:۰۳

تقابلی تقویمی جدول: ۱۰

۱۰ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۰-۱۱ میلادی قمری بمطابق ۵۷۸-۵۷۹ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۳۹ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا ساتواں سال

یکم ستمبر ۵۷۸ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۸) تقسیم ۴۰۲۰۴ء ۹۷ - ۶۵۱۷ء ۵۸۵ = ۷۸۵۴۹ء ۱۰، (۷۸۵۴۹ء ۱۲x) = ۴۲۵۸۸ء ۹، (۴۲۵۸۸ء x ۲۹ء۵) = ۱۲ء۵۶ = ۱۳ = ۱۳ر شوال میلادی قمری، پس یکم ذی قعدہ ۱۰ر میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۰ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۳) = ۱۹ر ستمبر ۵۷۸ عیسوی، تاریخ قِران ۱۷ر ستمبر بوقت ۱۲:۲۲، ۱۹ر ستمبر ۵۷۸ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۷ x ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۲) = ۹۸۳، (۹۸۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۹ ستمبر ۵۷۸ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۱۰ میلادی (۴۴ قبل ہجرت)	یکم ذی قعدہ ۱۰ میلادی (۴۶ قبل ہجرت)	۱۷ر ستمبر	۱۲:۲۲
۱۹ر اکتوبر	بدھ	یکم صفر	یکم ذی الحجہ	۱۶ر اکتوبر	۲۱:۵۷
۱۷ نومبر	جمعرات	یکم ربیع ا	یکم محرم ۱۱ر میلادی (۴۵ قبل ہجرت)	۱۵ر نومبر	۰۸:۲۱
۱۶ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم صفر	۱۴ر دسمبر	۱۹:۴۶
۱۵ جنوری ۵۷۹ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ار	یکم ربیع ا	۱۳ر جنوری	۰۸:۰۹

۱۴/فروری	منگل	یکم جمادی۲	یکم ربیع ۲	۱۱/فروری	۲۱:۲۶
۱۵مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم جمادی۱	۱۳/مارچ	۱۱:۳۸
۱۴/اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم جمادی۲	۱۲/اپریل	۰۲:۴۴
۱۳/مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم رجب	۱۱/مئی	۱۸:۲۱
۱۲/جون	سوموار	یکم شوال	یکم شعبان	۱۰/جون	۰۹:۴۶
۱۲/جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم رمضان	۱۰/جولائی	۰۰:۱۴
۱۰/اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم شوال	۸اگست	۱۳:۲۵

تقابلی تقویمی جدول:۱۱

۱۱ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۱-۱۲ میلادی قمری بمطابق ۵۷۹-۵۸۰ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۰ خلیقہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا آٹھواں سال

یکم ستمبر ۵۷۹ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۷۹) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۵۸۵،۶۵۱۷ =۱۱،۸۱۶۲، (۸۱۶۲ء × ۱۲) =۹،۷۹۴۴، (۷۹۴۴ء × ۲۹،۵) =۲۳،۴۳ =۲۳ =۲۳ شوال ۱۱ میلادی قمری، پس یکم ذی قعدہ ۱۱/میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۱/میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۳) = ۹ ستمبر ۵۷۹ عیسوی، تاریخ قِران ۷ ستمبر بوقت ۰۱:۳۱، ۹ ستمبر ۵۷۹ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۸ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر +۲۵۲) =۹۷۴، (۹۷۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) =۱ = ہفتہ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۹ستمبر ۵۷۹عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۱۱/میلادی (۴۳قبل ہجرت)	یکم ذی قعدہ ۱۱میلادی (۴۵قبل ہجرت)	۷ستمبر	۰۱:۳۱
۱۸اکتوبر	اتوار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ذی الحجہ	۱۶اکتوبر	۱۲:۵۹
۷نومبر	منگل	یکم صفر	یکم محرم ۱۲میلادی (۴۴قبل ہجرت)	۵نومبر	۰۰:۰۹
۶دسمبر	بدھ	یکم ربیع۱	یکم صفر	۴دسمبر	۱۱:۰۷
۵جنوری ۵۸۰عیسوی	جمعہ	یکم ربیع۲	یکم ربیع۱	۲جنوری	۲۱:۵۴
۳فروری	ہفتہ	یکم جمادی۱	یکم ربیع ۲	یکم فروری	۰۸:۳۳

۳ مارچ	اتوار	یکم جمادی۲	یکم جمادی۱	یکم مارچ	۱۹:۳۳
۲ اپریل	منگل	یکم رجب	یکم جمادی۲	۳۱ مارچ	۰۷:۲۳
۲ مئی	جمعرات	یکم شعبان	یکم رجب	۲۹ اپریل	۲۰:۲۴
۳۱ مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم شعبان	۲۹ مئی	۰۱:۳۴
۳۰ جون	اتوار	یکم شوال	یکم رمضان	۲۸ جون	۰۱:۳۰
۲۹ جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم شوال	۲۷ جولائی	۱۶:۴۷
۲۸ اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم ذی قعدہ	۲۶ اگست	۰۸:۰۲

تقابلی تقویمی جدول:۱۲

۱۲ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۲-۱۳ میلادی قمری بمطابق ۵۸۰-۵۸۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۱ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا نواں سال

یکم ستمبر ۵۸۰ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۵۸۰) تقسیم ٫۹۷۰۲۰۴ - ۵۸۵٫۶۵۱۷ = ۱۲٫۸۴۷۸۵، (٫۸۴۷۸۵ × ۱۲) = ۱۰٫۱۷۴۲، (٫۱۷۴۲ × ۲۹٫۵) = ۵٫۱۳ = ۵ ذی قعدہ ۱۲/ میلادی قمری، پس یکم ذی الحجہ ۱۲/ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۲/ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۵) = ۲۷ ستمبر ۵۸۰ عیسوی، تاریخِ قِران ۲۴ ستمبر بوقت ۲۲:۵۶، ۲۷ ستمبر ۵۸۰ عیسوی جیولین کا دن = (۵۷۹ × ۱٫۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۷۱) = ۹۹۴، (۹۹۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۷ ستمبر ۵۸۰ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۱۲ میلادی (۴۲ قبل ہجرت)	یکم ذی الحجہ ۱۲ میلادی (۴۴ ق ھ)	۲۴ ستمبر	۲۲:۵۶
۲۶ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم محرم ۱۳/ میلادی (۴۳ قبل ہجرت)	۲۴ اکتوبر	۱۳:۰۴
۲۵ نومبر	سوموار	یکم ربیع الاول	یکم صفر	۲۳ نومبر	۰۲:۰۱
۲۴ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۱	۲۲ دسمبر	۱۳:۳۵
۲۳ جنوری ۵۸۱ عیسوی	جمعرات	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۲	۲۰ جنوری	۲۳:۵۸
۲۱ فروری	جمعہ	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۱	۱۹/ فروری	۰۹:۳۷

۲۲ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم جمادی ۲	۲۰ مارچ	۱۹:۰۳
۲۱ اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم رجب	۱۹/اپریل	۰۴:۵۲
۲۰ مئی	منگل	یکم رمضان	یکم شعبان	۱۸/مئی	۱۵:۳۳
۱۹/جون	جمعرات	یکم شوال	یکم رمضان	۱۷/جون	۰۳:۳۳
۱۸/جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم شوال	۱۶/جولائی	۱۷:۱۶
۱۷/اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم ذی قعدہ	۱۵/اگست	۰۸:۵۰

تقابلی تقویمی جدول: ۱۳

۱۳ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۳-۱۴ میلادی قمری بمطابق ۵۸۱-۵۸۲ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۲ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا دسواں سال

یکم ستمبر ۵۸۱ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۸۱) تقسیم ۴ ۲۰۴۰۹۷٫-۶۵۱۷٫۵۸۵ = ۱۲٫۸۷۷۶۲، (۸۷۷۶۲٫ × ۱۲) = ۱۰٫۵۳۱۴۴، (۵۳۱۴۴٫ × ۲۹٫۵) = ۱۵٫۶۷ = ۱۶ ذی قعدہ ۱۳/میلادی قمری، پس یکم ذی الحجہ ۱۳/میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۳/میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۶) = ۱۶ ستمبر ۵۸۱ عیسوی، تاریخِ قران ۱۴/ستمبر بوقت ۰۱:۵۳، ۱۶/ستمبر ۵۸۱ عیسوی جیولین کا دن = (۵۸۰ × ۱٫۲۵ + ۲۵۹) = ۹۸۴، (۹۸۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۶ ستمبر ۵۸۱ عیسوی	منگل	یکم محرم ۱۳ میلادی (۴۱ قبل ہجرت)	یکم ذی الحجہ ۱۳ میلادی (۴۳ ق ھ)	۱۴ ستمبر	۰۱:۵۳
۱۵/اکتوبر	بدھ	یکم صفر	یکم محرم ۱۴/میلادی (۴۲ قبل ہجرت)	۱۳/کتوبر	۱۹:۲۳
۱۴/نومبر	جمعہ	یکم ربیع ۱/	یکم صفر	۱۲/نومبر	۱۱:۵۷
۱۴ دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۱	۱۲/دسمبر	۰۲:۳۶
۱۲ جنوری ۵۸۲ عیسوی	سوموار	یکم جمادی ۱/	یکم ربیع ۲	۱۰/جنوری	۱۵:۰۷
۱۱/فروری	بدھ	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۱/	۹ فروری	۰۱:۴۸
۱۲/مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم جمادی ۲	۱۰/مارچ	۱۱:۰۷

۱۰/اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم رجب	۸اپریل	۱۹:۳۲
۱۰/مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم شعبان	۸مئی	۰۳:۳۶
۸جون	سوموار	یکم شوال	یکم رمضان	۶جون	۱۲:۰۹
۸جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم شوال	۵جولائی	۲۲:۰۹
۶اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم ذی قعدہ	۴اگست	۱۰:۳۴

تقابلی تقویمی جدول:۱۴

۱۴ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۴-۱۵ میلادی قمری بمطابق ۵۸۲-۵۸۳عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۳ خلیفہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا گیارہواں سال

یکم ستمبر ۵۸۲عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۸۲) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۱۴ء۹۰۸۳۳، (۹۰۸۳۳ء×۱۲) = ۱۰ء۸۹۹۹۶، (۸۹۹۹۶ء×۲۹ء۵) = ۲۶ء۵۴ = ۲۷ ذی قعدہ ۱۴/میلادی قمری، پس یکم ذی الحجہ ۱۴/میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۴/میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۷) = ۵ ستمبر ۵۸۲ عیسوی، تاریخ قِران ۳ ستمبر بوقت ۰۱:۵۴، ۵ ستمبر ۵۸۲ عیسوی کا دن = (۵۸۱ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۸) = ۹۷۴، (۹۷۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قِران	وقتِ قِران
۵ ستمبر ۵۸۲عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۱۴/میلادی (۴۰ قبل ہجرت)	یکم ذی الحجہ ۱۴ میلادی (۴۲ قبل ہجرت)	۳ ستمبر	۰۱:۵۴
۴ اکتوبر	اتوار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم محرم ۱۵ میلادی (۴۱ قبل ہجرت)	۲/اکتوبر	۱۹:۴۴
۳ نومبر	منگل	یکم صفر	یکم صفر	یکم نومبر	۰۴:۴۱
۳ دسمبر	جمعرات	یکم ربیع ۱/	یکم ربیع ۱/	یکم دسمبر	۰۹:۰۰
۲ جنوری ۵۸۳عیسوی	ہفتہ	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۲	۳۱ دسمبر	۰۱:۲۷
۳۱ جنوری	اتوار	یکم جمادی ۱/	یکم جمادی ۱/	۲۹ جنوری	۱۵:۳۰
۲ مارچ	منگل	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۲	۲۸ فروری	۰۳:۰۴
۳۱ مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم رجب	۲۹ مارچ	۱۲:۲۶

۳۰ اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم شعبان	۲۷ اپریل	۲۰:۰۸
۲۹ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم رمضان	۲۷ مئی	۰۳:۰۱
۲۷ جون	اتوار	یکم شوال	یکم شوال	۲۵ جون	۱۰:۱۵
۲۶ جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم ذی قعدہ	۲۴ جولائی	۱۹:۰۱
۲۵ اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم ذی الحجہ	۲۳ اگست	۰۶:۲۱

تقابلی تقویمی جدول: ۱۵

۱۵ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۶ میلادی قمری بمطابق ۵۸۳-۵۸۴ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۴ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا بارہواں سال

یکم ستمبر ۵۸۳ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۸۳) تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = (ء۹۳۹۰۴ × ۱۲) = ۱۱ء۲۶۸۴۸، (ء۲۶۸۴۸ × ۲۹ء۵) = ۷ء۹۲ = ۸ ذی الحجہ ۱۵/ میلادی قمری، پس یکم محرم ۱۶/ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۵/ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۸) = ۲۴ ستمبر ۵۸۳ عیسوی، تاریخ قِران ۲۱ ستمبر بوقت ۲۰:۴۶، ۲۴ ستمبر ۵۸۳ عیسوی جیولین کا دن = (۵۸۲ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۷) = ۹۹۴، (۹۹۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر۔ جمعہ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۴ ستمبر ۵۸۳ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۱۵ میلادی (۳۹ قبل ہجرت)	یکم محرم ۱۶ میلادی (۴۰ ق ھ)	۲۱ ستمبر	۲۰:۴۶
۲۳ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم صفر	۲۱ اکتوبر	۱۳:۵۹
۲۲ نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۱	۲۰ نومبر	۰۹:۰۳
۲۲ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۲	۲۰ دسمبر	۰۴:۲۸
۲۱ جنوری ۵۸۴ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۱	۱۸/ جنوری	۲۲:۴۱
۱۹/ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۲	۱۷/ فروری	۱۴:۲۳
۲۰ مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم رجب	۱۸/ مارچ	۰۲:۵۹
۱۸/ اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم شعبان	۱۶/ اپریل	۱۲:۳۹
۱۸ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم رمضان	۱۵/ مئی	۲۰:۱۴

۱۶/جون	جمعہ	یکم شوال	یکم شوال	۱۴/جون	۰۲:۵۵
۱۵/جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم ذی قعدہ	۱۳/جولائی	۰۹:۵۲
۱۳/اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم ذی الحجہ	۱۱/اگست	۱۸:۰۷

تقابلی تقویمی جدول: ۱۶

۱۶ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۷ میلادی قمری بمطابق ۵۸۴-۵۸۵ عیسوی جیولین بمطابق

۴۳۴۵ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا تیرہواں سال

یکم ستمبر ۵۸۴ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۵۸۴) تقسیم ۴ ۹۷۰۳۰ء - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۱۶ء۹۷۰۶۹، (ء۹۷۰۶۹ × ۱۲) = ۱۱ء۶۴۸۲۸، (ء۶۴۸۲۸ × ۲۹ء۵) = ۱۹ء۱۲ = ۱۹ = ۱۹/ذی الحجہ ۱۶/میلادی قمری، پس یکم محرم ۱۷/میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۶/میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۹) = ۱۳/ستمبر ۵۸۴ عیسوی، تاریخِ قران ۱۰/ستمبر بوقت ۰۴:۲۹، پس صحیح تاریخ ۱۲/ستمبر ۵۸۴ عیسوی، ۱۲/ستمبر ۵۸۴ عیسوی جیولین کا دن = (۵۸۳ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۶) = ۹۸۴، (۹۸۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۲ستمبر ۵۸۴ عیسوی	منگل	یکم محرم ۱۶ میلادی (۳۸ قبل ہجرت)	یکم محرم ۱۷ میلادی (۳۹ ق ھ)	۱۰/ستمبر	۰۴:۲۹
۱۱/اکتوبر	بدھ	یکم صفر	یکم صفر	۹ اکتوبر	۱۷:۲۷
۱۰ نومبر	جمعہ	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۱	۸ نومبر	۰۹:۱۴
۱۰/دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۲	۸ دسمبر	۰۳:۳۲
۹ جنوری ۵۸۵ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۱	۶ جنوری	۲۳:۱۳
۷ فروری	بدھ	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۲	۵ فروری	۱۸:۲۲
۹ مارچ	جمعہ	یکم رجب	یکم رجب	۷ مارچ	۱۱:۰۷
۱۸ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم شعبان	۱۶ اپریل	۰۰:۳۸
۷ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم رمضان	۵ مئی	۱۱:۱۰
۵ جون	منگل	یکم شوال	یکم شوال	۳ جون	۱۹:۳۸

۵جولائی	جمرات	یکم ذی قعدہ	یکم ذی قعدہ	۳جولائی	۰۳:۰۶
۱۳اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم ذی الحجہ	یکم اگست	۱۰:۳۱

تقابلی تقویمی جدول: ۱۷

۱۷ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۷/میلادی قمری بمطابق ۱۸-۱۹عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۶ خلیقہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا چودھواں سال

یکم ستمبر ۵۸۵عیسوی جیولین = (۲۴۳تقسیم ۳۶۵ + ۵۸۵) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۱۷ء۰۰۰۴۷، (۱۷ء۰۰۰۴۷ × ۱۲) = ۰ء۰۰۰۵۶۴، ۰ء، (۰ء۰۰۰۵۶۴ × ۲۹ء۵) = ۰ء۰۱۶۶، کسر اعشاریہ نصف سے کم ہے لہٰذا قمری تاریخ یکم محرم ۱۸/میلادی قمری کے بجائے ۳۰ ذی الحجہ ۱۷/میلادی قمری ہوئی، پس یکم محرم ۱۸/میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۷/میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۳۰) = ۲ستمبر ۵۸۵عیسوی، تاریخِ قِران ۳۰ اگست بوقت ۱۸:۴۱، پس صحیح تاریخ یکم ستمبر ۵۸۵عیسوی، یکم ستمبر ۵۸۵عیسوی جیولین کا دن = (۵۸۴ × ۲۵ء۱ + ۲۴۴) = ۹۷۴، (۹۷۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قِران
یکم ستمبر ۵۸۵عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۱۷ میلادی (۳۷قبل ہجرت)	یکم محرم ۱۸ میلادی (۳۸قبل ہجرت)	۳۰ اگست	۱۸:۴۱
یکم اکتوبر	سوموار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم صفر	۲۹ستمبر	۰۴:۱۶
۳۰ اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم ربیع ا	۲۸ اکتوبر	۱۵:۵۷
۲۹نومبر	جمعرات	یکم ربیع الاول	یکم ربیع الثانی	۲۷نومبر	۰۶:۱۸
۲۹دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ا	۲۶دسمبر	۲۳:۱۷
۲۷ جنوری ۵۸۶عیسوی	اتوار	یکم جمادی ا	یکم جمادی ۲	۲۵ جنوری	۱۷:۵۴
۲۶فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم رجب	۲۴فروری	۱۲:۲۵
۲۸مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم شعبان	۲۶مارچ	۰۵:۱۹
۲۶اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم رمضان	۲۴اپریل	۱۹:۴۹
۲۶مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم شوال	۲۴مئی	۰۷:۵۶
۲۴جون	سوموار	یکم شوال	یکم ذی قعدہ	۲۲جون	۱۸:۰۹

۲۴ جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	۲۲ جولائی	۰۳:۰۴
۲۲ اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم محرم ۱۹ رمیلادی (۳۷ قبل ہجرت)	۲۰ اگست	۱۱:۲۳

تقابلی تقویمی جدول:۱۸

۱۸ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۱۹-۲۰ میلادی قمری بمطابق ۵۸۶-۵۸۷ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۷ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا پندرہواں سال

یکم ستمبر ۵۸۶ عیسوی جیولین = (۵۸۶+۳۶۵ تقسیم ۲۴۳) تقسیم ۴ ۹۷۰۲۰۴ء – ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۱۹ء۰۳۱۱۸، (۰ء۰۳۱۱۸×۱۲) = ۰ء۳۷۴۱۶، (۰ء۳۷۴۱۶×۲۹ء۵) = ۱۱ء۰۳ = ۱۱ محرم ۱۹ میلادی قمری، پس یکم صفر ۱۹ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۸ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۱) = ۲۱ ستمبر ۵۸۶ عیسوی، تاریخِ قران ۱۸ ستمبر بوقت ۱۹:۵۲، ۲۱ ستمبر ۵۸۶ عیسوی جیولین کا دن = (۵۸۵×۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۶۴) = ۹۹۵، (۹۹۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ۔

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۱ ستمبر ۵۸۶ عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۱۸ میلادی (۳۶ قبل ہجرت)	یکم صفر ۱۹ میلادی (۳۷ قبل ہجرت)	۱۸ ستمبر	۱۹:۵۲
۲۰ اکتوبر	اتوار	یکم صفر	یکم ربیع ۱	۱۸ اکتوبر	۰۵:۱۸
۱۸ نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۲	۱۶ نومبر	۱۶:۲۳
۱۸ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۱	۱۶ دسمبر	۰۵:۳۰
۱۷ جنوری ۵۸۷ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۲	۱۴ جنوری	۲۰:۳۰
۱۵ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم رجب	۱۳ فروری	۱۲:۴۵
۱۷ مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم شعبان	۱۵ مارچ	۰۵:۲۵
۱۶ اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم رمضان	۱۳ اپریل	۲۱:۴۴
۱۵ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم شوال	۱۳ مئی	۱۳:۰۶
۱۴ جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم ذی قعدہ	۱۲ جون	۰۳:۰۲
۱۳ جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	۱۱ جولائی	۱۵:۱۶

۱۲/اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم محرم ۲۰ میلادی (۳۶ قبل ہجرت)	۱۰/اگست	۰۱:۵۸

تقابلی تقویمی جدول:۱۹

۱۹ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۰-۲۱ میلادی قمری بمطابق ۵۸۷-۵۸۸عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۸ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دور کا سولہواں سال

یکم ستمبر ۵۸۷عیسوی جیولین = (۲۴۳تقسیم ۳۶۵ + ۵۸۷) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۲۰ء۰۶۱۸۹، (۰ء۰۶۱۸۹×۱۲) = ۰ء۷۴۲۶۸، (ء۷۴۲۶۸×۲۹ء۵) = ۲۱ء۹ = ۲۲ محرم ۲۰ میلادی قمری، پس یکم صفر ۲۰ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۱۹ر میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۲) = ۱۰ ستمبر ۵۸۷ عیسوی، تاریخِ قران ۸ ستمبر بوقت ۱۱:۴۴، ۱۰ ستمبر ۵۸۷عیسوی کا دن = (۵۸۶×۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۵۳) = ۹۸۵، (۹۸۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۰ ستمبر ۵۸۷عیسوی	بدھ	یکم محرم ۱۹ میلادی (۳۵ قبل ہجرت)	یکم صفر ۲۰ میلادی (۳۶ قبل ہجرت)	۸ ستمبر	۱۱:۴۴
۱۰/اکتوبر	جمعہ	یکم صفر	یکم ربیع ۱	۱۷ اکتوبر	۲۱:۱۹
۸ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۲	۶ نومبر	۰۷:۲۵
۷ دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۱	۵ دسمبر	۱۸:۲۲
۶ جنوری ۵۸۸عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۲	۴ جنوری	۰۶:۱۱
۴ فروری	بدھ	یکم جمادی ۲	یکم رجب	۲ فروری	۱۸:۴۹
۵ مارچ	جمعہ	یکم رجب	یکم شعبان	۳ مارچ	۰۸:۱۵
۴ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم رمضان	یکم اپریل	۲۲:۳۷
۳ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم شوال	یکم مئی	۱۳:۴۸
۲ جون	بدھ	یکم شوال	یکم ذی قعدہ	۳۱ مئی	۰۵:۲۰
۲ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	۲۹ جون	۲۰:۲۵
۳۱ جولائی	ہفتہ	یکم ذی الحجہ	یکم محرم ۲۱ میلادی (۳۵ قبل ہجرت)	۲۹ جولائی	۱۰:۲۷

تقابلی تقویمی جدول: ۲۰

۲۰ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۱-۲۲ میلادی قمری بمطابق ۵۸۸-۵۸۹ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۴۹ خلیقہ عبرانی (مکبوس)،

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا سترھواں سال

یکم ستمبر ۵۸۸ عیسوی جیولین = (۵۸۸ + ۳۶۶ تقسیم ۲۴۴) تقسیم ۴۰۲۰۴ ۹۷ء-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۲۱ء۰۹۳۵۴، (۱۲×۰ء۰۹۳۵۴)=۱ء۱۲۲۴۸، (۱ء۱۲۲۴۸×۲۹ء۵)=۳ء۶۱=۴ صفر ۲۱ میلادی قمری، پس یکم صفر ۲۱ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۰ میلادی قمری شمسی = ۲۹ اگست ۵۸۸ عیسوی، تاریخ قران ۲۷ اگست بوقت ۲۳:۱۹، پس صحیح تاریخ ۳۰ اگست ۵۸۸ عیسوی، ۳۰ اگست ۵۸۸ عیسوی جیولین کا دن = ۵۸۷ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۳) = ۹۷۶، (۹۷۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۳۰ اگست ۵۸۸ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۲۰ میلادی (۳۴ قبل ہجرت)	یکم صفر ۲۱ میلادی (۳۵ قبل ہجرت)	۲۷ اگست	۲۳:۱۹
۲۸ ستمبر	منگل	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ربیع ۱	۲۶ ستمبر	۱۱:۲۰
۲۸ اکتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم ربیع ۲	۲۵ اکتوبر	۲۲:۵۲
۲۶ نومبر	جمعہ	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۱	۲۴ نومبر	۱۰:۰۵
۲۶ دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۲	۲۳ دسمبر	۲۰:۵۸
۲۴ جنوری ۵۸۹ عیسوی	سوموار	یکم جمادی ۱	یکم رجب	۲۲ جنوری	۰۷:۳۲
۲۲ فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم شعبان	۲۰ فروری	۱۸:۰۵
۲۴ مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم رمضان	۲۲ مارچ	۰۵:۰۸
۲۲ اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم شوال	۲۰ اپریل	۱۷:۱۵
۲۲ مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم ذی قعدہ	۲۰ مئی	۰۶:۳۹
۲۱ جون	منگل	یکم شوال	یکم ذی الحجہ	۱۸ جون	۲۱:۱۰
۲۰ جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم محرم ۲۲ میلادی (۳۴ قبل ہجرت)	۱۸ جولائی	۱۲:۲۴
۱۹ اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم صفر	۱۷ اگست	۰۳:۵۴

تقابلی تقویمی جدول:۲۱

۲۱ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۲-۲۳ میلادی قمری بمطابق ۵۸۹-۵۹۰عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۰خلیقہ عبرانی، (غیر مکبوس)

۲۲۹ویں عبرانی میطونی دورکا اٹھارہواں سال

یکم ستمبر ۵۸۹عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵+۵۸۹) تقسیم ۲۰۴، ۹۷۰، ۱۷-۶۵۱، ۵۸۵ = ۲۲، ۱۲۳۳۱، (۱۲۳۳۱، ۱۲×) = ۲۹۷۲، ۴۷۷، ۱، (۴۷۹۷۲، ۴ × ۵، ۲۹) = ۱۵، ۱۴ = ۱۴ = ۱۴ صفر ۲۲ میلادی قمری، پس یکم ربیع الاول ۲۲ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۱ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۴) = ۱۸ ستمبر ۵۸۹عیسوی، تاریخ قران ۱۵ ستمبر بوقت ۱۹:۱۹، پس صحیح تاریخ ۱۷ستمبر ۵۸۹عیسوی، ۱۷ستمبر ۵۸۹عیسوی کا دن = (۵۸۸×۲۵، ۱+۲۶۰) = ۹۹۵، (۹۹۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۷ستمبر ۵۸۹عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۲۱ میلادی (۴۳قبل ہجرت)	یکم ربیع الاول ۲۲ میلادی (۴۴قبل ہجرت)	۱۵ستمبر	19:19
۱۷/اکتوبر	سوموار	یکم صفر	یکم ربیع ۲	۱۵/اکتوبر	10:11
۱۶نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۱	۱۴نومبر	00:00
۱۵دسمبر	جمعرات	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۲	۱۳دسمبر	12:23
۱۴جنوری ۵۹۰عیسوی	ہفتہ	یکم جمادی ۱	یکم رجب	۱۱جنوری	23:18
۱۲فروری	اتوار	یکم جمادی ۲	یکم شعبان	۱۰فروری	09:06
۱۳مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم رمضان	۱۱مارچ	18:22
۱۲/اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم شوال	۱۰/اپریل	03:41
۱۱مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم ذی قعدہ	۹مئی	13:38
۱۰جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم ذی الحجہ	۸جون	00:45
۹جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم محرم ۲۳ میلادی (۴۳قبل ہجرت)	۷جولائی	13:30
۱۸گست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم صفر	۱۶گست	04:12

تقابلی تقویمی جدول:۲۲

۲۲ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۳-۲۴ میلادی قمری بمطابق ۵۹۰-۵۹۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۱ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۲۹ ویں عبرانی میطونی دور کا آخری یعنی اُنیسواں سال

یکم ستمبر ۵۹۰ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۰) تقسیم ۵۸۵ء۶۵۱۷-ء۹۷۰۲۰۴

= ۲۳ء۱۵۴۰۲، (۱۵۴۰۲ء×۱۲) = ۱ء۸۴۸۲۴، (۸۴۸۲۴ء×۲۹ء۵) = ۲۵ء۰۲ = ۲۵ صفر ۲۳ میلادی قمری، پس یکم ربیع الاول ۲۳ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۲ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۵) = ۷ ستمبر ۵۹۰ عیسوی، تاریخِ قران ۴ ستمبر بوقت ۲۰:۴۷، ۷ ستمبر ۵۹۰ عیسوی کا دن (۵۸۹×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر +۲۵۰) = ۹۸۶؛ (۹۸۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۷ ستمبر ۵۹۰ عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۲۲ میلادی (۳۲ قبل ہجرت)	یکم ربیع الاول ۲۳ میلادی (۳۳ ق ھ)	۴ ستمبر	۲۰:۴۷
۱۶ اکتوبر	جمعہ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ربیع ۲	۱۴ اکتوبر	۱۴:۲۹
۵ نومبر	اتوار	یکم صفر	یکم جمادی ۱	۳ نومبر	۰۷:۵۶
۵ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۲	۲ دسمبر	۲۳:۴۸
۳ جنوری ۵۹۱ عیسوی	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم رجب	یکم جنوری	۱۳:۲۷
۲ فروری	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم شعبان	۳۱ جنوری	۰۰:۵۷
۳ مارچ	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم رمضان	یکم مارچ	۱۰:۴۵
یکم اپریل	اتوار	یکم رجب	یکم شوال	۳۰ مارچ	۱۹:۲۲
یکم مئی	منگل	یکم شعبان	یکم ذی قعدہ	۲۹ اپریل	۰۳:۲۱
۳۰ مئی	بدھ	یکم رمضان	یکم ذی الحجہ	۲۸ مئی	۱۱:۲۴
۲۹ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم محرم ۲۴ میلادی (۳۲ قبل ہجرت)	۲۶ جون	۲۰:۲۶
۲۸ جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم صفر	۲۶ جولائی	۰۷:۳۱
۲۷ اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الاول	۲۴ اگست	۲۱:۲۶

تقابلی تقویمی جدول:۲۳

۲۳ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۴-۲۵ میلادی قمری بمطابق ۵۹۱-۵۹۲ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۲ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا پہلا سال

یکم ستمبر ۵۹۱ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۱) تقسیم ۲۰۴۰۷۴ء۹ - ۵۸۵ء۶۵۱۷ =۲۴ء۱۸۴۷۳، (۱۸۴۷۳ء × ۱۲) = ۲ء۲۱۶۷۶، (۲۱۶۷۶ء × ۲۹ء۵) = ۶ء۳۹ = ۶ ربیع الاول ۲۴ میلادی قمری، پس یکم ربیع الثانی ۲۴ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۳ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۶) = ۲۶ ستمبر ۵۹۱ عیسوی، تاریخ قران ۲۳ ستمبر بوقت ۱۴:۱۷، پس صحیح تاریخ ۲۵ ستمبر ۵۹۱ عیسوی، ۲۵ ستمبر ۵۹۱ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۰ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۸) = ۱۰۰۵، (۱۰۰۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۵ ستمبر ۵۹۱ عیسوی	منگل	یکم محرم ۲۳ میلادی (۳۱ قبل ہجرت)	یکم ربیع ۲، ۲۴ میلادی (۳۲ قبل ہجرت)	۲۳ ستمبر	۱۴:۱۷
۲۵ اکتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم جمادی ا/ر	۲۳ اکتوبر	۰۹:۰۴
۲۴ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۲	۲۲ نومبر	۰۴:۰۵
۲۴ دسمبر	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم رجب	۲۱ دسمبر	۲۱:۴۱
۲۲ جنوری ۵۹۲ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم شعبان	۲۰ جنوری	۱۲:۵۹
۲۱ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم رمضان	۱۹ فروری	۰۱:۴۲
۲۱ مارچ	جمعہ	یکم رجب	یکم شوال	۱۹ مارچ	۱۲:۰۱
۲۰ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم ذی قعدہ	۱۷ اپریل	۲۰:۱۹
۱۹ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم ذی الحجہ	۱۷ مئی	۰۳:۲۳
۱۷ جون	منگل	یکم شوال	یکم محرم ۲۵ میلادی (۳۱ قبل ہجرت)	۱۵ جون	۱۰:۱۳
۱۶ جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم صفر	۱۴ جولائی	۱۸:۰۳
۱۵ اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الاول	۱۳ اگست	۰۴:۰۳

تقابلی تقویمی جدول: ۲۴

۲۴ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۵-۲۶ میلادی قمری بمطابق ۵۹۲-۵۹۳ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۳ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا دوسرا سال

یکم ستمبر ۵۹۲ عیسوی جیولین = (۵۹۲+ ۲۴۴ تقسیم ۳۶۶) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۲۵ء۲۱۶۳۸، (۲۱۶۳۸ء × ۱۲) = ۲ء۵۹۶۵۶، (۵۹۶۵۶ء × ۲۹ء۵) = ۱۷ء۵۹ = ۱۸ ربیع الاول ۲۵ میلادی قمری، پس یکم ربیع الثانی ۲۵ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۴ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۸) = ۱۴ ستمبر ۵۹۲ عیسوی، تاریخِ قِران ۱۱ ستمبر بوقت ۱۶:۵۹، پس صحیح تاریخ ۱۳ ستمبر ۵۹۲ عیسوی، ۱۳ ستمبر ۵۹۲ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۱ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۷) = ۹۹۵، (۹۹۵ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۳ ستمبر ۵۹۲ عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۲۴ میلادی (۳۰ قبل ہجرت)	یکم ربیع الثانی ۲۵ میلادی (۳۱ ق ھ)	۱۱ ستمبر	۱۶:۵۹
۱۳ اکتوبر	سوموار	یکم صفر	یکم جمادی ۱	۱۱ اکتوبر	۰۸:۵۸
۱۲ نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۲	۱۰ نومبر	۰۳:۲۲
۱۲ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم رجب	۹ دسمبر	۲۲:۵۲
۱۰ جنوری ۵۹۳ عیسوی	ہفتہ	یکم جمادی ۱	یکم شعبان	۸ جنوری	۱۷:۵۲
۹ فروری	سوموار	یکم جمادی ۲	یکم رمضان	۷ فروری	۱۰:۵۴
۱۱ مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم شوال	۹ مارچ	۰۱:۰۰
۱۰ اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم ذی قعدہ	۷ اپریل	۱۱:۵۸
۹ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم ذی الحجہ	۶ مئی	۲۰:۲۴
۷ جون	اتوار	یکم شوال	یکم محرم ۲۶ میلادی (۳۰ قبل ہجرت)	۵ جون	۰۳:۲۱
۶ جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم صفر	۴ جولائی	۱۰:۰۳
۴ اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الاول	۲ اگست	۱۷:۳۷

تقابلی تقویمی جدول: ۲۵

۲۵ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۶-۲۷ میلادی قمری بمطابق ۵۹۳-۵۹۴ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۴ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا تیسرا سال

یکم ستمبر ۵۹۳ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۳) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء - ۲۴۶۱۵ء۲۶ = (۲۴۶۱۵ء × ۱۲) = ۹۵۳۸ء۲، (۹۵۳۸ء × ۵ء۲۹) = ۲۸ ربیع الاول ۲۶ میلادی قمری، پس یکم ربیع الثانی ۲۶ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۵ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۸) = ۴ ستمبر ۵۹۳ عیسوی، تاریخِ قران یکم ستمبر بوقت ۰۲:۵۶، پس صحیح تاریخ ۳ ستمبر ۵۹۳ عیسوی، ۳ ستمبر ۵۹۳ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۲ × ۲۵ء۱ + ۲۴۶) = ۹۸۶، (۹۸۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۳ ستمبر ۵۹۳ عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۲۵ میلادی (۲۹ قبل ہجرت)	یکم ربیع الثانی ۲۶ میلادی (۳۰ ق ھ)	یکم ستمبر	۰۲:۵۶
۲ اکتوبر	جمعہ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم جمادی ا ر	۳۰ ستمبر	۱۴:۳۹
یکم نومبر	اتوار	یکم صفر	یکم جمادی ۲	۳۰ اکتوبر	۰۵:۰۵
یکم دسمبر	منگل	یکم ربیع ا ر	یکم رجب	۲۸ نومبر	۲۲:۱۳
۳۰ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم شعبان	۲۸ دسمبر	۱۷:۲۱
۲۹ جنوری ۵۹۴ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ا ر	یکم رمضان	۲۷ جنوری	۱۰:۵۴
۲۸ فروری	اتوار	یکم جمادی ۲	یکم شوال	۲۶ فروری	۰۶:۵۴
۳۰ مارچ	منگل	یکم رجب	یکم ذی قعدہ	۲۷ مارچ	۲۱:۵۸
۲۸ اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم ذی الحجہ	۲۶ اپریل	۰۹:۵۲
۲۷ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم محرم ۲۷ میلادی (۲۹ قبل ہجرت)	۲۵ مئی	۱۹:۱۴
۲۶ جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم صفر	۲۴ جون	۰۳:۰۹
۲۵ جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع الاول	۲۳ جولائی	۱۰:۳۵
۲۳ اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع ۲	۲۱ اگست	۱۸:۲۸

تقابلی تقویمی جدول: ۲۶

۲۶ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۷-۲۸ میلادی قمری بمطابق ۵۹۴-۵۹۵ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۵ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)۔

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا چوتھا سال

یکم ستمبر ۵۹۴ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۴) تقسیم ۲۰۴ء۹۷۰-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۲۷۶۸۶ء۲۷،(۲۷۶۸۶ء۲۷×۱۲)=۳۲۲۳۲ء۳،(۳۲۲۳۲ء۳×۲۹ء۵)=۹ء۵=۱۰ ربیع الثانی ۲۷ میلادی قمری، پس یکم جمادی الاولیٰ ۲۷ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۶ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۰) =۲۲ ستمبر ۵۹۴ عیسوی، تاریخ قِران ۲۰ ستمبر بوقت ۰۳:۲۲، ۲۲ ستمبر ۵۹۴ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۳ ×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۵) = ۱۰۰۶، (۱۰۰۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخِ قران	وقتِ قِران
۲۲ ستمبر ۵۹۴ عیسوی	بدھ	یکم محرم ۲۶ میلادی (۲۸ قبل ہجرت)	یکم جمادی الاولیٰ ۲۷ میلادی (۲۹ ق ھ)	۲۰ ستمبر	۰۳:۲۲
۲۱/اکتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم جمادی ۲	۱۹/اکتوبر	۱۴:۰۱
۲۰ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم رجب	۱۸ نومبر	۰۳:۰۲
۱۹ دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم شعبان	۱۷ دسمبر	۱۸:۴۱
۱۸ جنوری ۵۹۵ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم رمضان	۱۶ جنوری	۱۲:۳۹
۱۷ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم شوال	۱۵ فروری	۰۷:۰۴
۱۹ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم ذی قعدہ	۱۷ مارچ	۰۰:۴۴
۱۷/اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم ذی الحجہ	۱۵/اپریل	۱۶:۲۰
۱۷ مئی	منگل	یکم رمضان	یکم محرم ۲۸ میلادی (۲۸ قبل ہجرت)	۱۵ مئی	۰۵:۳۵
۱۵ جون	بدھ	یکم شوال	یکم صفر	۱۳ جون	۱۶:۴۶
۱۵ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع الاول	۱۳ جولائی	۰۲:۲۴
۱۳/اگست	ہفتہ	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الثانی	۱۱/اگست	۱۱:۰۷

تقابلی تقویمی جدول: ۲۷

۲۷ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۸-۲۹ میلادی قمری بمطابق ۵۹۵-۵۹۶ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۶ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا پانچواں سال

یکم ستمبر ۵۹۵ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۵) تقسیم ۴۰۲۰۴-۹۷۰ء ۲۵۱۷ء ۵۸۵ = ۵۸ء ۳۰۷۵۸ء ۲۸، (۱۲x ء ۳۰۷۵۸) = ۶۹۰۹۶ء ۳، ۶۹۰۹۶ء ۳، (۲۹x ء ۶۹۰۹۶) = ۲۰ء ۳ = ۲۰ ربیع الثانی ۲۸ میلادی قمری، پس یکم جمادی الاولیٰ ۲۸ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۷ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۰) = ۱۲ ستمبر ۵۹۵ عیسوی، تاریخ قران ۹ ستمبر بوقت ۱۹:۳۸، پس صحیح تاریخ ۱۱ ستمبر ۵۹۵ عیسوی، ۱۱ ستمبر ۵۹۵ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۴ × ۲۵ء ۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۴) = ۹۹۶، (۹۹۶ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۱ ستمبر ۵۹۵ عیسوی	اتوار	یکم محرم ۲۷ میلادی (۲۷ قبل ہجرت)	یکم جمادی الاولیٰ ۲۸ میلادی (۲۸ ق ھ)	۹ ستمبر	۱۹:۳۸
۱۱/۱ اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم جمادی ۲	۹ اکتوبر	۰۴:۴۰
۹ نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم رجب	۷ نومبر	۱۴:۵۸
۹ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم شعبان	۷ دسمبر	۰۳:۰۲
۷ جنوری ۵۹۶ عیسوی	ہفتہ	یکم جمادی ۱	یکم رمضان	۵ جنوری	۱۷:۰۶
۶ فروری	سوموار	یکم جمادی ۲	یکم شوال	۴ فروری	۰۸:۳۰
۷ مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم ذی قعدہ	۵ مارچ	۰۰:۴۶
۱۵ اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم ذی الحجہ	۱۳ اپریل	۱۷:۰۵
۵ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم محرم ۲۹ میلادی (۲۷ قبل ہجرت)	۳ مئی	۰۸:۵۱
۴ جون	سوموار	یکم شوال	یکم صفر	یکم جون	۲۳:۳۳
۳ جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۱/	یکم جولائی	۱۲:۴۶
۲ اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع ۲	۳۱ جولائی	۰۰:۲۵

تقابلی تقویمی جدول:۲۸

۲۸ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۲۹-۳۰ میلادی قمری بمطابق ۵۹۶-۵۹۷ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۷ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا چھٹا سال

یکم ستمبر ۵۹۶ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۵۹۴) تقسیم ۲۰۴ء۹۷۰-۷ء۶۵۱۷ء۵۸۵ =۲۹ء۳۳۹۲۲،۲۹ء (۱۲x ۳۳۹۲۲ء) =۴ء۰۷۰۶۴، (۲۹ء۵x ۰۷۰۴۶ء) = ۲ء۰۸ =۲ جمادی الاولیٰ ۲۹ میلادی قمری، پس یکم جمادی الاولیٰ ۲۹ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۸ میلادی قمریہ شمسی = ۳۱ اگست ۵۹۶ عیسوی، تاریخ قران ۲۹ اگست بوقت ۴۹:۱۰، ۳۱ اگست ۵۹۶ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۵x ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۴۴) =۹۸۷، (۹۸۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) =صفر = جمعۃ المبارک

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۳۱ اگست ۵۹۶ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۲۸ میلادی (۲۶ قبل ہجرت)	یکم جمادی الاولیٰ ۲۹ میلادی (۲۷ ق ھ)	۲۹ اگست	۱۰:۴۹
۳۰ ستمبر	اتوار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم جمادی ۲	۲۷ ستمبر	۲۰:۳۹
۲۹ اکتوبر	سوموار	یکم صفر	یکم رجب	۲۷ اکتوبر	۰۶:۳۷
۲۷ نومبر	منگل	یکم ربیع ۱	یکم شعبان	۲۵ نومبر	۱۷:۱۳
۲۷ دسمبر	جمعرات	یکم ربیع ۲	یکم رمضان	۲۵ دسمبر	۰۴:۳۴
۲۵ جنوری ۵۹۷ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم شوال	۲۳ جنوری	۱۶:۳۸
۲۴ فروری	اتوار	یکم جمادی ۲	یکم ذی قعدہ	۲۲ فروری	۰۵:۲۲
۲۵ مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم ذی الحجہ	۲۳ مارچ	۱۸:۵۷
۲۴/اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم محرم ۳۰ میلادی (۲۶ قبل ہجرت)	۲۲ اپریل	۰۹:۲۹
۲۴ مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم صفر	۲۲ مئی	۰۰:۴۶
۲۲ جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم ربیع ا/	۲۰ جون	۱۶:۱۰
۲۲ جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۲	۲۰ جولائی	۰۶:۵۶
۲۱/اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ا/	۱۸/اگست	۲۰:۳۸

تقابلی تقویمی جدول:۲۹

۲۹ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۰-۳۱ میلادی قمری بمطابق ۵۹۷-۵۹۸ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۸ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا ساتواں سال

یکم ستمبر ۵۹۷ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۷) تقسیم ۴ ۹۷۰۲۰۴ء - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۳۶۹ء۳۰، (۳۶۹ء۳۰ × ۱۲) = ۴۲۸ء۴، (۴۲۸ء۴ × ۵ء۲۹) = ۶۲ء۱۲ = ۱۳ جمادی الاولیٰ ۳۰ میلادی قمری، پس یکم جمادی الاخریٰ ۳۰ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۲۹ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۳) = ۱۹ ستمبر ۵۹۷ عیسوی، تاریخ قران ۱۷ ستمبر بوقت ۰۹:۲۰، ۱۹ ستمبر ۵۹۷ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۶ × ۲۵ء۱ + ۲۶۲) = ۱۰۰۷، (۱۰۰۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۹ ستمبر ۵۹۷ عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۲۹ میلادی (۲۵ قبل ہجرت)	یکم جمادی الاخریٰ ۳۰ میلادی (۲۶ ق ھ)	۱۷ ستمبر	۰۹:۲۰
۱۹/۱۸ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم رجب	۱۶/۱۷ اکتوبر	۲۱:۲۱
۱۷ نومبر	اتوار	یکم ربیع ۱/	یکم شعبان	۱۵ نومبر	۰۸:۵۴
۱۷ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم رمضان	۱۴ دسمبر	۲۰:۰۱
۱۵ جنوری ۵۹۸ عیسوی	بدھ	یکم جمادی ۱/	یکم شوال	۱۳ جنوری	۰۶:۳۹
۱۳ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم ذی قعدہ	۱۱ فروری	۱۶:۵۸
۱۵ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم ذی الحجہ	۱۳ مارچ	۰۳:۲۶
۱۳/۱۴ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم محرم ۳۱ میلادی (۲۵ قبل ہجرت)	۱۱/۱۲ اپریل	۱۴:۴۱
۱۳ مئی	منگل	یکم رمضان	یکم صفر	۱۱ مئی	۰۳:۱۱
۱۱ جون	بدھ	یکم شوال	یکم ربیع ۱/	۹ جون	۱۷:۰۱
۱۱ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۲	۹ جولائی	۰۷:۵۷
۱۰/۹ اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۱/	۷ اگست	۲۳:۳۱

تقابلی تقویمی جدول: ۳۰

۳۰ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۰-۳۱ میلادی قمری بمطابق ۵۹۸- ۵۹۹ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۵۹ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا آٹھواں سال

یکم ستمبر ۵۹۸ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۸) تقسیم ۲۰۴ء۹۷۰-۲۵۱۷ء۵۸۵ =۳۹۹۷۱ء۳۱، (۳۹۹۷۱ء ×۱۲) =۷۹۶۵۲ء۴، (۷۹۶۵۲ء ×۵ء۲۹) =۴ء۲۳=۲۳ جمادی الاولیٰ ۳۱ میلادی قمری، پس یکم جمادی الاخریٰ ۳۱ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۰ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۳) = ۹ ستمبر ۵۹۸ عیسوی، تاریخ قِران ۶ ستمبر بوقت ۱۵:۱۷، پس صحیح تاریخ ۸ ستمبر ۵۹۸ عیسوی، ۸ ستمبر ۵۹۸ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۷ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۱) = ۹۹۷، (۹۹۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قِران	وقتِ قِران
۸ ستمبر ۵۹۸ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۳۰ میلادی (۲۴ قبل ہجرت)	یکم جمادی الاخریٰ ۳۱ میلادی (۲۵ ق ھ)	۶ ستمبر	۱۵:۱۷
۱۸ اکتوبر	بدھ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم رجب	۱۶ اکتوبر	۰۶:۴۸
۷ نومبر	جمعہ	یکم صفر	یکم شعبان	۴ نومبر	۲۱:۲۹
۶ دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم رمضان	۴ دسمبر	۱۰:۴۶
۵ جنوری ۵۹۹ عیسوی	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم شوال	۲ جنوری	۲۲:۲۴
۳ فروری	منگل	یکم جمادی ۱	یکم ذی قعدہ	یکم فروری	۰۸:۳۷
۵ مارچ	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم ذی الحجہ	۲ مارچ	۱۷:۵۴
۳ اپریل	جمعہ	یکم رجب	یکم محرم ۳۲ میلادی (۲۴ قبل ہجرت)	یکم اپریل	۰۲:۵۲
۲ مئی	ہفتہ	یکم شعبان	یکم صفر	۳۰ اپریل	۱۲:۱۲
یکم جون	سوموار	یکم رمضان	یکم ربیع ا ر	۲۹ مئی	۲۲:۴۹
۳۰ جون	منگل	یکم شوال	یکم ربیع ۲	۲۸ جون	۱۰:۱۵
۳۰ جولائی	جمعرات	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی ا ر	۲۷ جولائی	۲۳:۵۷

۲۸اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۲ر	۲۶اگست	۱۵:۴۶

تقابلی تقویمی جدول:۳۱

۳۱ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۲-۳۳ میلادی قمری بمطابق ۵۹۹-۶۰۰ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۰ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ویں عبرانی میطونی دور کا نواں سال

یکم ستمبر ۵۹۹ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۵۹۹) تقسیم ۴۰۲ء۹۷۰-۱۷ء۶۵۱۷،۵۸۵ =۴۲ء۰۳۰۴۲،۳۲ء۰۳۰۴۲ (۱۲×۰۳۰۴۲ء)=۰۴ء۱۶۵،۵ء۱۶۵۰۴ (۵ء۲۹×۱۶۵۰۴ء)=۸۶ء۴=۵ جمادی الاخریٰ ۳۲ میلادی قمری، پس یکم رجب ۳۲ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۱ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۵)=۲۷ ستمبر ۵۹۹ عیسوی، تاریخ قِران ۲۵ ستمبر بوقت ۰۹:۱۷، ۲۷ ستمبر ۵۹۹ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۸ ×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۷۰)=۱۰۱۷، (۱۰۱۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۲=اتوار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۷ستمبر ۵۹۹عیسوی	اتوار	یکم محرم ۳۱ میلادی (۲۳ قبل ہجرت)	یکم رجب ۳۲ میلادی (۲۴ق ھ)	۲۵ستمبر	۰۹:۱۷
۲۷اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم شعبان	۲۵اکتوبر	۰۳:۱۸
۲۶نومبر	جمعرات	یکم ربیع ۱	یکم رمضان	۲۳نومبر	۲۰:۱۹
۲۵دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم شوال	۲۳دسمبر	۱۱:۱۳
۲۴جنوری ۶۰۰ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ۱	یکم ذی قعدہ	۲۱جنوری	۲۳:۴۴
۲۲فروری	سوموار	یکم جمادی ۲	یکم ذی الحجہ	۲۰فروری	۱۰:۱۳
۲۲مارچ	منگل	یکم رجب	یکم محرم ۳۳ میلادی (۲۳ قبل ہجرت)	۲۰مارچ	۱۹:۱۳
۲۱اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم صفر	۱۹/اپریل	۰۳:۱۵
۲۰مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم ربیع ۱	۱۸/مئی	۱۱:۰۰
۱۸/جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم ربیع ۲	۱۶/جون	۱۹:۱۹
۱۸/جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی ۱	۱۶/جولائی	۰۵:۱۲
۱۶/اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۲	۱۴/اگست	۱۷:۴۰

تقابلی تقویمی جدول:۳۲

۳۲ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۳-۳۴ میلادی قمری بمطابق ۶۰۰-۶۰۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۱ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا دسواں سال

یکم ستمبر ۶۰۰ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۰۰) تقسیم ۲۰۴۰۷ء۹۷-۲۵۱۷ء۵۸۵ = ۴۶۲۰۷ء۳۳، (۴۶۲۰۷ء ×۱۲) =۵۴۴۸۴ء۵، (۵۴۴۸۴ء × ۲۹ء۵) = ۱۶ء۰۷ = ۱۶ =۱۶/ جمادی الاخریٰ ۳۳ میلادی قمری، پس یکم رجب ۳۳ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۲ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۶) = ۱۶/ ستمبر ۶۰۰ عیسوی، تاریخ قران ۱۳/ستمبر بوقت ۰۹:۱۲، پس صحیح تاریخ ۱۵ ستمبر ۶۰۰ عیسوی جیولین کا دن = (۵۹۹ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۹) = ۱۰۰۷، (۱۰۰۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۵ ستمبر ۶۰۰ عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۳۲ میلادی (۲۲ قبل ہجرت)	یکم رجب ۳۳ میلادی (۲۳ ق ھ)	۱۳/ستمبر	۰۹:۱۲
۱۵/اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم شعبان	۱۳/اکتوبر	۰۳:۲۲
۱۴/نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم رمضان	۱۱/نومبر	۲۲:۴۰
۱۳/دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم شوال	۱۱/دسمبر	۱۷:۱۶
۱۲ جنوری ۶۰۱ عیسوی	جمعرات	یکم جمادی ۱	یکم ذی قعدہ	۱۰/جنوری	۰۹:۴۹
۱۱/فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم ذی الحجہ	۸ فروری	۲۳:۴۸
۱۲/مارچ	اتوار	یکم رجب	یکم محرم ۳۴ میلادی (۲۲ قبل ہجرت)	۱۰/مارچ	۱۱:۱۰
۱۱/اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم صفر	۸ اپریل	۲۰:۱۷
۱۰/مئی	بدھ	یکم رمضان	یکم ربیع الاول	۸ مئی	۰۳:۴۵
۸ جون	جمعرات	یکم شوال	یکم ربیع الثانی	۶ جون	۱۰:۲۹
۷ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی الاولیٰ	۵ جولائی	۱۷:۳۹
۶ اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی الاخریٰ	۴ اگست	۰۲:۲۷

تقابلی تقویمی جدول:۳۳

۳۳ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۴-۳۵ میلادی قمری بمطابق ۶۰۱-۶۰۲ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۲ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا گیارھواں سال

یکم ستمبر ۶۰۱ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۰۱) تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۵۸۵ء۶۵۱۷ = ۳۴ء۴۹۱۸۴، (ء۴۹۱۸۴ × ۱۲) = ۵ء۹۰۲۰۸، (ء۹۰۲۰۸، ۲۹ء۵) = ۲۶ء۶۱ = ۲۷ جمادی الاخریٰ ۳۴ میلادی قمری، پس یکم رجب ۳۴ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۳ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۷) = ۵ ستمبر ۶۰۱ عیسوی، تاریخ قران ۲ ستمبر بوقت ۱۳:۵۵، پس صحیح تاریخ ۴ ستمبر ۶۰۱ عیسوی، ۴ ستمبر ۶۰۱ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۰ × ۱ء۲۵ + ۲۴۷) = ۹۹۷، (۹۹۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقت قران
۴ ستمبر ۶۰۱ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۳۳ میلادی (۲۱ ق ھ)	یکم رجب ۳۴ میلادی (۲۲ ق ھ)	۲ ستمبر	۱۳:۵۵
۴ اکتوبر	بدھ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم شعبان	۲ اکتوبر	۰۴:۳۰
۳ نومبر	جمعہ	یکم صفر	یکم رمضان	۳۱ اکتوبر	۲۱:۵۵
۲ دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم شوال	۳۰ نومبر	۱۷:۰۷
یکم جنوری ۶۰۲ عیسوی	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم ذی قعدہ	۳۰ دسمبر	۱۲:۳۴
۳۱ جنوری	بدھ	یکم جمادی ۱	یکم ذی الحجہ	۲۹ جنوری	۰۶:۴۲
۲ مارچ	جمعہ	یکم جمادی ۲	یکم محرم ۳۵ میلادی (۲۱ قبل ہجرت)	۲۷ فروری	۲۲:۱۶
۳۱ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم صفر	۲۹ مارچ	۱۰:۴۱
۳۰ اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم ربیع ۱	۲۷ اپریل	۲۰:۱۳
۲۹ مئی	منگل	یکم رمضان	یکم ربیع ۲	۲۷ مئی	۰۳:۴۴
۲۷ جون	بدھ	یکم شوال	یکم جمادی ۱	۲۵ جون	۱۰:۲۵
۲۶ جولائی	جمعرات	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی ۲	۲۴ جولائی	۱۷:۲۹
۲۵ اگست	ہفتہ	یکم ذی الحجہ	یکم رجب	۲۳ اگست	۰۱:۵۵

تقابلی تقویمی جدول: ۳۴

۳۴ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۵-۳۶ میلادی قمری بمطابق ۶۰۲-۶۰۳ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۳ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۰ویں عبرانی میطونی دور کا بارہواں سال

یکم ستمبر ۶۰۲ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۰۲) تقسیم ۲۰۴،۹۷۰،۶۵۱۷-۹۷،۵۸۵ =۳۵،۵۲۲۵۵، (۵۲۲۵۵، × ۱۲) = ۶،۲۷۰۶، (۶،۲۷۰۶ × ۲۹،۵) = ۷،۹۸ = ۸ رجب ۳۵ میلادی قمری، پس یکم شعبان ۳۵ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۴ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۸) = ۲۴ ستمبر ۶۰۲ عیسوی، تاریخ قران ۲۱ ستمبر بوقت ۱۲:۲۹، پس صحیح تاریخ ۲۳ ستمبر ۶۰۲ عیسوی، ۲۳ ستمبر ۶۰۲ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۱ × ۲۵،۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۶) = ۱۰۱۷، (۱۰۱۷ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۳ ستمبر ۶۰۲ عیسوی	اتوار	یکم محرم ۳۴ میلادی (۲۰ قبل ہجرت)	یکم شعبان ۳۵ میلادی (۲۱ ق ھ)	۲۱ ستمبر	۱۲:۲۹
۲۳ اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم رمضان	۲۱ اکتوبر	۰۱:۳۷
۲۱ نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم شوال	۱۹/نومبر	۱۷:۲۸
۲۱ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم ذی قعدہ	۱۹/دسمبر	۱۱:۴۱
۲۰ جنوری ۶۰۳ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ۱	یکم ذی الحجہ	۱۸ جنوری	۰۷:۰۸
۱۹/فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم محرم ۳۶ میلادی (۲۰ ق ھ)	۱۷ فروری	۰۲:۰۰
۲۰ مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم صفر	۱۸/مارچ	۱۸:۳۱
۱۹/اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم ربیع ۱	۱۷/اپریل	۰۷:۵۴
۱۸ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم ربیع ۲	۱۶/مئی	۱۸:۲۵
۱۷/جون	سوموار	یکم شوال	یکم جمادی الاولی	۱۵/جون	۰۲:۵۸
۱۶/جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی ۲	۱۴/جولائی	۱۰:۳۸
۱۴/اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم رجب	۱۲/اگست	۱۸:۲۰

تقابلی تقویمی جدول: ۳۵

۳۵ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۶-۳۷ میلادی قمری بمطابق ۶۰۳-۶۰۴ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۴ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا تیرھواں سال

یکم ستمبر ۶۰۳ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۰۳) تقسیم ۲۰۴ء۹۷۰ء-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۳۶ء۵۵۳۲۶، (۵۵۳۲۶ء × ۱۲) =۶۳۹۱۲ء۶، (۶۳۹۱۲ء × ۲۹ء۵) = ۱۸ء۸۵ = ۱۹/ رجب ۳۶ میلادی قمری، پس یکم شعبان ۳۶ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۵ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۹) =۱۳/ ستمبر ۶۰۳ عیسوی، تاریخ قران ۱۱/ ستمبر بوقت ۰۲:۴۸، ۱۳/ ستمبر ۶۰۳ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۲ × ۲۵ء۱ کا حاصل ضرب بحذف کسر + ۲۵۶) = ۱۰۰۸، (۱۰۰۸ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقت قران
۱۳/ ستمبر ۶۰۳ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۳۵ میلادی (۱۹ ق ھ)	یکم شعبان ۳۶ میلادی (۲۰ ق ھ)	۱۱/ ستمبر	۰۲:۴۸
۱۲/ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم رمضان	۱۰/ اکتوبر	۱۲:۳۹
۱۱/ نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم شوال	۹ نومبر	۰۰:۲۸
۱۰/ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم ذی قعدہ	۸ دسمبر	۱۴:۴۶
۹ جنوری ۶۰۴ عیسوی	جمعرات	یکم جمادی ۱	یکم ذی الحجہ	۷ جنوری	۰۷:۲۸
۸ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم محرم ۳۷ میلادی (۱۹/ قبل ہجرت)	۶ فروری	۰۱:۳۹
۸ مارچ	اتوار	یکم رجب	یکم صفر	۶ مارچ	۱۹:۴۴
۷ اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم ربیع ۱/	۵ اپریل	۱۲:۱۸
۷ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم ربیع ۲	۵ مئی	۰۲:۳۹
۵ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم جمادی ۱/	۳ جون	۱۴:۵۱
۵ جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم جمادی ۲	۳ جولائی	۰۱:۲۰
۳ اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم رجب	یکم اگست	۱۰:۳۷

تقابلی تقویمی جدول:۳۶

۳۶ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۷-۳۸ میلادی قمری بمطابق ۶۰۴-۶۰۵ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۵ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۰ویں عبرانی میطونی دور کا چودہواں سال

یکم ستمبر ۶۰۴ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۰۴) تقسیم ۲۰۴۰۹۷ء–۶۵۱۷ء۵۸۵ =۵۸۴۹۱ء۳۷، (۵۸۴۹۱ء × ۱۲) =۱۸۹۲ء۰۷، (۱۸۹۲ء۰ × ۲۹ء۵) =۵۵ء۰ = یکم شعبان ۳۷ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۶ میلادی قمریہ شمسی، تاریخ قران ۳۰ اگست بوقت ۱۹:۲۱، یکم ستمبر ۶۰۴ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۳ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۵) = ۹۹۸، (۹۹۸ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
یکم ستمبر ۶۰۴ عیسوی	منگل	یکم محرم ۳۶ میلادی (۱۸ ق ھ)	یکم شعبان ۳۷ میلادی (۱۹ ق ھ)	۳۰ اگست	۱۹:۲۱
یکم اکتوبر	جمعرات	یکم محرم (کبیسہ)	یکم رمضان	۲۹ ستمبر	۰۴:۱۴
۳۰ اکتوبر	جمعہ	یکم صفر	یکم شوال	۲۸ اکتوبر	۱۳:۵۸
۲۹ نومبر	اتوار	یکم ربیع ۱	یکم ذی قعدہ	۲۷ نومبر	۰۱:۰۸
۲۸ دسمبر	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم ذی الحجہ	۲۶ دسمبر	۱۴:۰۵
۲۷ جنوری ۶۰۵ عیسوی	بدھ	یکم جمادی ۱	یکم محرم ۳۸ میلادی (۱۸ قبل ہجرت)	۲۵ جنوری	۰۴:۴۱
۲۶ فروری	جمعہ	یکم جمادی ۲	یکم صفر	۲۳ فروری	۲۰:۲۳
۲۷ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم ربیع ۱	۲۵ مارچ	۱۲:۲۸
۲۶ اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم ربیع ۲	۲۴ اپریل	۰۴:۲۳
۲۵ مئی	منگل	یکم رمضان	یکم جمادی ۱	۲۳ مئی	۱۹:۳۶
۲۴ جون	جمعرات	یکم شوال	یکم جمادی ۲	۲۲ جون	۰۹:۴۱
۲۴ جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم رجب	۲۱ جولائی	۲۲:۱۸
۲۲ اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم شعبان	۲۰ اگست	۰۹:۳۲

تقابلی تقویمی جدول: ۳۷

۳۷ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۸-۳۹ میلادی قمری بمطابق ۶۰۵-۶۰۶ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۶ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا پندرہواں سال

یکم ستمبر ۶۰۵ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۰۵) تقسیم ۴ ۰۲۰۴ء۹۷-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۶۱۴۶۹ء۳۸، (۶۱۴۶۹ء×۱۲)=۳۷۶۲۸ء۷، (۳۷۶۲۸ء×۲۹ء۵)=۱ء۱۱=۱۱ شعبان میلادی قمری، پس یکم رمضان ۳۸ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۷ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۱)=۲۱ ستمبر ۶۰۵ عیسوی، تاریخِ قران ۱۸/ستمبر بوقت ۱۹:۴۹، پس صحیح تاریخ ۲۰ ستمبر ۶۰۵ عیسوی، ۲۰ ستمبر ۶۰۵ عیسوی جیولین کا دن = (۴۰۶×۲۵ء۱+۲۶۳)=۱۰۱۸، (۱۰۱۸ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۳=سوموار

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۰ ستمبر ۶۰۵ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۳۷ میلادی (۱۷ قبل ہجرت)	یکم رمضان ۳۸ میلادی (۱۸ق ھ)	۱۸ ستمبر	۱۹:۴۹
۲۰ اکتوبر	بدھ	یکم صفر	یکم شوال	۱۸/اکتوبر	۰۵:۵۲
۱۸/نومبر	جمعرات	یکم ربیع ۱	یکم ذی قعدہ	۱۶/نومبر	۱۶:۱۴
۱۸/دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۲	یکم ذی الحجہ	۱۶/دسمبر	۰۳:۱۳
۱۶ جنوری ۶۰۶ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ۱	یکم محرم ۳۹ میلادی (۱۷/قبل ہجرت)	۱۴ جنوری	۱۴:۴۹
۱۵ فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم صفر	۱۳ فروری	۰۲:۵۹
۱۶/مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم ربیع ۱	۱۴ مارچ	۱۵:۱۹
۱۵/اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم ربیع ۲	۱۳/اپریل	۰۵:۳۴
۱۵/مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم جمادی ۱	۱۲/مئی	۲۰:۱۹
۱۳/جون	سوموار	یکم شوال	یکم جمادی ۲	۱۱/جون	۱۱:۴۱
۱۳/جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم رجب	۱۱/جولائی	۰۲:۵۶
۱۱/اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم شعبان	۹ اگست	۱۷:۲۵

تقابلی تقویمی جدول: ۳۸

۳۸ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۳۹-۴۰ میلادی قمری بمطابق ۶۰۶-۶۰۷ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۷ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)،

۲۳۰ویں عبرانی میطونی دور کا سولھواں سال

یکم ستمبر ۶۰۶ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵+۶۰۶) تقسیم ۴۰۲۰۴ء۹۷-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۳۹ء۶۴۵۴،(۱۲×۶۴۵۴ء)=۷۶۷۴۴۸،(۷۴۴۸ء×۵ء۲۹)=۹ء۲۱=۲۲ شعبان ۳۹ میلادی قمری، پس یکم رمضان ۳۹ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۸ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۲) =۱۰/ ستمبر ۶۰۵ عیسوی، تاریخِ قران ۸ ستمبر بوقت ۰۶:۵۴، ۱۰/ستمبر ۶۰۶ عیسوی کا دن = (۶۰۵×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۵۴)=۱۰۰۹، (۱۰۰۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۱= ہفتہ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۰/ستمبر ۶۰۶ عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۳۸ میلادی (۱۶/قبل ہجرت)	یکم رمضان ۳۹ میلادی (۱۷ ق ھ)	۸ ستمبر	۰۶:۵۴
۱۹ اکتوبر	اتوار	یکم صفر	یکم شوال	۱۷ اکتوبر	۱۹:۳۱
۸ نومبر	منگل	یکم ربیع ۱	یکم ذی قعدہ	۶ نومبر	۰۷:۳۰
۷ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم ذی الحجہ	۵ دسمبر	۱۸:۵۸
۶ جنوری ۶۰۷ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم محرم ۴۰ میلادی (۱۶/قبل ہجرت)	۴ جنوری	۰۵:۴۹
۴ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم صفر	۲ فروری	۱۶:۰۶
۶ مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم ربیع ۱	۴ مارچ	۰۲:۱۱
۴ اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم ربیع ۲	۲ اپریل	۱۲:۴۱
۴ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم جمادی ۱	۲ مئی	۰۰:۱۵
۲ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم جمادی ۲	۳۱ مئی	۱۳:۱۴
۲ جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم رجب	۳۰ جون	۰۳:۳۶
۳۱ جولائی	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم شعبان	۲۹ جولائی	۱۸:۵۹

تقابلی تقویمی جدول: ۳۹

۳۹ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۴۰-۴۱ میلادی قمری بمطابق ۶۰۷-۶۰۸ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۸ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۰ویں عبرانی میطونی دور کا سترہواں سال

یکم ستمبر ۶۰۷ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۰۷) تقسیم ۲۰۴۰۰ء۹۷-۶۵۱۷ء۵۸۵ =۶۷۶۱۱ء۴۰، (۶۷۶۱۱ء۴۰×۱۲) =۸۱۱۳۳۲ء۸، (۸۱۱۳۳۲ء۵ء۲۹)=۳۴ء۳=۳ رمضان ۴۰ میلادی قمری، پس یکم رمضان ۴۰ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۳۹ میلادی قمریہ شمسی = ۲۹ اگست ۶۰۷ عیسوی، تاریخ قِران ۲۸ اگست بوقت ۱۰:۵۶، پس صحیح تاریخ ۳۰ اگست ۶۰۷ عیسوی، ۳۰ اگست ۶۰۷ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۶×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۴۲) = ۹۹۹، (۹۹۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قِران	وقتِ قِران
۳۰ اگست ۶۰۷ عیسوی	بدھ	یکم محرم ۳۹ میلادی (۱۵ر قبل ہجرت)	یکم رمضان ۴۰ میلادی (۱۶ ق ھ)	۲۸ اگست	۱۰:۵۶
۲۹ ستمبر	جمعہ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم شوال	۲۷ ستمبر	۰۲:۵۶
۲۸ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم ذی قعدہ	۲۶ اکتوبر	۱۸:۲۴
۲۷ نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم ذی الحجہ	۲۵ نومبر	۰۸:۳۸
۲۷ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم محرم ۴۱ میلادی (۱۵ر قبل ہجرت)	۲۴ دسمبر	۲۱:۱۱
۲۵ جنوری ۶۰۸ عیسوی	جمعرات	یکم جمادی ۱	یکم صفر	۲۳ جنوری	۰۸:۰۱
۲۳ فروری	جمعہ	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۱	۲۱ فروری	۱۷:۳۲
۲۴ مارچ	اتوار	یکم رجب	یکم ربیع ۲	۲۲ مارچ	۰۲:۲۲
۲۲ اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم جمادی ۱	۲۰ اپریل	۱۱:۱۳
۲۲ مئی	بدھ	یکم رمضان	یکم جمادی ۲	۱۹ر مئی	۲۰:۴۵
۲۰ جون	جمعرات	یکم شوال	یکم رجب	۱۸ر جون	۰۷:۳۴
۲۰ جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم شعبان	۱۷ جولائی	۲۰:۱۳
۱۸ر اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم رمضان (نزولِ وحی ۲۳ رمضان)	۱۶ر اگست	۱۱:۰۳

تقابلی تقویمی جدول: ۴۰ (دورِ فترتِ وحی)

۴۰ میلادی قمریہ شمسی بمطابق ۴۱-۴۲ میلادی قمری بمطابق ۶۰۸-۶۰۹ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۶۹ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا اٹھارہواں سال

یکم ستمبر ۶۰۸ عیسوی جیولین = (۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۰۸) تقسیم ۲۰۴۰۹۷ء-۷۵۱۷ء۶۵۸۵ء۵۸۵ =۷۷۰۷۷۶ء۴۱، (۷۷۰۷۷۶ء×۱۲) = ۴۹۳۱۲ء۱۲ = (۵ء۲۹×۵۴ء۱۴) = ۱۴ء۵۴ = ۱۵ رمضان ۴۱ میلادی قمری، پس یکم شوال ۴۱ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۴۰ میلادی قمریہ شمسی = (۳۲-15) = ۱۷ر ستمبر ۶۰۸ عیسوی، تاریخ قران ۱۵ر ستمبر بوقت ۰۴:۰۰، ۱۷ر ستمبر ۶۰۸ عیسوی کا دن = (۶۰۷×۲۵ء۱۷۶۵ ا کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۶۱) = ۱۰۱۹، (۱۰۱۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = منگل

عیسوی جیولین	دن	میلادی قمریہ شمسی	میلادی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۷ستمبر ۶۰۸ عیسوی	منگل	یکم محرم ۴۰ میلادی (۱۴ر قبل ہجرت)	یکم شوال ۴۱ میلادی (۱۵ ق ھ)	۱۵ر ستمبر	۰۴:۰۰
۱۷را کتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم ذی قعدہ	۱۴را کتوبر	۲۲:۱۲
۱۵ر نومبر	جمعہ	یکم ربیع ۱	یکم ذی الحجہ	۱۳ر نومبر	۱۲:۰۸
۱۵ر دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم محرم ۴۲ میلادی (۱۴ر قبل ہجرت)	۱۳ر دسمبر	۰۸:۲۰
۱۴ جنوری ۶۰۹ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم صفر	۱۱ر جنوری	۲۲:۰۳
۱۲ر فروری	بدھ	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۱	۱۰ر فروری	۰۹:۲۵
۱۳ر مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم ربیع ۲	۱۱ر مارچ	۱۸:۵۷
۱۲را پریل	ہفتہ	یکم شعبان	یکم جمادی ۱	۱۰را پریل	۰۳:۱۴
۱۱ر مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم جمادی ۲	۹ مئی	۱۰:۵۳
۹ جون	سوموار	یکم شوال	یکم رجب	۷ جون	۱۸:۴۰
۹ جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم شعبان	۷ جولائی	۰۳:۳۴
۷ اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم رمضان	۱۵ اگست	۱۴:۳۹

(ب)......نبوی قمریہ شمسی و قمری تقویم

انبوی قمریہ شمسی۔تقابلی تقویمی جدول:۴۱ (دورِ فترتِ وحی)

۴۱ میلادی قمریہ شمسی (ا رنبوی قمریہ شمسی) بمطابق ۴۲ میلادی قمری، ۴۳ میلادی قمری (ا رنبوی قمری) بمطابق ۶۰۹ - ۶۱۰ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۰ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۰ ویں عبرانی میطونی دور کا آخری یعنی اُنیسواں سال

یکم ستمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین = (۲۴۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۰۹) تقسیم ۲۰۴ء۷۰۹ء-۷ ۶۵۱ء۵۸۵

=۳۷۵۳ء۲۴، (۳۷۵۳ء۷× ۱۲) = ۸۵۰۳۶ء۸، (۸۵۰۳۶ء× ۲۹ء۵) = ۲۵ء۰۸ = ۲۵ رمضان ۴۲ میلادی قمری، پس یکم شوال ۴۲ میلادی قمری بمطابق یکم محرم ۴۱ میلادی قمریہ شمسی (ا رنبوی قمریہ شمسی) = (۳۲-۲۵) = ۷ ستمبر ۶۰۹ عیسوی، تاریخِ قِران ۴ ستمبر بوقت ۴۲:۰۴، پس صحیح تاریخ ۶ ستمبر ۶۰۹ عیسوی، ۶ ستمبر ۶۰۹ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۸ × ۲۵ء۱ + ۲۴۹) = ۱۰۰۹، (۱۰۰۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ

عیسوی جیولین	دن	میلادی/نبوی قمریہ شمسی	میلادی/نبوی قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۶ ستمبر ۶۰۹ عیسوی	ہفتہ	یکم محرم ۴۱ میلادی (ارنبوی)(۱۳ ق ھ)	یکم شوال ۴۲ میلادی (۱۴ ق ہجرت)	۴ ستمبر	۰۴:۴۲
۱۶ اکتوبر	سوموار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ذی قعدہ	۱۳ اکتوبر	۲۱:۴۹
۴ نومبر	منگل	یکم صفر	یکم ذی الحجہ	۲ نومبر	۱۶:۵۷
۴ دسمبر	جمعرات	یکم ربیع ۱	یکم محرم ۴۳ میلادی (ارنبوی)(۱۳ ق ھ)	۲ دسمبر	۱۲:۱۵
۳ جنوری ۶۱۰ عیسوی	ہفتہ	یکم ربیع ۲	یکم صفر	یکم جنوری	۰۶:۰۰
۲ فروری	سوموار	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۱	۳۰ جنوری	۲۱:۱۶
۳ مارچ	منگل	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۲	یکم مارچ	۰۹:۵۰
یکم اپریل	بدھ	یکم رجب	یکم جمادی ۱	۳۰ مارچ	۱۹:۵۵
یکم مئی	جمعہ	یکم شعبان	یکم جمادی ۲	۲۹ اپریل	۰۴:۰۰
۳۰ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم رجب	۲۸ مئی	۱۰:۵۴

۲۸ جون	اتوار	یکم شوال	یکم شعبان	۲۶ جون	۱۷:۴۰
۲۸ جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم رمضان (دوبارہ نزولِ وحی کا مہینہ)	۲۶ جولائی	۰۱:۳۱
۲۶ اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم شوال	۲۴ اگست	۱۱:۳۷

تقابلی تقویمی جدول: ۲ نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۱-۲ نبوی قمری بمطابق ۶۱۰-۶۱۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۱ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا پہلا سال

یکم ستمبر ۶۱۰ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۰) تقسیم ۰ء۹۷۰۲۰۴ - ۶۲۷ء۶۵۱۲ = ۱ء۷۶۸۷۴، (۰ء۷۶۸۷۴ x ۱۲) = ۹ء۲۲۴۸۸، (۰ء۲۲۴۸۸ x ۲۹ء۵) = ۶ء۶۳ = ۷ شوال ۱ نبوی قمری، پس یکم ذی قعدہ ۱ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۲ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۷) ۲۵ ستمبر ۶۱۰ عیسوی، تاریخ قران ۲۳ ستمبر بوقت ۴۲:۰۰، ۲۵ ستمبر ۶۱۰ عیسوی جیولین کا دن = (۶۰۹ x ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۸) = ۱۰۲۹، (۱۰۲۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک

عیسوی جیولین	دن	میلادی/نبوی قمریہ شمسی	میلادی/نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۵ ستمبر ۶۱۰ عیسوی	جمعہ	یکم محرم (۲ نبوی) (۱۲ قبل ہجرت)	یکم ذی قعدہ ۱ نبوی (۱۳ قبل ہجرت)	۲۳ ستمبر	۰۰:۴۲
۲۴ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم ذی الحجہ	۲۲ اکتوبر	۱۶:۵۴
۲۳ نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم محرم ۲ نبوی (۱۲ قبل ہجرت)	۲۱ نومبر	۱۱:۲۵
۲۳ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم صفر	۲۱ دسمبر	۰۶:۵۷
۲۲ جنوری ۶۱۱ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۱	۲۰ جنوری	۰۱:۵۴
۲۰ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۲	۱۸ فروری	۱۸:۴۷
۲۲ مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم جمادی ۱	۲۰ مارچ	۰۸:۴۲
۲۰ اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم جمادی ۲	۱۸ اپریل	۱۹:۳۲
۲۰ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم رجب	۱۸ مئی	۰۳:۵۴
۱۸ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم شعبان	۱۶ جون	۱۰:۵۱

۱۷ر جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم رمضان	۱۵ر جولائی	۱۷:۳۸
۱۶ر اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم شوال	۱۴ر اگست	۰۱:۲۳

تقابلی تقویمی جدول: ۳، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۲-۳ نبوی قمری بمطابق ۶۱۱-۶۱۲ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۲ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا دوسرا سال

یکم ستمبر ۶۱۱ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۱) تقسیم ۲۰۴ء۹۷۰۴ء۶۵۱۲-۶۲۷ء
=۴۲ء۷۹۹۴۲، (۷۹۹۴۲ء ×۱۲) =۹ء۲۲۴۸۸، (۲۲۴۸۸ء ×۲۹ء۵) =۵ء۱۷=۱۸ر شوال ۲ نبوی
قمری، پس یکم ذی القعدہ ۲ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۳ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۸) =۱۴ر ستمبر
۶۱۱ عیسوی، تاریخ قران ۱۲ ستمبر بوقت ۵۵:۱۰، ۱۴ر ستمبر ۶۱۱ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۰×۲۵ء۱) کا
حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۵۷) =۱۰۱۹ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) =۴=منگل

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۴ ستمبر ۶۱۱ عیسوی	منگل	یکم محرم (۳ نبوی) (۱۱ر قبل ہجرت)	یکم ذی قعدہ ۲ نبوی (۱۲ر قبل ہجرت)	۱۲ر ستمبر	۱۰:۵۵
۱۴ر اکتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم ذی الحجہ	۱۱ر اکتوبر	۲۲:۴۹
۱۲ر نومبر	جمعہ	یکم ربیع ۱	یکم محرم ۳ نبوی (۱۱ر قبل ہجرت)	۱۰ر نومبر	۱۳:۲۱
۱۲ر دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم صفر	۱۰ر دسمبر	۰۶:۲۶
۱۱ر جنوری ۶۱۲ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۱	۹ جنوری	۰۱:۲۱
۱۰ر فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم ربیع ۲	۷ فروری	۲۰:۳۶
۱۰ر مارچ	جمعہ	یکم رجب	یکم جمادی ۱	۸ مارچ	۱۴:۱۹
۹ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم جمادی ۲	۷ اپریل	۰۵:۱۴
۸ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم رجب	۶ مئی	۱۷:۰۳
۷ جون	بدھ	یکم شوال	یکم شعبان	۵ جون	۰۲:۲۹
۶ جولائی	جمعرات	یکم ذی قعدہ	یکم رمضان	۴ جولائی	۱۰:۳۴
۴ اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم شوال	۲ اگست	۱۸:۱۸

تقابلی تقویمی جدول: ۴، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۳-۴ نبوی قمری بمطابق ۶۱۲-۶۱۳ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۳ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا تیسرا سال

یکم ستمبر ۶۱۲ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۱۲) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء-۶۵۱۲ء۶۲۷ =۸۳۱۱ء۳، (۸۳۱۱ء×۱۲)=۹۷۳۲ء۹، (۹۷۳۲ء×۲۹ء۵)=۲۸ء۷=۲۹ شوال ۳ نبوی قمری، پس یکم ذی قعدہ ۳ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۴ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۹)=۳ ستمبر ۶۱۲ عیسوی، تاریخِ قران یکم ستمبر بوقت ۲:۲۸، ۳ ستمبر ۶۱۲ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۱ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۷) =۱۰۱۰، (۱۰۱۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۲=اتوار

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۳ ستمبر ۶۱۲ عیسوی	اتوار	یکم محرم (۴ نبوی) (۱۰ ر قبل ہجرت)	یکم ذی قعدہ ۳ نبوی (۱۱ ر قبل ہجرت)	یکم ستمبر	۲:۲۸
۲ اکتوبر	سوموار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ذی الحجہ	۳۰ ستمبر	۱۱:۴۲
یکم نومبر	جمعرات	یکم صفر	یکم محرم ۴ نبوی (۱۰ ر قبل ہجرت)	۲۹ اکتوبر	۲۲:۳۳
۳۰ نومبر	جمعرات	یکم ربیع ۱	یکم صفر	۲۸ نومبر	۱۱:۳۵
۳۰ دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۱	۲۸ دسمبر	۰۳:۰۱
۲۹ جنوری ۶۱۳ عیسوی	سوموار	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۲	۲۶ جنوری	۲۰:۲۵
۲۷ فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۱	۲۵ فروری	۱۴:۳۱
۲۹ مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم جمادی ۲	۲۷ مارچ	۰۷:۴۶
۲۸ اپریل	ہفتہ	یکم شعبان	یکم رجب	۲۵ اپریل	۲۳:۰۹
۲۷ مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم شعبان	۲۵ مئی	۱۲:۲۴
۲۶ جون	منگل	یکم شوال	یکم رمضان	۲۳ جون	۲۳:۴۷
۲۵ جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم شوال	۲۳ جولائی	۰۹:۴۶
۲۳ اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم ذی قعدہ	۲۱ اگست	۱۸:۵۶

تقابلی تقویمی جدول: ۵، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۴-۵ نبوی قمری بمطابق ۶۱۳-۶۱۴ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۴ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا چوتھا سال

یکم ستمبر ۶۱۳ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۳) تقسیم ۴ ۹۷۰۲۰۴ء-۶۵۱۲ء۶۲۷ = ۸۶۰۸۷ء۴، (۸۶۰۸۷ء × ۱۲) = ۳۳۰۴۴ء۱۰، (۳۳۰۴۴ء × ۲۹ء۵) = ۹ء۷۴ = ۱۰/ذی قعدہ ۴ نبوی قمری، پس یکم ذی الحجہ ۴ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۵ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۰) = ۲۲ ستمبر ۶۱۳، تاریخ قران ۲۰ ستمبر بوقت ۰۳:۵۲، ۲۲ ستمبر ۶۱۳ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۲ × ۱ء۲۵) = ۱۰۳۰، (۱۰۳۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۱ = ہفتہ

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۲ ستمبر ۶۱۳ عیسوی	ہفتہ	یکم محرم (۵ نبوی) (۹ قبل ہجرت)	یکم ذی الحجہ ۴ نبوی (۱۰ ر قبل ہجرت)	۲۰ ستمبر	۰۳:۵۲
۲۱ را کتوبر	اتوار	یکم صفر	یکم محرم ۵ نبوی (۹ قبل ہجرت)	۱۹ را کتوبر	۱۳:۱۶
۲۰ نومبر	منگل	یکم ربیع ۱	یکم صفر	۱۷ ر نومبر	۲۳:۴۴
۱۹ ر دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۱	۱۷ ر دسمبر	۱۱:۴۵
۱۸ ر جنوری ۶۱۴ عیسوی	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۲	۱۶ ر جنوری	۰۱:۲۴
۱۶ ر فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۱	۱۴ ر فروری	۱۶:۲۲
۱۸ ر مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم جمادی ۲	۱۶ ر مارچ	۰۸:۰۲
۱۷ ر اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم رجب	۱۴ ر اپریل	۲۳:۵۱
۱۶ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم شعبان	۱۴ ر مئی	۱۵:۲۱
۱۵ ر جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم رمضان	۱۳ ر جون	۰۶:۰۴
۱۴ ر جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم شوال	۱۲ ر جولائی	۱۹:۳۶
۱۳ ر اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم ذی قعدہ	۱۱ ر اگست	۰۷:۴۵

تقابلی تقویمی جدول: ۶، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۵-۶ نبوی قمری بمطابق ۶۱۴-۶۱۵ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۵ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا پانچواں سال

یکم ستمبر ۶۱۴ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۴) تقسیم ۶۲۷ء۶۵۱۲-ء۹۷۰۲۰۴
= ۸۹۱۵۹ء۵، (۸۹۱۵۹ء × ۱۲) = ۶۹۹۰۸ء۱۰، (۶۹۹۰۸ء × ۵ء۲۹) = ۶۲ء۲۰ = ۲۱ ذی قعدہ ۵ نبوی قمری، پس یکم ذی الحجہ ۵ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۶ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۱) = ۱۱/ستمبر ۶۱۴ عیسوی، **تاریخ قران ۹ ستمبر بوقت ۴۳ : ۱۸، ۱۱/ستمبر ۶۱۴ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۳ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب** بحذف کسر + ۲۵۴) = ۱۰۲۰، (۱۰۲۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۱/ستمبر ۶۱۴ عیسوی	بدھ	یکم محرم (۶ نبوی) (۸ قبل ہجرت)	یکم ذی الحجہ ۵ نبوی (۹ قبل ہجرت)	۹ ستمبر	۱۸:۴۳
۱۱/اکتوبر	جمعہ	یکم صفر	یکم محرم ۶ نبوی (۸ قبل ہجرت)	۱۹ اکتوبر	۰۵:۰۲
۹ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم صفر	۷ نومبر	۱۵:۲۲
۹ دسمبر	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۱	۷ دسمبر	۰۲:۰۶
۷ جنوری ۶۱۵ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱	یکم ربیع ۲	۵ جنوری	۱۳:۱۹
۶ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۱	۴ فروری	۰۱:۰۰
۷ مارچ	جمعہ	یکم رجب	یکم جمادی ۲	۵ مارچ	۱۳:۱۲
۶ اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم رجب	۴ اپریل	۰۲:۰۹
۵ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم شعبان	۳ مئی	۱۶:۰۹
۴ جون	بدھ	یکم شوال	یکم رمضان	۲ جون	۰۷:۰۸
۴ جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم شوال	یکم جولائی	۲۲:۳۵
۲ اگست	ہفتہ	یکم ذی الحجہ	یکم ذی قعدہ	۳۱/جولائی	۱۳:۴۲

تقابلی تقویمی جدول: ۷، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۶ - ۷ نبوی قمری بمطابق ۶۱۵ - ۶۱۶ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۶ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا چھٹا سال

یکم ستمبر ۶۱۵ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۵) تقسیم ۶۲۷ء۶۵۱۲-ء۹۷۰۲۰۴

= ۶ء۹۲۲۳، (ء۹۲۲۳ × ۱۲) = ۱۱ء۰۶۷۶، (ء۰۶۷۶ × ۲۹ء۵) = ۱ء۹۹ = ۲ ذی الحجہ ۶ قمری نبوی، پس یکم ذی الحجہ ۶ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۷ نبوی قمریہ شمسی = ۳۱ اگست ۶۱۵ عیسوی، تاریخ قران ۳۰ اگست بوقت ۰۳:۵۸، پس صحیح تاریخ یکم ستمبر ۶۱۵ عیسوی، یکم ستمبر ۶۱۵ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۴ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۴) = ۱۰۱۱، (۱۰۱۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
یکم ستمبر ۶۱۵ عیسوی	سوموار	یکم محرم (۷ نبوی) (۷ قبل ہجرت)	یکم ذی الحجہ ۶ نبوی (۸ قبل ہجرت)	۳۰ اگست	۰۳:۵۸
۳۰ ستمبر	منگل	یکم محرم (کبیسہ)	یکم محرم ۷ نبوی (۷ قبل ہجرت)	۲۸ ستمبر	۱۷:۱۷
۳۰ اکتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم صفر	۲۸ اکتوبر	۰۵:۴۹
۲۸ نومبر	جمعہ	یکم ربیع ا ر	یکم ربیع ا ر	۲۶ نومبر	۱۷:۴۳
۲۸ دسمبر	اتوار	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۲	۲۶ دسمبر	۰۴:۵۴
۲۶ جنوری ۶۱۶ عیسوی	سوموار	یکم جمادی ا ر	یکم جمادی ا ر	۲۴ جنوری	۱۵:۲۱
۲۵ فروری	بدھ	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۲	۲۳ فروری	۰۱:۱۶
۲۵ مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم رجب	۲۳ مارچ	۱۱:۱۳
۲۴ اپریل	ہفتہ	یکم شعبان	یکم شعبان	۲۱ اپریل	۲۱:۵۴
۲۳ مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم رمضان	۲۱ مئی	۰۹:۵۵
۲۲ جون	منگل	یکم شوال	یکم شوال	۱۹/ جون	۲۳:۳۱
۲۱ جولائی	بدھ	یکم ذی قعدہ	یکم ذی قعدہ	۱۹/ جولائی	۱۴:۲۸
۲۰ اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم ذی الحجہ	۱۸/ اگست	۰۶:۲۲

تقابلی تقویمی جدول: ۸، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۸ نبوی قمری بمطابق ۶۱۶-۶۱۷ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۷ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا ساتواں سال

یکم ستمبر ۶۱۶ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۱۶) تقسیم ۴۰۲۰۷ء۹۷ - ۶۵۱۲ء۶۲۷ = ۹۵۳۹۵ء۷، (ء۹۵۳۹۵ × ۱۲) = ۱۱ء۴۴۷۴، (ء۴۴۷۴ × ۲۹ء۵) = ۱۳ء۱۹ = ۱۳ = ۱۳ ذی الحجہ ۷ نبوی

قمری، پس یکم محرم ۸ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۸ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۳) = ۱۹ ستمبر ۶۱۶ عیسوی، تاریخ قران ۱۶ ستمبر بوقت ۲۲:۴۰، ۱۹ ستمبر ۶۱۶ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۵ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۳) = ۱۰۳۱، (۱۰۳۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۹ ستمبر ۶۱۶ عیسوی	اتوار	یکم محرم (۸ نبوی) (۶ قبل ہجرت)	یکم محرم ۸ نبوی (۶ قبل ہجرت)	۱۶/ستمبر	۲۲:۴۰
۱۸/اکتوبر	سوموار	یکم صفر	یکم صفر	۱۶/اکتوبر	۱۴:۴۷
۱۷/نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۱	۱۵/نومبر	۰۵:۵۷
۱۶/دسمبر	جمعرات	یکم ربیع ۲	یکم ربیع ۲	۱۴/دسمبر	۱۹:۳۰
۱۵/جنوری ۶۱۷ عیسوی	ہفتہ	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۱	۱۳ جنوری	۰۷:۱۰
۱۳/فروری	اتوار	یکم جمادی ۲	یکم جمادی ۲	۱۱/فروری	۱۷:۰۹
۱۵/مارچ	منگل	یکم رجب	یکم رجب	۱۳ مارچ	۰۲:۰۳
۱۳/اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم شعبان	۱۱/اپریل	۱۰:۳۵
۱۲/مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم رمضان	۱۰/مئی	۱۹:۳۰
۱۱/جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم شوال	۹ جون	۰۵:۲۶
۱۰/جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم ذی قعدہ	۸ جولائی	۱۷:۰۲
۹ اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم ذی الحجہ	۷ اگست	۰۶:۴۷

تقابلی تقویمی جدول: ۹، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۹-۱۰ نبوی قمری بمطابق ۶۱۷-۶۱۸ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۷ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا آٹھواں سال

یکم ستمبر ۶۱۷ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۷) تقسیم ۶۲۷ء۶۵۱۲–ء۹۷۰۲۰۴ =۸ء۹۸۳۷۲، (ء۹۸۳۷۲ × ۱۲) = ۱۱ء۸۰۴۶۴، (ء۸۰۴۶۴ × ۲۹ء۵) = ۲۳ء۷ = ۲۴ ذی الحجہ ۸ نبوی قمری، پس یکم محرم ۹ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۹ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۴) = ۸ ستمبر ۶۱۷ عیسوی، تاریخ قران ۵ ستمبر ۲۲:۵۲، ۸ ستمبر ۶۱۷ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۶ × ۲۵ء۱ + ۲۵۱) = ۱۰۲۱، (۱۰۲۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقت قران
۸ ستمبر ۶۱۷ عیسوی	جمعرات	یکم محرم (۹ نبوی) (۵ قبل ہجرت)	یکم محرم ۹ نبوی (۵ قبل ہجرت)	۵ ستمبر	۲۲:۵۲
۷ اکتوبر	جمعہ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم صفر	۵ اکتوبر	۱۶:۴۹
۶ نومبر	اتوار	یکم صفر	یکم ربیع ۱	۴ نومبر	۱۱:۲۰
۶ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۲	۴ دسمبر	۰۴:۴۳
۴ جنوری ۶۱۸ عیسوی	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۱	۲ جنوری	۱۹:۴۷
۳ فروری	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۲	یکم فروری	۰۸:۱۵
۴ مارچ	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم رجب	۲ مارچ	۱۸:۳۰
۳ اپریل	سوموار	یکم رجب	یکم شعبان	یکم اپریل	۰۳:۱۱
۲ مئی	منگل	یکم شعبان	یکم رمضان	۳۰ اپریل	۱۰:۵۴
۳۱ مئی	بدھ	یکم رمضان	یکم شوال	۲۹ مئی	۱۸:۲۳
۳۰ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم ذی قعدہ	۲۸ جون	۰۲:۳۲
۲۹ جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	۲۷ جولائی	۱۲:۲۳
۲۸ اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم محرم ۱۰ نبوی (۴ قبل ہجرت)	۲۶ اگست	۰۰:۵۵

تقابلی تقویمی جدول: ۱۰/، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۱۰-۱۱ نبوی قمری بمطابق ۶۱۸-۶۱۹ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۷۹ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا نواں سال

یکم ستمبر ۶۱۸ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۸) تقسیم ۴۰۲۰۷۰۹ء-۶۵۱۲ء۶۲۷ =۰۱۴۴۳ء۱۰، (۰۱۴۴۳ء×۱۲) = ۱۷۳۱۶ء۰، (۷۳۱۶ء×۲۹ء۵) = ۱ء۵ = ۵ محرم ۱۰ نبوی قمری، پس یکم صفر ۱۰ نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۱۰ نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۵) = ۲۷ ستمبر ۶۱۸ عیسوی، تاریخ قران ۲۴ ستمبر بوقت ۱۶:۴۰، پس صحیح تاریخ ۲۶ ستمبر ۶۱۸ عیسوی، ۲۶ ستمبر ۶۱۸ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۷ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۶۹) = ۱۰۴۰، (۱۰۴۰ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۴ = منگل

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقت قران

۲۶ ستمبر ۶۱۸ عیسوی	منگل	یکم محرم (۱۰ر نبوی) (۴ قبل ہجرت)	یکم صفر ۱۰ر نبوی (۴ قبل ہجرت)	۲۴ ستمبر	۱۶:۴۰
۲۶ر اکتوبر	جمعرات	یکم صفر	یکم ربیع ۱ر	۲۴ر اکتوبر	۱۱:۰۸
۲۵ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱ر	یکم ربیع ۲	۲۳ نومبر	۰۶:۴۴
۲۵ دسمبر	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۱ر	۲۳ دسمبر	۰۱:۳۰
۲۳ جنوری ۶۱۹ عیسوی	منگل	یکم جمادی ۱ر	یکم جمادی ۲	۲۱ جنوری	۱۸:۰۵
۲۲ فروری	جمعرات	یکم جمادی ۲	یکم رجب	۲۰ فروری	۰۷:۵۷
۲۳ مارچ	جمعہ	یکم رجب	یکم شعبان	۲۱ مارچ	۱۹:۰۷
۲۲ر اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم رمضان	۲۰ر اپریل	۰۴:۰۱
۲۱ مئی	سوموار	یکم رمضان	یکم شوال	۱۹ر مئی	۱۱:۱۹
۱۹ر جون	منگل	یکم شوال	یکم ذی قعدہ	۱۷ر جون	۱۷:۵۸
۱۹ر جولائی	جمعرات	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	۱۷ر جولائی	۰۱:۰۸
۱۷ر اگست	جمعہ	یکم ذی الحجہ	یکم محرم ۱۱ر نبوی (۳ قبل ہجرت)	۱۵ر اگست	۱۰:۰۲

تقابلی تقویمی جدول: ۱۱ر، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۱۱-۱۲ نبوی قمری بمطابق ۶۱۹-۶۲۰ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۰ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا دسواں سال

یکم ستمبر ۶۱۹ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۱۹) تقسیم ۴ ۰۲۰۷ ۹۷ء-۶۵۱۲ء۶۲۷ =۴۵۱۴ ۰ء۱۱، (۴۵۱۴ ۰ء × ۱۲) = ۵۴۱۶۸ ۰ء۰، (۵۴۱۶۸ ء × ۲۹ء۵) = ۱۵ء۹ = ۱۶ = ۱۶ر محرم ۱۱ر نبوی قمری، پس یکم صفر ۱۱ر نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۱۱ر نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۱۶) = ۱۶ ستمبر ۶۱۹ عیسوی، تاریخ قران ۱۳ر ستمبر بوقت ۲۱:۳۹، ۱۶ر ستمبر ۶۱۹ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۸ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۹) = ۱۰۳۱، (۱۰۳۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۲ = اتوار

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۶ ستمبر ۶۱۹ عیسوی	اتوار	یکم محرم (۱۱ نبوی) (۳ قبل ہجرت)	یکم صفر ۱۱ر نبوی (۳ قبل ہجرت)	۱۳ر ستمبر	۲۱:۳۹

۱۵/اکتوبر	سوموار	یکم صفر	یکم ربیع ا/ر	۱۳/اکتوبر	۱۲:۲۴
۱۴/نومبر	بدھ	یکم ربیع ا/ر	یکم ربیع ۲	۱۲/نومبر	۰۵:۵۷
۱۴/دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ا/ر	۱۲/دسمبر	۰۱:۱۲
۱۳ جنوری ۶۲۰ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ا/ر	یکم جمادی ۲	۱۰/جنوری	۲۰:۳۶
۱۱/فروری	سوموار	یکم جمادی ۲	یکم رجب	۹ فروری	۱۴:۳۵
۱۲/مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم شعبان	۱۰/مارچ	۰۵:۵۸
۱۰/اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم رمضان	۱۸ اپریل	۱۸:۱۴
۱۰/مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم شوال	۸ مئی	۰۳:۴۰
۸ جون	اتوار	یکم شوال	یکم ذی قعدہ	۶ جون	۱۱:۱۱
۷ جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم ذی الحجہ	۵ جولائی	۱۷:۵۸
۶/اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم محرم ۱۲/نبوی (۲ قبل ہجرت)	۴ اگست	۰۱:۱۲

تقابلی تقویمی جدول: ۱۲/، نبوی قمریہ شمسی

بمطابق ۱۲-۱۳ نبوی قمری بمطابق ۶۲۰-۶۲۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۱ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا گیارہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۰ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶ + ۶۲۰) تقسیم ۶۲۷ء۶۵۱۲-ء۹۷۰۲۰۴ = ۱۲ء۰۷۶۷۹، (۰ء۰۷۶۷۹ × ۱۲) = ۰ء۹۲۱۴۸ × ۲۹ء۵) = ۲۷ء۱۸ = ۲۷ محرم ۱۲/نبوی قمری، پس یکم صفر ۱۲/نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۱۲/نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۲۷) = ۵ ستمبر ۶۲۰ عیسوی، تاریخِ قران ۲ ستمبر بوقت ۰۹:۵۲، پس صحیح تاریخ ۴ ستمبر ۶۲۰ عیسوی، ۴ ستمبر ۶۲۰ عیسوی جیولین کا دن = (۶۱۹ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۸) = ۱۰۲۱، (۱۰۲۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۴ ستمبر ۶۲۰ عیسوی	جمعرات	یکم محرم (۱۲ نبوی) (۲ قبل ہجرت)	یکم صفر ۱۲/نبوی (۲ قبل ہجرت)	۲ ستمبر	۰۹:۵۲
۴ اکتوبر	ہفتہ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم ربیع ۱	یکم اکتوبر	۲۰:۳۹
۲ نومبر	اتوار	یکم صفر	یکم ربیع ۲	۱۳۱ اکتوبر	۰۹:۵۵

۲ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۱	۳۰ نومبر	۰۱:۴۵
یکم جنوری ۶۲۱ عیسوی	جمعرات	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۲	۲۹ دسمبر	۱۹:۴۷
۳۰ جنوری	جمعہ	یکم جمادی ۱	یکم رجب	۲۸ جنوری	۱۴:۵۶
یکم مارچ	اتوار	یکم جمادی ۲	یکم شعبان	۲۷ فروری	۰۹:۲۹
۳۱ مارچ	منگل	یکم رجب	یکم رمضان	۲۹ مارچ	۰۱:۴۵
۲۹ اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم شوال	۲۷ اپریل	۱۵:۰۲
۲۹ مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم ذی قعدہ	۲۷ مئی	۰۱:۳۵
۲۷ جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم ذی الحجہ	۲۵ جون	۱۰:۱۸
۲۶ جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم محرم ۱۳ر نبوی (ار قبل ہجرت)	۲۴ جولائی	۱۸:۱۴
۲۵ اگست	منگل	یکم ذی الحجہ	یکم صفر	۲۳ اگست	۰۲:۱۵

تقابلی تقویمی جدول: ۱۳ر، نبوی قمریہ شمسی

مطابق ۱۳ر نبوی قمری، ۱۴ر نبوی قمری (ار ہجری قمری) بمطابق ۶۲۱-۶۲۲ عیسوی جیولین بمطابق ۳۸۲ غلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا بارہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۱ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۲۱) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء - ۶۵۱۲ء۶۲۷ = ۱۰۶۵۶ء۱۳، (۱۰۶۵۶ء × ۱۲) = ۲۷۸۷۲ء۱، (۲۷۸۷۲ء × ۲۹ء۵) = ۲۲ء۸ = ۸ صفر ۱۳ر نبوی قمری، پس یکم ربیع الاول ۱۳ر نبوی قمری بمطابق یکم محرم ۱۳ر نبوی قمریہ شمسی = (۳۲-۸) = ۲۴ ستمبر ۶۲۱ عیسوی، تاریخ قِران ۲۱ ستمبر بوقت ۱۱:۰۳، پس صحیح تاریخ ۲۳ ستمبر ۶۲۱ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۰ × ۲۵ء۱ + ۲۶۶) = ۱۰۴۱، (۱۰۴۱ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ

عیسوی جیولین	دن	نبوی قمریہ شمسی	نبوی قمری	تاریخ قِران	وقتِ قِران
۲۳ ستمبر ۶۲۱ عیسوی	بدھ	یکم محرم (۱۳ نبوی) (ار قبل ہجرت)	یکم ربیع الاول ۱۳ نبوی (ار قبل ہجرت)	۲۱ر ستمبر	۱۱:۰۳
۲۳ اکتوبر	جمعہ	یکم صفر	یکم ربیع الثانی	۲۰ اکتوبر	۲۱:۰۹
۲۱ نومبر	ہفتہ	یکم ربیع الاول	یکم جمادی الاولیٰ	۱۹ر نومبر	۰۹:۰۵

۲۱ دسمبر	سوموار	یکم ربیع الثانی	یکم جمادی الاخریٰ	۱۸؍دسمبر	۲۳:۱۴
۱۹؍جنوری ۶۲۲ عیسوی	منگل	یکم جمادی الاولیٰ	یکم رجب	۱۷؍جنوری	۱۵:۳۵
۱۸؍فروری	جمعرات	یکم جمادی الاخریٰ	یکم شعبان	۱۶؍فروری	۰۹:۱۶
۲۰ مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم رمضان	۱۸؍مارچ	۰۲:۵۲
۱۸؍اپریل	اتوار	یکم شعبان	یکم شوال	۱۶؍اپریل	۱۹:۰۷
۱۸؍مئی	منگل	یکم رمضان	یکم ذی قعدہ	۱۶؍مئی	۰۹:۲۳
۱۷؍جون	جمعرات	یکم شوال	یکم ذی الحجہ	۱۴؍جون	۲۱:۴۳
۱۶؍جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم محرم ۱۴؍نبوی (۱؍ہجری)	۱۴؍جولائی	۰۸:۳۱
۱۴؍اگست	ہفتہ	یکم ذی الحجہ	یکم صفر ۱؍ہجری	۱۲؍اگست	۱۸:۱۴

(ج)......ہجری قمریہ شمسی و قمری تقویم

تقابلی تقویمی جدول: ۱؍ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۱-۲ ہجری قمری بمطابق ۶۲۲-۶۲۳ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۳ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا تیرہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین = (۶۲۲+۳۶۵ تقسیم ۲۴۳) تقسیم ۶۴۰،۶۵۲۶-۹۷۰۲۰۴، = ۱۳۵۸۷،۱، (۱۳۵۸۷،×۱۲) = ۶۳۰۴۴،۱، (۶۳۰۴۴،×۲۹،۵) = ۱۸،۵۹ = ۱۹؍صفر ۱؍ہجری قمری، پس یکم ربیع الاول ۱؍ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۱؍ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۱۹) = ۱۳؍ستمبر ۶۲۲ عیسوی، تاریخِ قران ۱۱؍ستمبر بوقت ۰۳:۲۷، ۱۳؍ستمبر ۶۲۲ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۱×۲۵،۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۶) = ۱۰۳۲، (۱۰۳۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۱۳ ستمبر ۶۲۲ عیسوی	سوموار	یکم محرم (۱؍ہجری)	یکم ربیع الاول ۱؍ہجری	۱۱؍ستمبر	۰۳:۲۷
۱۲؍اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم ربیع ۲	۱۰؍اکتوبر	۱۲:۴۴
۱۱؍نومبر	جمعرات	یکم ربیع الاول	یکم جمادی الاولیٰ	۸ نومبر	۲۲:۴۳
۱۰؍دسمبر	جمعہ	یکم ربیع الثانی	یکم جمادی الاخریٰ	۸ دسمبر	۰۹:۵۵

۹ جنوری ۶۲۳ عیسوی	اتوار	یکم جمادی الاولیٰ	یکم رجب	۶ جنوری	۲۲:۳۹
۷ فروری	سوموار	یکم جمادی الاخریٰ	یکم شعبان	۵ فروری	۱۲:۴۷
۹ مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم رمضان	۷ مارچ	۰۳:۵۳
۷ اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم شوال	۵ اپریل	۱۹:۲۴
۷ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم ذی قعدہ	۵ مئی	۱۰:۵۵
۶ جون	سوموار	یکم شوال	یکم ذی الحجہ	۴ جون	۰۲:۰۳
۵ جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم محرم ۲ ہجری	۳ جولائی	۱۶:۲۰
۴ اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم صفر	۲ اگست	۰۵:۲۴

تقابلی تقویمی جدول: ۲، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۲-۳ ہجری قمری بمطابق ۶۲۳-۶۲۴ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۴ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا چودہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۳ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۲۳) تقسیم ء۹۷۰۲۰۴ - ۶۲۰ء۶۵۲۶ = ۲ء۱۶۶۵۹، (۱۶۶۵۹ء × ۱۲) = ۱ء۹۹۹۰۸، (۹۹۹۰۸ء × ۲۹ء۵) = ۲۹ = ۲۹ صفر ۲ ہجری قمری، پس یکم ربیع الاول ۲ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۲ ہجری قمریہ شمسی = (۲۹-۳۲) = ۳ ستمبر ۶۲۳ عیسوی، تاریخ قران ۳۱ اگست بوقت ۱۱:۱۷، پس صحیح تاریخ ۲ ستمبر ۶۲۳ عیسوی، ۲ ستمبر ۶۲۳ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۲ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۵) = ۱۰۲۲، (۱۰۲۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعۃ المبارک

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی (بہ کبیسہ محرم)	ہجری قمری شمسی (بہ کبیسہ شوال)	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲ ستمبر ۶۲۳ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۲ ہجری	یکم محرم ۲ ہجری	یکم ربیع الاول ۲ھ	۳۱ اگست	۱۷:۱۱
۲ اکتوبر	اتوار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم صفر	یکم ربیع ۲	۳۰ ستمبر	۰۴:۰۲
۳۱ اکتوبر	سوموار	یکم صفر	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۱	۲۹ اکتوبر	۱۴:۳۰
۳۰ نومبر	بدھ	یکم ربیع ۱	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۲	۲۸ نومبر	۰۱:۰۶
۲۹ دسمبر	جمعرات	یکم ربیع ۲	یکم جمادی ۱	یکم رجب	۲۷ دسمبر	۱۲:۰۴
۲۸ جنوری ۶۲۴ عیسوی	ہفتہ	یکم جمادی ۱	یکم جمادی ۲	یکم شعبان	۲۵ جنوری	۲۳:۲۳
۲۶ فروری	اتوار	یکم جمادی ۲	یکم رجب	یکم رمضان	۲۴ فروری	۱۱:۰۲

۲۷مارچ	منگل	یکم رجب	یکم شعبان	یکم شوال	۲۴مارچ	۲۳:۱۶
۲۵اپریل	بدھ	یکم شعبان	یکم رمضان	یکم ذی قعدہ	۲۳اپریل	۱۲:۲۶
۲۵مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم شوال	یکم ذی الحجہ	۲۳مئی	۰۲:۴۶
۲۳جون	ہفتہ	یکم شوال	یکم شوال کبیسہ	یکم محرم ۳ہجری	۲۱جون	۱۸:۰۲
۲۳جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم ذی قعدہ	یکم صفر	۲۱جولائی	۰۹:۳۱
۲۲اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الاول	۲۰اگست	۰۰:۳۰

تقابلی تقویمی جدول:۳،ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۳-۴ہجری قمری بمطابق ۶۲۴-۶۲۵عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۵خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ویں عبرانی میطونی دور کا پندرہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۴ عیسوی جیولین = (۲۴۴تقسیم ۳۶۶+۶۲۴) تقسیم ۴۰۲۰۴ء۹۷-۶۵۲۶ء۶۴۰ =۱۹۸۲۳ء۳، (۱۹۸۲۳ء x۱۲) = ۶ ۳۷۸۷۶ء۲، (۳۷۸۷۶ء x ۵ء۲۹) = ۱۷ء۱۱ =۱۱/ربیع الاول ۳ ہجری قمری، پس یکم ربیع الثانی ۳ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۳ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۱۱) =۲۱ستمبر ۶۲۴ عیسوی، تاریخ قِران ۱۸/ستمبر بوقت ۱۴:۳۶، پس صحیح تاریخ ۲۰ ستمبر ۶۲۴ عیسوی، ۲۰ستمبر ۶۲۴ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۳ × ۱ء۲۵ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۶۴) =۱۰۴۲، (۱۰۴۲تقسیم ۷ کا باقی ماندہ)=۶=جمعرات

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۰ستمبر ۶۲۴عیسوی	جمعرات	یکم محرم (۳ہجری)	یکم ربیع الثانی ۳ہجری	۱۸/ستمبر	۱۴:۳۶
۲۰اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم جمادی الاولیٰ	۱۸/اکتوبر	۰۳:۴۷
۱۸/نومبر	اتوار	یکم ربیع۱	یکم جمادی الاخریٰ	۱۶/نومبر	۱۶:۱۲
۱۸/دسمبر	منگل	یکم ربیع۲	یکم رجب	۱۶/دسمبر	۰۳:۵۰
۱۶جنوری ۶۲۵عیسوی	بدھ	یکم جمادی۱	یکم شعبان	۱۴/جنوری	۱۴:۳۶
۱۵/فروری	جمعہ	یکم جمادی۲	یکم رمضان	۱۳/فروری	۰۰:۳۴
۱۶/مارچ	ہفتہ	یکم رجب	یکم شوال	۱۴/مارچ	۱۰:۱۱
۱۵/اپریل	سوموار	یکم شعبان	یکم ذی قعدہ	۱۲/اپریل	۲۰:۰۸
۱۴/مئی	منگل	یکم رمضان	یکم ذی الحجہ	۱۲/مئی	۰۷:۱۱

۱۲/جون	بدھ	یکم شوال	یکم محرم ۴ ہجری	۱۰/جون	۱۹:۴۹
۱۲/جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم صفر	۱۰/جولائی	۱۰:۰۶
۱۱/اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الاول	۹اگست	۰۱:۴۲

تقابلی تقویمی جدول: ۴، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۴-۵ ہجری قمری بمطابق ۶۲۵-۶۲۶ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۶ خلیقہ عبرانی (غیر منکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا سولہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۵ عیسوی جیولین = (۲۴۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۲۵) تقسیم ۴ ۲۰۴۰۹۷ء-۶۵۲۶ء۶۴۰ = ۲۲۸۰۱ء۴، (۲۲۸۰۱ء × ۱۲) = ۳۶۱۲ء۷ء۲، (۳۶۱۲ء۷ × ۲۹ء۵) = ۲۱ء۷ = ۲۲ ربیع الاول ۴ ہجری قمری، پس یکم ربیع الثانی ۴ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۴ ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۲۲) = ۱۰/ستمبر ۶۲۵ عیسوی، تاریخ قران ۷ ستمبر بوقت ۱۸:۰۶، پس صحیح تاریخ ۹ ستمبر ۶۲۵ عیسوی، ۹ ستمبر ۶۲۵ عیسوی جیولین کا دن = (۴۲۶ × ۲۵ء۱ + ۲۵۲) = ۱۰۳۲، (۱۰۳۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۹ ستمبر ۶۲۵ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۴ ہجری	یکم ربیع الثانی ۴ ہجری	۷ ستمبر	۱۸:۰۶
۱۹ اکتوبر	بدھ	یکم صفر	یکم جمادی ۱	۱۷ اکتوبر	۱۰:۴۱
۸ نومبر	جمعہ	یکم ربیع ۱	یکم جمادی ۲	۶ نومبر	۰۲:۴۲
۷ دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۲	یکم رجب	۵ دسمبر	۱۷:۱۸
۶ جنوری ۶۲۶ عیسوی	سوموار	یکم جمادی ۱	یکم شعبان	۴ جنوری	۰۵:۵۶
۴ فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم رمضان	۲ فروری	۱۶:۳۸
۶ مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم شوال	۴ مارچ	۰۱:۵۰
۴ اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم ذی قعدہ	۱۲ اپریل	۱۰:۱۵
۳ مئی	ہفتہ	یکم رمضان	یکم ذی الحجہ	یکم مئی	۱۸:۴۰
۲ جون	سوموار	یکم شوال	یکم محرم ۵ ہجری	۳۱ مئی	۰۳:۵۱
یکم جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم صفر	۲۹ جون	۱۴:۲۷
۳۱ جولائی	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الاول	۲۹ جولائی	۰۳:۰۳

تقابلی تقویمی جدول: ۵، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۵-۶ ہجری قمری بمطابق ۶۲۶-۶۲۷ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۷ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ویں عبرانی میطونی دور کا سترہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۶ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۲۶) تقسیم ۴ ۲۰۴۰۹۷ء-۶۵۲۶ء۶۴۰ =۲۵۸۷۲ء۵، (۲۵۸۷۲ء×۱۲) =۳ء۱۰۴۶۴، (۱۰۴۶۴ء×۲۹ء۵) =۳ء۰۸ =۳ ربیع الثانی ۵ ہجری قمری، پس یکم ربیع الثانی ۵ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۵ ہجری قمری شمسی =۳۰ اگست ۶۲۶ عیسوی، تاریخِ قران ۲۷ اگست بوقت ۱۸:۰۴، پس صحیح تاریخ ۲۹ اگست ۶۲۶ عیسوی، ۲۹ اگست ۶۲۶ عیسوی کا دن = (۶۲۵×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۴۱) =۱۰۲۲، (۱۰۲۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) =صفر= جمعۃ المبارک

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخِ قران	وقتِ قران
۲۹/اگست ۶۲۶ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۵ ہجری	یکم ربیع الثانی ۵ ہجری	۲۷ اگست	۱۸:۰۴
۲۸ ستمبر	اتوار	یکم محرم (کبیسہ)	یکم جمادی ۱	۲۶ ستمبر	۱۱:۲۲
۲۸ اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم جمادی ۲	۲۶ اکتوبر	۰۶:۰۲
۲۷ نومبر	جمعرات	یکم ربیع ۱	یکم رجب	۲۵ نومبر	۰۰:۲۴
۲۶ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم شعبان	۲۴ دسمبر	۱۶:۵۰
۲۵ جنوری ۶۲۷ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ۱	یکم رمضان	۲۳ جنوری	۰۶:۳۴
۲۳ فروری	سوموار	یکم جمادی ۲	یکم شوال	۲۱ فروری	۱۷:۴۶
۲۵ مارچ	بدھ	یکم رجب	یکم ذی قعدہ	۲۳ مارچ	۰۳:۰۱
۲۳ اپریل	جمعرات	یکم شعبان	یکم ذی الحجہ	۲۱ اپریل	۱۰:۵۹
۲۲ مئی	جمعہ	یکم رمضان	یکم محرم ۶ ہجری	۲۰ مئی	۱۸:۲۲
۲۱ جون	اتوار	یکم شوال	یکم صفر	۱۹/جون	۰۱:۵۸
۲۰ جولائی	سوموار	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع الاول	۱۸/جولائی	۱۰:۴۸
۱۹/اگست	بدھ	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع الثانی	۱۶/اگست	۲۱:۵۵

تقابلی تقویمی جدول: ۶، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۶-۷ ہجری قمری بمطابق ۶۲۷-۶۲۸ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۸ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا اٹھارہواں سال

یکم ستمبر ۶۲۷ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵+۶۲۷) تقسیم ۴۰۲۰۴ء۹۷-۶۵۲۶ء۶۴۰ =۲۸۹۴۳ء۶، (۲۸۹۴۳ء ×۱۲) =۳۴۷۳۱۶ء۳، (۳۴۷۳۱۶ء ×۲۹ء۵) =۹ء۱۳ =۱۴/ ربیع الثانی ۶ ہجری قمری، پس یکم جمادی الاولیٰ ۶ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۶ ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۱۴)=۱۸/ ستمبر ۶۲۷ عیسوی، تاریخ قران ۱۵/ ستمبر ۶۲۷ عیسوی بوقت ۱۲:۰۸، پس صحیح تاریخ ۱۷/ ستمبر ۶۲۷ عیسوی، ۱۷/ ستمبر ۶۲۷ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۶ × ۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر+۲۶۰) =۱۰۴۲،۱۰۴۲ (۱۰۴۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) =۶ = جمعرات

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۷/ ستمبر ۶۲۷ عیسوی	جمعرات	یکم محرم ۶ ہجری	یکم جمادی الاولیٰ ۶ھ	۱۵/ ستمبر	۱۲:۰۸
۱۷/ اکتوبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم جمادی ۲	۱۵/ اکتوبر	۰۵:۳۰
۱۶/ نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم رجب	۱۴ نومبر	۰۰:۵۴
۱۶/ دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم شعبان	۱۳/ دسمبر	۲۰:۲۵
۱۴ جنوری ۶۲۸ عیسوی	جمعرات	یکم جمادی ۱	یکم رمضان	۱۲/ جنوری	۱۴:۱۴
۱۳/ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم شوال	۱۱/ فروری	۰۵:۲۵
۱۳ مارچ	اتوار	یکم رجب	یکم ذی قعدہ	۱۱/ مارچ	۱۷:۴۹
۱۲/ اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم ذی الحجہ	۱۰/ اپریل	۰۳:۴۱
۱۱/ مئی	بدھ	یکم رمضان	یکم محرم ۷ ہجری	۹ مئی	۱۱:۳۶
۹ جون	جمعرات	یکم شوال	یکم صفر	۷ جون	۱۸:۲۴
۹ جولائی	ہفتہ	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۱	۷ جولائی	۰۱:۱۰
۷ اگست	اتوار	یکم ذی الحجہ	یکم ربیع ۲	۵ اگست	۰۹:۰۶

تقابلی تقویمی جدول: ۷، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۷-۸ ہجری قمری بمطابق ۶۲۸-۶۲۹ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۸۹ خلیقہ عبرانی (مکبوس)

۲۳۱ ویں عبرانی میطونی دور کا اُنیسواں یعنی آخری سال

یکم ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین = (۲۴۴ تقسیم ۳۶۶+۶۲۸) تقسیم ۴۰۲۰۴ء۹۷-۶۵۲۶ء۶۴۰ =۳۲۱۰۸ء۷، (۳۲۱۰۸ء ×۱۲) =۸۵۲۹۶ء۳، (۸۵۲۹۶ء ×۲۹ء۵) =۲۵ء۱۶ =۲۵ ربیع الثانی ۷

ہجری قمری، پس یکم جمادی الاولیٰ ۷ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۷ ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۲۵) = ۷ ستمبر ۶۲۸ عیسوی، تاریخ قِران ۳ ستمبر بوقت ۱۹:۲۰، پس صحیح تاریخ ۵ ستمبر ۶۲۸ عیسوی، ۵ ستمبر ۶۲۸ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۷×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۹) = ۱۰۳۲، (۱۰۳۲ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قِران	وقتِ قِران
۵ستمبر ۶۲۸ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۷ ہجری	یکم جمادی الاولیٰ ۷ھ	۳ستمبر	۱۹:۲۰
۱۵اکتوبر	بدھ	یکم محرم (کبیسہ)	یکم جمادی ۲	۱۳اکتوبر	۰۸:۳۶
۴نومبر	جمعہ	یکم صفر	یکم رجب	۲نومبر	۰۰:۵۵
۳دسمبر	ہفتہ	یکم ربیع ۱	یکم شعبان	یکم دسمبر	۱۹:۳۱
۲جنوری ۶۲۹ عیسوی	سوموار	یکم ربیع ۲	یکم رمضان	۳۱دسمبر	۱۵:۰۰
یکم فروری	بدھ	یکم جمادی ۱	یکم شوال	۳۰جنوری	۰۹:۴۷
۳مارچ	جمعہ	یکم جمادی ۲	یکم ذی قعدہ	یکم مارچ	۰۲:۲۹
یکم اپریل	ہفتہ	یکم رجب	یکم ذی الحجہ	۳۰مارچ	۱۶:۱۴
یکم مئی	سوموار	یکم شعبان	یکم محرم ۸ ہجری	۲۹اپریل	۰۲:۵۸
۳۰مئی	منگل	یکم رمضان	یکم صفر	۲۸مئی	۱۱:۱۸
۲۸جون	بدھ	یکم شوال	یکم ربیع ۱	۲۶جون	۱۸:۲۰
۲۸جولائی	جمعہ	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۲	۲۶جولائی	۰۱:۱۸
۲۶اگست	ہفتہ	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۱	۲۴اگست	۰۹:۱۶

تقابلی تقویمی جدول: ۸، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۸-۹ ہجری قمری بمطابق ۶۲۹-۶۳۰ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۹۰ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۲ ویں عبرانی میطونی دور کا پہلا سال

یکم ستمبر ۶۲۹ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۲۹) تقسیم ۴ ۲۰۲۰۷ء۹۷-۶۵۲۶ء۶۴۰ = ۳۵۰۸۵ء۸، (۳۵۰۸۵ء×۱۲) = ۲۱۰۲ء۴، (۲۱۰۲ء×۵ء۲۹) = ۲ء۶ = ۶ جمادی الاولیٰ ۸ ہجری قمری، پس یکم جمادی الاخریٰ ۸ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۸ ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۶) = ۲۶ ستمبر ۶۲۹ عیسوی، تاریخ قِران ۲۲ ستمبر بوقت ۱۹:۰۳، پس صحیح تاریخ ۲۵ ستمبر ۶۲۹ عیسوی، ۲۵ ستمبر ۶۲۹ عیسوی جیولین کا دن = (۶۲۸×۲۵ء۱ + ۲۶۸) = ۱۰۵۳، (۱۰۵۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۳ = سوموار

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۲۵ ستمبر ۶۲۹ عیسوی	سوموار	یکم محرم ۸ ہجری	یکم جمادی الاخریٰ ۸ھ	۲۲ ستمبر	۱۹:۰۳
۲۴ اکتوبر	منگل	یکم صفر	یکم رجب	۲۲ اکتوبر	۰۷:۰۸
۲۳ نومبر	جمعرات	یکم ربیع ۱	یکم شعبان	۲۰ نومبر	۲۱:۴۲
۲۲ دسمبر	جمعہ	یکم ربیع ۲	یکم رمضان	۲۰ دسمبر	۱۴:۳۹
۲۱ جنوری ۶۳۰ عیسوی	اتوار	یکم جمادی ۱	یکم شوال	۱۹ ر جنوری	۰۹:۱۶
۲۰ فروری	منگل	یکم جمادی ۲	یکم ذی قعدہ	۱۸ ر فروری	۰۴:۱۰
۲۲ مارچ	جمعرات	یکم رجب	یکم ذی الحجہ	۱۹ ر مارچ	۲۱:۳۵
۲۰ اپریل	جمعہ	یکم شعبان	یکم محرم ۹ ہجری	۱۸ ر اپریل	۱۲:۱۸
۲۰ مئی	اتوار	یکم رمضان	یکم صفر	۱۸ ر مئی	۰۰:۰۷
۱۸ ر جون	سوموار	یکم شوال	یکم ربیع ۱	۱۶ ر جون	۰۹:۴۲
۱۷ ر جولائی	منگل	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۲	۱۵ ر جولائی	۱۸:۰۲
۱۶ ر اگست	جمعرات	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۱	۱۴ ر اگست	۰۲:۰۶

تقابلی تقویمی جدول: ۹، ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۹-۱۰ ر ہجری قمری بمطابق ۶۳۰-۶۳۱ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۹۱ خلیقہ عبرانی (غیر مکبوس)

۲۳۲ ویں عبرانی میطونی دور کا دوسرا سال

یکم ستمبر ۶۳۰ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۳۰) تقسیم ۹۷۰۲۰۴ء - ۶۵۲۶ء۶۴۰ = ۹ء۳۸۱۵۶، (۱۲×۳۸۱۵۶ء) = ۴ء۵۷۸۷۲، (۲۹ء۵×۵۷۸۷۲ء) = ۱۷ء۰۷ = ۱۷ ر جمادی الاولیٰ ۹ ہجری قمری، پس یکم جمادی الاخریٰ ۹ ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۹ ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۱۷) = ۱۵ ر ستمبر ۶۳۰ عیسوی، تاریخِ قران ۱۲ ر ستمبر بوقت ۱۰:۳۷، پس صحیح تاریخ ۱۴ ر ستمبر ۶۳۰ عیسوی، ۱۴ ر ستمبر ۶۳۰ عیسوی کا دن = (۶۲۹×۲۵ء۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۵۷) = ۱۰۴۳، (۱۰۴۳ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = صفر = جمعہ

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۱۴ ر ستمبر ۶۳۰ عیسوی	جمعہ	یکم محرم ۹ ہجری	یکم جمادی الاخریٰ ۹ھ	۱۲ ر ستمبر	۱۰:۳۷
۱۴ ر اکتوبر	اتوار	یکم صفر	یکم رجب	۱۱ ر اکتوبر	۲۰:۰۹
۱۲ ر نومبر	سوموار	یکم ربیع ۱	یکم شعبان	۱۰ ر نومبر	۰۷:۱۱

۱۲ر دسمبر	بدھ	یکم ربیع ۲	یکم رمضان	۹ دسمبر	۲۰:۱۰
۱۰ر جنوری ۶۳۱ عیسوی	جمعرات	یکم جمادی ۱	یکم شوال	۸ جنوری	۱۱:۱۹
۹ فروری	ہفتہ	یکم جمادی ۲	یکم ذی قعدہ	۷ فروری	۰۴:۱۴
۱۱ر مارچ	سوموار	یکم رجب	یکم ذی الحجہ	۸ مارچ	۲۱:۴۸
۹ر اپریل	منگل	یکم شعبان	یکم محرم ۱۰ر ہجری	۷ اپریل	۱۴:۳۸
۹ مئی	جمعرات	یکم رمضان	یکم صفر	۷ مئی	۰۵:۵۰
۷ جون	جمعہ	یکم شوال	یکم ربیع ۱	۵ جون	۱۹:۰۸
۷ جولائی	اتوار	یکم ذی قعدہ	یکم ربیع ۲	۵ جولائی	۰۶:۴[illegible]
۵ اگست	سوموار	یکم ذی الحجہ	یکم جمادی ۱	۳ر اگست	[illegible]:۱۲

تقابلی تقویمی جدول: ۱۰ ہجری قمریہ شمسی

بمطابق ۱۰-۱۱ ہجری قمری بمطابق ۶۳۱-۶۳۲ عیسوی جیولین بمطابق ۴۳۹۲ خلیقہ عبرانی ([illegible]

۲۳۲ ویں عبرانی میطونی دور کا تیسرا سال

یکم ستمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین = (۲۴۳ تقسیم ۳۶۵ + ۶۳۱) تقسیم ۴ ۹۷۰۲۰۴، -۱ ۶۵۲، ۶۴۰

= ۴۱۲۲۷، ۱۰، (۴۱۲۲۷ × ۱۲) =۹۴۷۲۴، ۴، (۹۴۷۲۴ × ۵، ۲۹) = ۹، ۲۷ :: ۲۸ جمادی الاولیٰ

۱۰ر ہجری قمری، پس یکم جمادی الاخریٰ ۱۰ر ہجری قمری بمطابق یکم محرم ۱۰ر ہجری قمریہ شمسی = (۳۲-۲۸)

=۴ ستمبر ۶۳۱ عیسوی، تاریخِ قران ۲ ستمبر بوقت ۰۲:۵۰، ۴ ستمبر ۶۳۱ عیسوی جیولین کا دن = (۶۳۰ × ۲۵، ۱ کا حاصلِ ضرب بحذف کسر + ۲۴۷) =۱۰۳۴، (۱۰۳۴ تقسیم ۷ کا باقی ماندہ) = ۵ = بدھ

عیسوی جیولین	دن	ہجری قمریہ شمسی	ہجری قمری	تاریخ قران	وقتِ قران
۴ ستمبر ۶۳۱ عیسوی	بدھ	یکم محرم ۱۰ر ہجری	یکم جمادی الاخریٰ ۱۰ھ	۲ ستمبر	۰۲:۵۰
۳ اکتوبر	جمعرات	یکم محرم (کبیسہ)	یکم رجب	یکم اکتوبر	۱۲:۱۴
۲ نومبر	ہفتہ	یکم صفر	یکم شعبان	۳۰ اکتوبر	۲۱:۵۷
یکم دسمبر	اتوار	یکم ربیع ار	یکم رمضان	۲۹ نومبر	۰۸:۳۳
۳۱ دسمبر	منگل	یکم ربیع ۲	یکم شوال	۲۸ دسمبر	۲۰:۲۶
۲۹ جنوری ۶۳۲ عیسوی	بدھ	یکم جمادی ار	یکم ذی قعدہ	۲۷ جنوری	۰۹:۴۳

۲۷فروری (مکی رویئت) جمعرات ۲۸فروری (مدنی رویئت) جمعہ		نسی منسوخ	یکم ذی الحجہ	۲۶فروری	۰۰:۰۶
۲۸مارچ (مکی رویئت) ہفتہ ۲۹مارچ (مدنی رویئت) اتوار		نسی منسوخ	یکم محرم ۱۱ھ ہجری	۲۶مارچ	۱۵:۱۰
۲۷اپریل (مکی رویئت) سوموار ۲۸اپریل (مدنی رویئت) منگل		نسی منسوخ	یکم صفر	۲۵اپریل	۰۶:۳۰
۲۷مئی (مکی رویئت) بدھ ۲۸مئی (مدنی رویئت) جمعرات		نسی منسوخ	یکم ربیع الاول	۲۴مئی	۲۱:۴۶
۲۶جون	جمعہ	نسی منسوخ	یکم ربیع الثانی	۲۳جون	۱۲:۳۴
۲۵جولائی	ہفتہ	نسی منسوخ	یکم جمادی الاولیٰ	۲۳جولائی	۰۲:۲۸
۲۳اگست	اتوار	نسی منسوخ	یکم جمادی الاخریٰ	۲۱اگست	۱۵:۱۰
۲۲ستمبر	منگل	نسی منسوخ	یکم رجب	۲۰ستمبر	۰۲:۴۳
۲۱اکتوبر	بدھ	نسی منسوخ	یکم شعبان	۱۹/۱اکتوبر	۱۳:۳۲
۲۰نومبر	جمعہ	نسی منسوخ	یکم رمضان	۱۸/نومبر	۰۰:۱۱
۱۹/دسمبر	ہفتہ	نسی منسوخ	یکم شوال	۱۷/دسمبر	۱۰:۵۹
۱۸جنوری ۶۳۳ عیسوی	سوموار	نسی منسوخ	یکم ذی قعدہ	۱۵/جنوری	۲۲:۰۱
۱۶/فروری	منگل	نسی منسوخ	یکم ذی الحجہ	۱۴/فروری	۰۹:۱۷
۱۸/مارچ	جمعرات	نسی منسوخ	یکم محرم ۱۲/ہجری	۱۵/مارچ	۲۰:۵۴

رسول اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر نسی اور اس پر مبنی قمریہ شمسی تقویم کو منسوخ فرما کر خالص قمری تقویم کو بحال رکھا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ زمانہ گھوم پھر کر اُسی حالت پر آ گیا ہے جس دن اللہ نے آسمان اور زمین پیدا فرمائے تھے۔ یہود و نصاریٰ اور مجوس و ہنود سب کی متفقہ رائے ہے کہ کائنات کی تخلیق اعتدالِ ربیعی میں ہوئی تھی اُوپر ہم دیکھ رہے ہیں کہ محرم ۱۱ر ہجری کا عیسوی مہینہ مارچ کا ہے یہی بہار کا موسم، تخلیق کائنات کا موسم ہے اسی کی طرف رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں اشارہ فرمایا ہے۔ ہم نے اُوپر ہجری دور کی جداول میں میلادی اور نبوی ادوار کی طرح ان قمری تواریخ کو ایک دن مؤخر رکھا ہے جہاں وقتِ قِران ۲۰:۰۰ یا اس سے زائد تھا اس لئے ان جداول میں اور قبل ازیں پیش کردہ مدنی دور کے مطالعے کی جداول میں کہیں کہیں ایک دن کا فرق ہو سکتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ البدایۃ والنہایۃ/ ج۵، ص ۲۴۵، مشکوٰۃ المصابیح (بحوالہ صحیح مسلم) ص:۵۲۱

۲۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا: ج ۱۰، ص۲۱۸، بعنوان جیوئش کیلنڈر

۳۔ جمع الفوائد/ ج۱،ص۳۷۲، رقم:۲۹۷۸

۴۔ شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام:ص۴۰۹

۵۔ الفصول فی سیرۃ الرسول لابن کثیر:ص۹۱

۶۔ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیرؒ: ج۲،ص۲۶۵

۷۔ ماثبت بالسنۃ فی اعمال السنۃ، شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ:ص۲۸۸

۸۔ المحبر لابن حبیب:ص۱۱۲

۹۔ البدایۃ والنہایۃ: ج۲،ص۲۶۷

۱۰۔ صحیح بخاری، کتاب الکسوف

۱۱۔ رحمۃ اللعالمین/ قاضی محمد سلیمان منصور پوریؒ: ج۲،ص۱۰۸

۱۲۔ تقویمِ تاریخی/عبدالقدوس ہاشمیؒ:ص۳

۱۳۔ جوہرِ تقویم/ ضیاء الدین لاہوری:ص۴۲

۱۴۔ الشمس والقمر بحسبان/ عبدالرحمٰن گیلانی: ص۲۰۴

۱۵۔ رحمۃ اللعالمینؒ: ج۲،ص۱۰۶

۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ تقویمِ تاریخی:ص۳

۱۸۔ جوہرِ تقویم:ص۴۳

۱۹۔ الشمس والقمر بحسبان:ص۲۰۴

۲۰۔ البدایۃ والنہایۃ: ج۴، ص ۳۶۴ ج۵، ص۲۹۳۔۲۹۴

۲۱۔ رحمۃ اللعالمینؒ: ج۲،ص۱۰۶

۲۲۔ البدایۃ والنہایۃ: ج۵،ص۷،طبقات ابن سعد: ج۲،ص۱۶۷

۲۳۔ ایضاً

۲۴۔ تقویمِ تاریخی:ص۳

۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ جوہرِ تقویم:ص۴۲۔۴۳

۲۷۔ الشمس والقمر بحسبان:ص۲۰۴

۲۸۔ البدایۃ والنہایۃ: ج۵،ص۷۔طبقات ابنِ سعد: ج۲،ص۱۶۷

۲۹۔ المغازی للواقدی: ج۳،ص۱۰۲۵

۳۰۔ البدایۃ والنہایۃ: ج۵،ص۳۔۴

۳۱۔ ایضاً: ج۴،ص۱۶۵

۳۲۔ جمع الفوائد:ص۳۰۵،حدیث رقم:۳۳۴۹

۳۳۔ تقویمِ تاریخی:ص۲

۳۴۔ جوہرِ تقویم:ص۴۲

۳۵۔ الشمس والقمر بحسبان:ص۲۰۴

۳۶۔ تفسیر ابوالسعودؒ: ج۴،ص۴۲۔تفسیر کبیر امام رازیؒ: ج۱۵،ص۲۲۱

۳۷۔ شارٹر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام، مادہ ''رجب''

۳۸۔ تقویمِ تاریخی (ش۔ت)، جوہرِ تقویم: ص ۲۵۵،۲۵۸، الشمس والقمر بحسبان:ص۲۱،۲۳

۳۹۔ السیرۃ عالمی شمارہ نمبر:۲، دسمبر ۱۹۹۹عیسوی: ص۲۲۸ (مقالہ ہٰذا کی دوسری قسط)

۴۰۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ: ج ۲، ص ۳۹۹
۴۱۔ التوبۃ: ۳۷
۴۲۔ ما ثبت بالسنۃ فی اعمال السنۃ: ص ۳۱۰
۴۳۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا: ج ۳، ص ۶۰۰۔۶۰۳
۴۴۔ البقرۃ: ۱۸۵، القدر: ۱
۴۵۔ مختصر تفسیر ابنِ کثیرؒ: ج ۳، ص ۶۶۱۔ تفسیر سورۃ القدر
۴۶۔ التوبۃ: ۳۷
۴۷۔ دیکھیے نمبر ۴۳
۴۸/۱۔ الاحقاف: ۱۵
۴۸/۲۔ البدایۃ والنہایۃ: ج ۳، ص ۵۷
۴۹۔ الانفال: ۴۱
۵۰۔ البدایۃ والنہایۃ: ج ۳، ص ۵۵
۵۱/۱۔ ایضاً: ج ۳، ص ۵۸
۵۱/۲۔ البدایۃ والنہایۃ: ج ۳، ص ۵۵ مختصر تفسیر ابنِ کثیر: ج ۳، ص ۶۶۰۔۶۶۱
۵۲۔ ایضاً۔
۵۳۔ تنظیم الاشتات لحل عویصات المشکوٰۃ / دار الاشاعت، اُردو بازار۔ کراچی: ص ۴۹۔۵۰
۵۴۔ مختصر تفسیر ابنِ کثیرؒ: ج ۳، ص ۶۵۹۔۶۶۰
۵۵۔ مشکوٰۃ المصابیح: ص ۱۸۲
۵۶/۱۔ مختصر تفسیر ابنِ کثیر: ج ۳، ص ۶۵۹۔۶۶۰
۵۶/۲۔ جمع الفوائد: ج ۱، ص ۲۶۷، رقم: ۲۹۰۰
۵۷۔ مشکوٰۃ المصابیح، باب لیلۃ القدر، حاشیہ نمبر ۱، ص ۱۸۲
۵۸۔ البقرۃ: ۱۴۳
۵۹۔ مشکوٰۃ المصابیح: ۱۷۴
۶۰/۱۔ وقت قران ۱۰ رجنوری ۲۰۰۵ عیسوی بوقت ۱۷:۰۳ اجوہر تقویم: ص ۲۴۶
۶۰/۲۔ رویتِ ہلال موجودہ دور میں: ص ۴۰/ مؤلفہ ضیاء الدین لاہوری۔ ضیاء القرآن پبلی کیشنز گنج بخش روڈ، لاہور۔ اشاعت شعبان ۱۴۰۷ ہجری
۶۱۔ رحمۃ اللعالمین: ج ۲، ص ۴۱۰

پچاس مختلف موضوعات پر دعوتی مضامین کا مجموعہ

درس سیرت

سید عزیز الرحمٰن

مقدمہ: مولانا زاہد الراشدی　　پیش لفظ: ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری

تعارف: ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی

صفحات: ۲۷۲　　قیمت: ۱۴۰ روپے

ناشر: زوار اکیڈمی پبلی کیشنز